www.KitaboSunnat.com

سیرتِ محدثین

جمع وتالیف

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرس

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	فہرست	3
2	محدثین کرام کی جناب میں	5
3	امام بخاری رحمہ اللہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ)	34
4	امام مسلم رحمہ اللہ (۲۰۴۔۲۶۱ھ)	104
5	قُرَّةُ الْعَيْنَيْنِ فِي حُكْمِ أَحَادِيثِ الصَّحِيحَيْنِ	130
6	امام ابوداود رحمہ اللہ (۲۰۲۔۲۷۵ھ)	152
7	امام نسائی رحمہ اللہ (۲۱۵۔۳۰۳ھ)	186
8	امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۰۹۔۲۷۹ھ)	195
9	امام ابن ماجہ رحمہ اللہ (۲۰۹۔۲۷۳ھ)	220
10	امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (۱۵۸۔۲۳۳ھ)	232
11	امام الائمہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۲۳۔۳۱۱ھ)	243
12	امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ (۱۲۹۔۱۹۷ھ)	284
13	امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۲۳۰۔۳۰۷ھ)	301
14	امام طلمنکی رحمہ اللہ (۳۳۹۔۴۲۹ھ)	305

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

15	امام طبری رحمہ اللہ (۲۲۴۔۳۱۰ھ)	327
16	امام فلاس رحمہ اللہ (۱۶۰۔۲۴۹ھ)	356
17	حافظ ساجی رحمہ اللہ (۲۲۰۔۳۰۷ھ)	361
18	امام دُحیم رحمہ اللہ (۱۷۰۔۲۵۴ھ)	367
19	حافظ ابن صاعد رحمہ اللہ (۲۲۸۔۳۱۸ھ)	372
20	امام ابوالشیخ ابن حیان رحمہ اللہ (۲۷۴۔۳۶۹ھ)	379
21	حافظ موسیٰ بن ہارون حمال رحمہ اللہ (۲۱۴۔۲۹۴ھ)	386
22	امام محمد بن اسحاق سراج رحمہ اللہ (۲۱۸ھ۔۳۱۳ھ)	391
23	امام ابن جوصا رحمہ اللہ (۲۳۰۔۳۲۰ھ)	397

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محدثین کرام کی جناب میں

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ * وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾(الجمعة: ۲۔۳)

''اللہ وہ ذات ہے، جس نے اُمیوں کی طرف انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا، جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، جبکہ اس سے پہلے وہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔ اسی طرح انہی میں سے بعض دوسروں کی طرف بھی (خصوصیت کے ساتھ) مبعوث کیا، جو ابھی تک ان سے مل نہیں سکے، وہ غالب اور حکمت والا ہے۔''

نبی کریم ﷺ کی بعثت دو طرح کی ہے، ① بعثتِ عامہ یعنی ساری انسانیت کی طرف نبی بن کر آئے۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً .

''مجھے ساری انسانیت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(صحيح البخاري : 438، مسلم :521)

②بعثِ خاصہ، جو خاص لوگوں کی طرف ہوئی ہے، مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی بعثتِ خاصہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ بعثت دو جماعتوں کی طرف ہے،

① امیین کی طرف۔ جن سے مراد اہل عرب صحابہ کرام ہیں۔

② آخرین کی طرف۔ بعد میں آنے والے لوگ، (منھم) جن کا تعلق انہی امیین سے ہے۔

لَمْ اور لَمَّا میں فرق:

دونوں حروفِ نافیہ ہیں، جو فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں اور مضارع کو جزم دیتے ہیں، لیکن دونوں میں معنوی فرق یہ ہے کہ لم سے مستقبل میں فعل کے صادر ہونے یا نہ ہونے کا امکان نہیں ہوتا، جبکہ لما میں مستقبل میں اس فعل کا وجود ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً لم یاتِ زیدٌ ''زید نہیں آیا'' اور لما یاتِ زیدٌ ''زید نہیں آیا، لیکن آئے گا ضرور، اسی طرح: لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ .

یہ آخرین، امیین سے ابھی ملے نہیں، لیکن ملیں گے ضرور۔

یہ آخرین کون لوگ ہیں؟ ابھی پیدا نہیں ہوئے، لیکن پیدا ضرور ہوں گے اور صحابہ کی جماعت سے ملیں گے۔

آخرین سے مراد:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر ایمان ثریا ستارہ پر ہوتا، تو فارس (عجم) کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے، جو وہاں سے بھی حاصل کرلیں گے۔''

(صحيح البخاري : 4897، صحيح مسلم : 2546)

کتب ستہ کے تمام مولفین عجمی تھے، امام بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ۔اسی طرح بڑے بڑے ائمہ ابوحاتم رازی، ابوزرعہ رازی، وغیرہ۔سب فارسی ہیں۔

لہٰذا نبی کریم ﷺ کی بعثتِ خاصہ جیسے امیین کی طرف، اسی طرح آخرین، جن کا تعلق اُمیین کے ساتھ ہے، کی طرف بھی ہے۔اس حدیث نے ائمہ حدیث کی عظمت کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۞ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۞ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ (يُونُس : ٦٢-٦٤)

''خبردار! اللہ کے ولیوں پر کوئی غم وحزن نہیں ہوتا، یہ لوگ ایمان لاتے اور اللہ سے ڈرتے ہیں، دنیا وآخرت میں ان کے لئے بشارت ہے۔''

اللہ تعالیٰ اپنے اولیا کو دنیا اور آخرت میں بشارتیں دیتا ہے، کائنات میں گروہ محدثین اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں، کیونکہ وہ سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والے ہیں، انہوں نے حصول علم، طلب علم، سماع علم، حفظ علم، نشر علم اور تدوین علم میں اپنی زندگیاں صرف کردیں، دنیا سے بے رغبت ہوگئے اور دین اسلام کو محفوظ و مامون اُمت کے حوالے کیا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ﴾(الأنفال : ٣٤)

''اس (اللہ) کے ولی صرف متقی لوگ ہیں۔''

عقیدۃ الولاء والبراء ایمان کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے محبت کرنا اور اس کے دشمنوں سے اعلان برأت کرنا واجب ہے۔ جن کی اللہ تعالیٰ عزت وتکریم کرتے ہیں، ان کی تکریم کرنا ہم پر بھی لازم ہے، یہ عین ایمان ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ، كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي، لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ .

''(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جس نے میرے کسی بھی ولی سے دشمنی کی، میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ میرا قرب حاصل کرنے کے لئے میرا بندہ نوافل کا اس قدر اہتمام کرتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو اس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے۔ مجھ سے مانگے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اسے عطا کرتا ہوں اور اگر میری پناہ طلب کرے، تو اُسے پناہ دیتا ہوں۔"

(صحيح البخاري : 6502)

ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ ہر دَم اللہ تعالیٰ کی رضا میں جیتے ہیں، اس کی مخالفت اور نافرمانی سے بچتے ہیں، فرائض وواجبات اور نوافل سے اس کی خوشنودی چاہتے ہیں، اس سے وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب ومحبوب بن جاتے ہیں۔ ان سے عداوت درحقیقت اللہ تعالیٰ سے جنگ ہے۔

❁ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ (۱۹۸ھ) فرماتے ہیں:

عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ .

"نیک لوگوں کا ذکر کرنے سے رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔"

(التّمهيد لابن عبد البَرّ : 17/429، وسندهٗ صحيحٌ)

ثقہ ائمہ دین کا ذکر خیر مؤمنوں کو فائدہ دیتا ہے، یہ کام باعث رحمت وبرکت اور کارِ ثواب ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حفاظت وصیانت، مخلص محدثین اور ائمہ مسلمین کی ہر لمحہ کفیل رہی ہے۔ دشمنان اسلام کی من گھڑت اور پرفتن باتیں ان کا بال بھی بیکا نہیں کرسکیں۔ ظالموں کی تمام خرافات، لب گیری اور طعن وتشنیع ان کے دامن کو داغ دار نہیں کرسکی، بلکہ ان کی رفعتِ شان کو اور زیادہ بلندی نصیب ہوئی۔ جب ان معاندین اور ظالمین کو محدثین کرام نے عاق کر دیا، تو یہ ان کی عزت کے درپے ہو گئے۔ وہ ہمہ وقت ان نفوسِ قدسیہ کے خلاف منفی پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ کی احادیثِ مبارکہ دین ہیں۔ ان کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے امت میں مخصوص افراد پیدا فرمائے جنہیں ائمہ محدثین کہا جاتا ہے۔ان کی بلند شان کا کیا کہنا، وہ تو اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہیں۔

محدثین کرام کا ذکر خیر قرآن کریم میں موجود ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

(المُجادلة : ٢٢)

''یہ اللہ کا گروہ ہیں، یقیناً اللہ کا گروہ ہی کامیاب وکامران ہونے والا ہے۔''

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْقُرْآنِ غُنْيَةٌ عَنْ كُلِّ مَا عَدَاهُ مِنَ الْأَخْبَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ؛ لِأَنَّهَا لَا تَكَادُ تَخْلُو مِنْ تَبْدِيلٍ وَّزِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ، وَقَدْ وُضِعَ فِيهَا أَشْيَاءُ كَثِيرَةٌ، وَلَيْسَ لَهُمْ مِّنَ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِينَ الَّذِينَ يَنْفُونَ عَنْهَا تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ، كَمَا لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَالْعُلَمَاءِ، وَالسَّادَةِ وَالْأَتْقِيَاءِ، وَالْبَرَرَةِ وَالنُّجَبَاءِ، مِنَ الْجَهَابِذَةِ النُّقَّادِ، وَالْحُفَّاظِ الْجِيَادِ، الَّذِينَ دَوَّنُوا الْحَدِيثَ وَحَرَّرُوهُ، وَبَيَّنُوا صَحِيحَهُ مِنْ حَسَنِهِ مِنْ ضَعِيفِهِ، مِنْ مُّنْكَرِهِ وَمَوْضُوعِهِ وَمَتْرُوكِهِ وَمَكْذُوبِهِ، وَعَرَّفُوا الْوَضَّاعِينَ وَالْكَذَّابِينَ وَالْمَجْهُولِينَ، وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ أَصْنَافِ الرِّجَالِ، كُلُّ ذٰلِكَ صِيَانَةً لِّلْجَنَابِ النَّبَوِيِّ وَالْمَقَامِ الْمُحَمَّدِيِّ، خَاتَمِ الرُّسُلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَيِّدِ الْبَشَرِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْسَبَ إِلَيْهِ كَذِبٌ أَوْ يُحَدَّثَ عَنْهُ بِمَا لَيْسَ مِنْهُ، فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ، وَجَعَلَ جَنَّاتِ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُمْ، وَقَدْ فَعَلَ.

''قرآن کریم میں گزرے وقتوں کی تمام خبروں کے بارے میں مکمل کفایت ہے، کیونکہ پہلے کتابیں تغیر وتبدل اور کمی بیشی سے خالی نہیں ہیں، ان میں بہت سی چیزیں گھڑ کر داخل کر دی گئیں ہیں۔ ان کے ہاں ایسے کوئی پختہ حفاظ نہ تھے، جو ان کی کتب سے غالی لوگوں کی تحریف اور باطل پرستوں کی خود ساختہ باتوں کو دور کر سکتے۔ جبکہ اس اُمت (محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں ایسے ائمہ، علما، متقی، کبار، نیکوکار، قابل، ماہر ناقدین اور زبردست حفاظ ہوئے ہیں، جنہوں نے حدیث نبوی کو مدون کیا، اسے احاطہ تحریر میں لایا، اس میں صحیح وضعیف، منکر، موضوع، متروک ومکذب کی پوری طرح وضاحت کر دی، من گھڑت راویوں، جھوٹوں، نامعلوم اور دیگر مختلف اقسام کے راویوں کی شناخت کرا دی۔ یہ سب کچھ صرف اور صرف خاتم الرسل اور سید البشر کی ناموس رسالت اور مقام نبوت کی حفاظت وصیانت کے لیے کیا گیا کہ آپ ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہ ہو جائے اور کوئی ایسی بات آپ ﷺ سے بیان نہ کر دی جائے، جو آپ ﷺ سے ثابت نہ ہو، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں بھی راضی کر دے، جنت الفردوس میں ان کا ٹھکانہ بنائے، یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں یہ سب انعامات دے چکا ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 168/5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام یزید بن ہارون واسطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام حماد بن زید رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ نے محدثین کا ذکر قرآن میں کیا ہے؟ فرمایا:

بَلٰی، أَلَمْ تَسْمَعْ إِلٰی قَوْلِهٖ : ﴿لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ﴾(التّوبة : ١٢٢) فَهٰذَا فِي كُلِّ مَنْ رَحَلَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ، وَيَرْجِعُ بِهٖ إِلٰی مَنْ وَرَاءَهٗ، يُعَلِّمُهُمْ إِيَّاهُ .

''کیوں نہیں! کیا آپ نے یہ فرمانِ باری تعالیٰ نہیں سنا: ﴿لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ﴾(التّوبة : ١٢٢) ''تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور اپنی قوم کو ڈرائیں، جب وہ ان کی طرف لوٹیں تاکہ وہ ڈریں۔'' یہ ہر اس شخص کے بارے میں ہے، جو طلب علم وفقہ میں سفر کرے اور اسے حاصل کر کے واپس لوٹے اور (اپنے علاقے میں) لوگوں کو سکھائے۔''

(مَعرِفة عُلوم الحديث للحاكم، ص 26، شَرَف أصحاب الحديث للخطيب : 115، الرِّحلة في طلب الحديث للخطيب : 10، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام یزید بن زریع رحمہ اللہ (۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

لِكُلِّ دِينٍ فُرْسَانٌ وَفُرْسَانُ هٰذَا الدِّينِ أَصْحَابُ الْأَسَانِيدِ .

''ہر دین کے شہسوار ہوتے ہیں اور اس دین کے شہسوار سندوں والے ہیں۔''

(المَدخل للحاكم : 12، شَرَف أصحاب الحديث للخطيب : 82، وسندهٗ حسنٌ)

❁ اس قول کی تشریح میں امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) فرماتے ہیں:

فُرْسَانُ هٰذَا الْعِلْمِ الَّذِينَ حَفِظُوا عَلَى الْمُسْلِمِينَ الدِّينَ، وَهَدُوهُمْ إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ، الَّذِينَ أَكْثَرُوا قَطْعَ الْمَفَاوِزِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْقِفَارِ عَلَى التَّنَعُّمِ فِي الدِّيَارِ وَالْأَوْطَانِ فِي طَلَبِ السُّنَنِ فِي الْأَمْصَارِ، وَجَمْعِهَا بِالْوَجَلِ وَالْأَسْفَارِ، وَالدَّوْرَانِ فِي جَمِيعِ الْأَقْطَارِ، حَتّٰى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَرْحَلُ فِي الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ الْفَرَاسِخَ الْبَعِيدَةَ، وَفِي الْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ الْأَيَّامَ الْكَثِيرَةَ، لِئَلَّا يُدْخِلَ مُضِلٌّ فِي السُّنَنِ شَيْئًا يُضِلُّ بِهٖ، وَإِنْ فَعَلَ فَهُمُ الذَّابُّونَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْكَذِبَ، وَالْقَائِمُونَ بِنُصْرَةِ الدِّينِ ..... .

''اس علم کے شہسوار وہ لوگ ہیں، جنہوں نے مسلمانوں کے لیے ان کے دین کو محفوظ کیا اور صراطِ مستقیم کی طرف ان کی راہنمائی کی، وہ لوگ جو اپنے علاقے کی نعمتوں کو چھوڑ کر احادیث رسول ﷺ کی طلب میں نکلے، صحراؤں اور بیابانوں کو طے کیا اور احادیث جمع کرنے کے لیے اپنے زندگیاں لگا دیں، تمام اطراف واکناف میں سفر کیا، حتی کہ بعض ایک حدیث لینے کے لیے کئی فرسخ اور ایک لفظ کے لیے کئی کئی دن سفر کرتے تھے، تاکہ کوئی گمراہ احادیث میں ایسی بات داخل نہ کر دے، جس سے وہ لوگوں کو گمراہ کرتا پھرے۔ اگر کسی نے ایسا کرنے کی کوشش کی، تو انہی لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے اس جھوٹ کو دُور کیا، یہی لوگ دین کی نصرت کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔''

(كتاب المَجروحين :27/1)

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے اور اس عالی شان اور عظیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المرتبت کام کو سرانجام دینے کے لیے اپنے مخصوص بندوں کا انتخاب فرمایا، جنہیں محدثین اور ائمہ حدیث کہا جاتا ہے، یہ ان کی کہنہ مشق خدمات کا صلہ ہے کہ دین ہم تک اپنی اسی اَصل ہیئت میں موجود ہے، جس طرح محمد کریم ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ دشمنان اسلام نے جس طرح مسلمانوں کو مٹانے کی سرتوڑ کوششیں کیں، مگر ناکام ہوئے، اسی طرح دینی نصاب اور اسلامی اقدار وافکار کو منہدم کرنے میں بھی پورا پورا زور لگایا، مگر یہ طائفہ منصورہ ہمہ تن حفاظت دین کی ذمہ داری کو نبھاتا رہا اور دین کے دفاع میں کمربستہ رہا، فجزاہم اللہ خیراً۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ لَمْ يَكُنِ الْإِسْنَادُ وَطَلَبُ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ لَهُ؛ لَظَهَرَ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ تَبْدِيلِ الدِّينِ مَا ظَهَرَ فِي سَائِرِ الْأُمَمِ، وَذَاكَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أُمَّةٌ لِّنَبِيٍّ قَطُّ حَفِظَتْ عَلَيْهِ الدِّينَ عَنِ التَّبْدِيلِ مَا حَفِظَتْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ، حَتّٰى لَا يَتَهَيَّأَ أَنْ يُزَادَ فِي سُنَّةٍ مِّنْ سُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلِفٌ وَّلَا وَاوٌ، كَمَا لَا يَتَهَيَّأُ زِيَادَةُ مِثْلِهٖ فِي الْقُرْآنِ، فَحَفِظَتْ هٰذِهِ الطَّائِفَةُ السُّنَنَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَكَثُرَتْ عِنَايَتُهُمْ بِأَمْرِ الدِّينِ، وَلَوْلَاهُمْ لَقَالَ مِنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ.

''اگر سند نہ ہوتی اور محدثین کی یہ جماعت سند کو حاصل نہ کرتی، تو باقی امتوں کی طرح اس امت میں بھی دین تحریف کا شکار ہو جاتا۔ کسی بھی نبی کی امت نے تحریف سے اپنے دین کو اس قدر نہیں بچایا، جس قدر اس امت نے بچایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں سے کسی ایک حدیث میں بھی ''الف'' اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''واؤ'' تک بھی زائد نہیں ہوسکی، جیسا کہ قرآنِ کریم میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکا۔ چنانچہ اس گروہِ محدثین نے مسلمانوں کے لیے احادیثِ نبویہ کو محفوظ کیا اور دینی امور میں خاص اہتمام سے کام لیا۔ اگر محدثین کرام نہ ہوتے، تو ہر کوئی جو بھی کہنا چاہتا، کہتا چلا جاتا۔''

(كتاب المَجروحين :25/1)

❁ امام حاکم رحمہ اللہ (۴۰۵ھ) فرماتے ہیں:

لَوْلَا الْإِسْنَادُ وَطَلَبُ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ لَهٗ وَكَثْرَةُ مُوَاظَبَتِهِمْ عَلٰى حِفْظِهٖ لَدَرَسَ مَنَارُ الْإِسْلَامِ، وَلَتَمَكَّنَ أَهْلُ الْإِلْحَادِ وَالْبِدَعِ فِيهِ بِوَضْعِ الْأَحَادِيثِ، وَقَلْبِ الْأَسَانِيدِ، فَإِنَّ الْأَخْبَارَ إِذَا تَعَرَّتْ عَنْ وُجُودِ الْأَسَانِيدِ فِيهَا كَانَتْ بُتْرًا .

''اگر سند نہ ہوتی اور محدثین کا یہ گروہ اس کو حاصل نہ کرتا اور اس کی حفاظت پر تسلسل نہ رکھتا، تو اسلام کا مینار منہدم ہو جاتا اور ملحد و بدعتی لوگ حدیث کو گھڑنے اور سندوں کو بدلنے پر قادر ہو جاتے۔ جب احادیث سندوں سے خالی ہو جائیں، تو وہ ادھوری اور بے فیض ہو جاتی ہیں۔''

(مَعرِفة علوم الحديث للحاكم، ص 6)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ﴾(الأعراف :۱۸۱)

''جو لوگ ہم نے پیدا کیے، ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے، جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور اسی کے مطابق عدل و انصاف کرتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کے مصداق اہل حق ہیں، جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے۔

❁ متواتر حدیث ہے:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ .

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا اور غالب رہے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔''

(قطف الأزهار المُتناثرة للسيوطي : 81، لقط اللآلي المتناثرة للزّبيدي : 20، نظم المتناثر من الحديث المتواتر : 145)

اس حدیث کی تشریح میں ائمہ اہل سنت، محدثین کرام بالاتفاق فرماتے ہیں کہ اس طائفہ منصورہ سے مراد اہل حدیث (محدثین) ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

❁ امام اہل سنت، احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ لَّمْ تَكُنْ هٰذِهِ الطَّائِفَةُ الْمَنْصُورَةُ أَصْحَابَ الْحَدِيثِ، فَلَا أَدْرِي مَنْ هُمْ .

''اگر یہ طائفہ منصورہ اہل حدیث نہیں ہیں، تو میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں۔''

(مَعرِفة عُلوم الحديث للحاكم، ص 2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (۱۸۱ھ) فرماتے ہیں:

هُمْ عِنْدِي أَصْحَابُ الْحَدِيثِ .

''میرے نزدیک وہ (طائفہ منصورہ) اہل حدیث ہی ہیں۔''

(شَرَف أصحاب الحديث للخطيب البغدادي، ص 42، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (۲۳۴ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ .

''وہ (طائفہ منصورہ) اہل حدیث ہی ہیں۔''

(سنن الترمذي : 2229، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ (۲۰۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ لَّمْ يَكُونُوا أَهْلَ الْحَدِيثِ وَالْأَثَرِ، فَلَا أَدْرِي مَنْ هُمْ .

''اگر وہ (طائفہ منصورہ) اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں؟''

(مسألة الاحتجاج بالشافعيّ للخطيب، ص 33، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ (۲۵۶ھ) فرماتے ہیں:

يَعْنِي أَهْلَ الْحَدِيثِ .

''اس سے مراد اہل حدیث ہیں۔''

(مسألة الاحتجاج بالشافعيّ، ص 33، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام حاکم رحمہ اللہ (۴۰۵ھ) فرماتے ہیں:

فِي مِثْلِ هٰذَا قِيلَ : مَنْ أَمَرَ السُّنَّةَ عَلٰى نَفْسِهٖ قَوْلًا وَّفِعْلًا نَطَقَ بِالْحَقِّ، فَلَقَدْ أَحْسَنَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي تَفْسِيرِ هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ الطَّائِفَةَ الْمَنْصُورَةَ الَّتِي يُرْفَعُ الْخِذْلَانُ عَنْهُمْ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ؛ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ، وَمَنْ أَحَقُّ بِهٰذَا التَّأْوِيلِ مِنْ قَوْمٍ سَلَكُوا مَحَجَّةَ الصَّالِحِينَ، وَاتَّبَعُوا آثَارَ السَّلَفِ مِنَ الْمَاضِينَ، وَدَحَضُوا أَهْلَ الْبِدَعِ وَالْمُخَالِفِينَ سُنَنَ رَسُولِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى آلِهٖ أَجْمَعِينَ .

''ایسے ہی لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ جو شخص اپنے نفس پر قولاً وفعلاً سنت کو لاگو کر لیتا ہے، وہ حق کے مطابق ہی بولتا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کی بہت اچھی تفسیر کی ہے کہ طائفہ منصورہ، جن سے قیامت تک ذلت ورسوائی دور کر دی گئی ہے، وہ اہل حدیث ہی ہیں۔ اس تفسیر کا ان لوگوں سے بڑھ کر مصداق ہو بھی کون سکتا ہے، جو نیک لوگوں کے منہج پر گامزن ہوئے، سلف صالحین کے آثار کی پیروی کی، نیز اہل بدعت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مخالفین کو لاجواب کیا؟''

(مَعرِفة علوم الحديث، ص 2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

عَلٰى هٰذَا عَهِدْنَا فِي أَسْفَارِنَا وَأَوْطَانِنَا كُلَّ مَنْ يُّنْسَبُ إِلٰى نَوْعٍ مِّنَ الْإِلْحَادِ وَالْبِدَعِ؛ لَا يَنْظُرُ إِلَى الطَّائِفَةِ الْمَنْصُورَةِ إِلَّا بِعَيْنِ الْحَقَارَةِ، وَيُسَمِّيهَا الْحَشَوِيَّةَ ---- .

''ہم نے اپنے سفر وحضر میں اسی طرح دیکھا ہے کہ جس شخص میں کوئی گمراہی اور بدعت ہوتی ہے، وہ طائفہ منصورہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور انہیں حشویہ (گمراہ فرقہ) کا نام دیتا ہے۔''

(معرفة علوم الحديث، ص 4)

❁ امام، قوام السنہ، اسماعیل بن محمد اصفہانی (۵۳۵ھ) فرماتے ہیں:

ذِكْرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَإِنَّهُمُ الْفِرْقَةُ الظَّاهِرَةُ عَلَى الْحَقِّ إِلٰى أَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَقُومُ السَّاعَةِ .

''اہل حدیث کا بیان، وہی قیامت تک حق پر غالب رہنے والا گروہ ہے۔''

(الحُجّة في بَيان المَحَجّة :262/1)

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ جَعَلَ رَبُّ الْعَالَمِينَ الطَّائِفَةَ الْمَنْصُورَةَ حُرَّاسَ الدِّينِ، وَصَرَفَ عَنْهُمْ كَيْدَ الْمُعَانِدِينَ، لِتَمَسُّكِهِمْ بِالشَّرْعِ الْمَتِينِ، وَاقْتِفَائِهِمْ آثَارَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، فَشَأْنُهُمْ حِفْظُ الْآثَارِ وَقَطْعُ الْمَفَاوِزِ وَالْقِفَارِ، وَرُكُوبُ الْبَرَارِيِّ وَالْبِحَارِ، فِي اقْتِبَاسِ مَا شَرَعَ الرَّسُولُ الْمُصْطَفٰى، لَا يُعَرِّجُونَ عَنْهُ إِلٰى رَأْيٍ وَّلَا هَوًى، قَبِلُوا شَرِيعَتَهٗ قَوْلًا وَّفِعْلًا، وَحَرَسُوا سُنَّتَهٗ حِفْظًا وَّنَقْلًا، حَتّٰى ثَبَّتُوا بِذٰلِكَ أَصْلَهَا، وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا، وَكَمْ مِّنْ مُّلْحِدٍ يَّرُومُ أَنْ يَّخْلِطَ بِالشَّرِيعَةِ مَا لَيْسَ مِنْهَا، وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَذُبُّ بِأَصْحَابِ الْحَدِيثِ عَنْهَا، فَهُمُ الْحُفَّاظُ لِأَرْكَانِهَا، وَالْقَوَّامُونَ بِأَمْرِهَا وَشَأْنِهَا، إِذَا صَدَفَ عَنِ الدِّفَاعِ عَنْهَا، فَهُمْ دُونَهَا يُنَاضِلُونَ ﴿أُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾(المجادلة : ٢٢) .

''اللہ رب العالمین نے طائفہ منصورہ کو دین کا محافظ بنایا اور انہیں مخالفین کی سازشوں سے محفوظ کیا، کیونکہ انہوں نے شریعتِ مطہرہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنایا ہے اور صحابہ وتابعین کے آثار کی پیروی کی ہے۔ وہ ہر وقت آثار کو یاد کرتے، (حدیث کے لیے) صحراؤں وبیابانوں کا سفر کرتے اور پیغمبر ﷺ کی دی ہوئی شریعت کو سمجھنے کے لیے بحر وبر میں گھستے نظر آتے ہیں۔ وہ حدیث کو چھوڑ کر کسی رائے یا خواہش کی پیروی نہیں کرتے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی شریعت کو قولاً وفعلاً قبول کیا ہے اور آپ ﷺ کی سنت کی حفظ ونقل کے اعتبار سے حفاظت کر کے اس کی جڑ مضبوط کر دی ہے۔ یہی لوگ اس کام کے لائق اور اہل تھے۔ کتنے ہی ملحدین شریعت میں وہ چیزیں ملا دینا چاہتے ہیں، جو اس میں شامل نہیں ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اہل حدیث کے ذریعے شریعت کا دفاع کرتا ہے۔ اہل حدیث ہی شریعت کے ارکان کے محافظ اور اس کی ساکھ کو مضبوط کرنے والے ہیں۔ جب شریعت کے دفاع کی راہ میں رکاوٹیں حائل کی جائیں تو وہ اس کی خاطر لڑائی بھی کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں، خبردار! اللہ تعالیٰ کے گروہ (کے لوگ) ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔''

(شَرَف أصحاب الحديث، ص 39)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

بِاللّٰهِ عَلَيْكَ، يَا شَيْخُ! اِرْفَقْ بِنَفْسِكَ وَالْزَمِ الْإِنْصَافَ، وَلَا تَنْظُرْ إِلٰى هٰؤُلَاءِ الْحُفَّاظِ النَّظْرَ الشَّزْرَ، وَلَا تَرْمَقَنَّهُمْ بِعَيْنِ النَّقْصِ، وَلَا تَعْتَقِدْ فِيهِمْ أَنَّهُمْ مِنْ جِنْسِ مُحَدِّثِي زَمَانِنَا، حَاشَا وَكَلَّا، فَمَا فِيمَنْ سَمَّيْتُ أَحَدٌ ـ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ـ إِلَّا وَهُوَ بَصِيرٌ بِالدِّينِ عَالِمٌ بِسَبِيلِ النَّجَاةِ، وَلَيْسَ فِي كِبَارِ مُحَدِّثِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زَمَانِنَا أَحَدٌ يَبْلُغُ رُتْبَةَ أُولٰئِكَ فِي الْمَعْرِفَةِ، فَإِنِّي أَحْسَبُكَ لِفَرْطِ هَوَاكَ تَقُولُ بِلِسَانِ الْحَالِ إِنْ أَعْوَزَكَ الْمَقَالُ مَنْ أَحْمَدُ؟، وَمَنِ ابْنُ الْمَدِينِيِّ؟، وَأَيُّ شَيْءٍ أَبُو زُرْعَةَ وَأَبُو دَاوُدَ؟ هٰؤُلَاءِ مُحَدِّثُونَ وَلَا يَدْرُونَ مَا الْفِقْهُ؟، مَا أُصُولُهُ، وَلَا يَفْقَهُونَ الرَّأْيَ وَلَا عِلْمَ لَهُمْ بِالْبَيَانِ وَالْمَعَانِيِّ وَالدَّقَائِقِ وَلَا خِبْرَةَ لَهُمْ بِالْبُرْهَانِ وَالْمَنْطِقِ، وَلَا يَعْرِفُونَ اللّٰهَ تَعَالَى بِالدَّلِيلِ، وَلَا هُمْ مِنْ فُقَهَاءِ الْمِلَّةِ، فَاسْكُتْ بِحِلْمٍ أَوِ انْطِقْ بِعِلْمٍ، فَالْعِلْمُ النَّافِعُ هُوَ النَّافِعُ مَا جَاءَ عَنْ أَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ، وَلٰكِنْ نِسْبَتُكَ إِلٰى أَئِمَّةِ الْفِقْهِ كَنِسْبَةِ مُحَدِّثِي عَصْرِنَا إِلٰى أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ، فَلَا نَحْنُ وَلَا أَنْتَ، وَإِنَّمَا يَعْرِفُ الْفَضْلَ لِأَهْلِ الْفَضْلِ ذُو الْفَضْلِ، فَمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ رَاقَبَ اللّٰهَ وَاعْتَرَفَ بِنَقْصِهِ، وَمَنْ تَكَلَّمَ بِالْجَاهِ وَبِالْجَهْلِ أَوْ بِالشَّرِّ وَالْبَأْوِ، فَأَعْرِضْ عَنْهُ وَذَرْهُ فِي غَيِّهِ، فَعُقْبَاهُ إِلٰى وَبَالٍ، نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالسَّلَامَةَ.

”شیخ! اللہ سے ڈر، اپنے آپ پر رحم کھا، انصاف کا التزام کر اور ان حفاظ (ائمہ محدثین) کی طرف نفرت بھری اور توہین آمیز نگاہ سے نہ دیکھ، نہ ان کے بارے میں یہ نظریہ بنا کہ وہ ہمارے زمانے کے محدثین کی طرح ہیں، اللہ کی پناہ! جن جن کا نام لے کر میں نے تذکرہ کیا ہے، الحمدللہ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جو دین میں بصیرت نہ رکھتا ہو اور راہِ نجات سے واقف نہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ ہمارے زمانے کے کبار محدثین میں سے بھی کوئی ان جیسی معرفت نہیں رکھتا۔ میرے خیال میں تُو فرطِ تعصب سے زبان حال کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہے کہ کون ہے احمد (بن حنبل)؟ کیا ہے ابن مدینی؟ کیا چیز ہیں ابوزرعہ اور ابوداؤد؟ یہ بس محدثین تھے، فقہ اور اس کے اصولوں سے ناواقف تھے، فہم وشعور نہ رکھتے تھے، علم بیان، علم معانی اور باریک بینی سے ناآشنا تھے، علم منطق کی کوئی مہارت نہ رکھتے تھے، یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کو بھی دلیل کے ساتھ نہیں جانتے تھے نہ ہی یہ فقہائے اسلام میں سے تھے۔ (اگر تمہاری یہ سوچ ہے) تو تُو بردباری کے ساتھ خاموش رَہ اور اگر تجھے کلام کرنا ہی ہے، تو علم کے ساتھ کر۔ علم نافع وہی ہے جو ان جیسے کبار محدثین کے ذریعے ہم تک پہنچا۔ ائمہ فقہ کی طرف تیری نسبت ایسی ہی ہے، جیسی ہمارے زمانے کے محدثین کی ائمہ محدثین کی طرف۔ نہ ہم ائمہ محدثین کے مرتبے کے ہیں نہ تُو فقہاء کے پلّے کا ہے۔ اہل فضل کے شان ومرتبہ سے اہل فضل ہی واقف ہوتے ہیں۔ جو شخص اللہ کا ڈر اپنے سینے میں رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان دیتا ہے اور اپنے نقص کا اعتراف کرتا ہے۔ جو شخص جھوٹی شان وشوکت اور جہالت کی بات کرتا ہے یا شر اور شوخی کا اظہار کرتا ہے، تو ایسے شخص سے اعراض کر لیجئے اور اسے اس کی سرکشی میں چھوڑ دیں، اس کا انجام نقصان زدہ ہونے والا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔''

(تذکِرۃ الحُفّاظ : 150/2)

❁ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذِهِ الطَّبَقَةُ هِيَ الطِّرَازُ الْأَوَّلُ مِنْ طَبَقَاتِ الْمُحَدِّثِينَ، فَرَجَعَ الْمُحَقِّقُونَ مِنْهُمْ بَعْدَ إِحْكَامِ فَنِّ الرِّوَايَةِ وَمَعْرِفَةِ مَرَاتِبِ الْأَحَادِيثِ إِلَى الْفِقْهِ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ مِنَ الرَّأْيِ أَنْ يَجْمَعَ عَلٰى تَقْلِيدِ رَجُلٍ مِمَّنْ مَضٰى مَعَ مَا يَرَوْنَ مِنَ الْأَحَادِيثِ وَالْآثَارِ الْمُنَاقِضَةِ فِي كُلِّ مَذْهَبٍ مِنْ تِلْكَ الْمَذَاهِبِ، فَأَخَذُوا يَتَتَبَّعُونَ أَحَادِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآثَارَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَالْمُجْتَهِدِينَ عَلٰى قَوَاعِدَ أَحْكَمُوهَا فِي نُفُوسِهِمْ، وَأَنَا أُبَيِّنُهَا لَكَ فِي كَلِمَاتٍ يَسِيرَةٍ ؛ كَانَ عِنْدَهُمْ أَنَّهُ إِذَا وُجِدَ فِي الْمَسْأَلَةِ قُرْآنٌ نَاطِقٌ، فَلَا يَجُوزُ التَّحَوُّلُ مِنْهُ إِلٰى غَيْرِهِ، وَإِذَا كَانَ الْقُرْآنُ مُحْتَمِلًا لِوُجُوهٍ فَالسُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَيْهِ، فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا فِي كِتَابِ اللّٰهِ أَخَذُوا سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَاءً كَانَ مُسْتَفِيضًا دَائِرًا بَيْنَ الْفُقَهَاءِ، أَوْ يَكُونُ مُخْتَصًّا بِأَهْلِ بَلَدٍ أَوْ أَهْلِ بَيْتٍ أَوْ بِطَرِيقٍ خَاصَّةٍ، وَسَوَاءً عَمِلَ بِهِ الصَّحَابَةُ وَالْفُقَهَاءُ، أَوْ لَمْ يَعْمَلُوا بِهِ، وَمَتٰى كَانَ فِي الْمَسْأَلَةِ حَدِيثٌ فَلَا يُتَّبَعُ فِيهِ خِلَافُ أَثَرٍ مِنَ الْآثَارِ، وَلَا اجْتِهَادُ أَحَدٍ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ، وَإِذَا فَرَغُوا جُهْدَهُمْ فِي تَتَبُّعِ الْأَحَادِيثِ، وَلَمْ يَجِدُوا فِي الْمَسْأَلَةِ حَدِيثًا أَخَذُوا بِأَقْوَالِ جَمَاعَةٍ مِّنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، وَلَا يَتَقَيَّدُونَ بِقَوْمٍ دُونَ قَوْمٍ، وَلَا بَلَدٍ دُونَ بَلَدٍ، كَمَا كَانَ يَفْعَلُ مَنْ قَبْلَهُمْ، فَإِنِ اتَّفَقَ جُمْهُورُ الْخُلَفَآءِ وَالْفُقَهَاءِ عَلٰى شَيْءٍ فَهُوَ الْمُقْنَعُ، وَإِنِ اخْتَلَفُوا أَخَذُوا بِحَدِيثِ أَعْلَمِهِمْ عِلْمًا وَّأَوْرَعِهِمْ وَرَعًا أَوْ أَكْثَرِهِمْ ضَبْطًا أَوْ مَا اشْتُهِرَ عَنْهُمْ، فَإِنْ وَجَدُوا شَيْئًا يَسْتَوِي فِيهِ قَوْلَانِ فَهِيَ مَسْأَلَةٌ ذَاتُ قَوْلَيْنِ، فَإِنْ عَجَزُوا عَنْ ذٰلِكَ أَيْضًا تَأَمَّلُوا فِي عُمُومَاتِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِيمَائَاتِهِمَا وَاقْتِضَائَاتِهِمَا، وَحَمَلُوا نَظِيرَ الْمَسْأَلَةِ عَلَيْهَا فِي الْجَوَابِ إِذَا كَانَتَا مُتَقَارِبَتَيْنِ بَادِيَ الرَّأْيِ لَا يَعْتَمِدُونَ فِي ذٰلِكَ عَلٰى قَوَاعِدِ مِنَ الْأُصُولِ، وَلٰكِنْ عَلٰى مَا يَخْلُصُ إِلَى الْفَهْمِ، وَيَثْلِجُ بِهِ الصَّدْرُ.

''طبقات محدثین میں سے یہ طبقہ وہ پہلا نمونہ ہیں، کہ جب محققین محدثین نے فن روایت اور احادیث کے مراتب پر حکم لگانے کی ذمہ داری ادا کر لی، تو انہوں نے اپنی توجہ فقہ پر مرکوز کر لی، اس لیے وہ پہلوں میں سے کسی خاص امام کی تقلید پر جمع نہیں ہوئے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کے مدنظر ہر فقہی مسئلہ میں ایسی احادیث اور آثار تھے، جو ظاہری طور پر باہم متناقض تھے، چنانچہ انہوں نے احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ، تابعین اور مجتہدین کے آثار تتبع کرنا شروع کر دیا اور اس کے لیے خاص قواعد مرتب کیے، جو خود انہوں نے (کتاب وسنت کے روشنی میں) وضع کیے، جنہیں میں چند الفاظ میں ذکر کر دیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ جماعت محدثین کا یہ اصول تھا کہ جب کسی مسئلہ میں قرآن کریم کی واضح نص آ جائے، تو اس سے انحراف کرنے جائز نہیں، جب قرآن کریم کی نص میں کئی معانی کا احتمال ہو، تو اس بارے میں حدیث فاصلہ کرتی ہے، جب محدثین کو کسی مسئلہ کا واضح حل قرآن کریم میں نہ ملے، تو وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں، خواہ وہ حدیث فقہا کے مابین مستفیض (مشہور) ہو یا کسی شہر کے ساتھ خاص ہو یا اہل بیت کے ساتھ خاص ہو یا کسی خاص سند سے منقول ہو، خواہ اس پر صحابہ اور فقہا نے عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو، جب کسی مسئلہ میں واضح حدیث بھی موجود نہ ہو، تو اس بارے میں سلف کے کسی اثر یا کسی مجتہد کے اجتہاد کے خلاف عمل نہیں کیا جاتا۔ جب محدثین اپنی پوری جہد وجہد اور کوشش کے ساتھ احادیث کا تتبع کرتے ہیں اور انہیں اس مسئلہ میں کوئی حدیث نہیں ملتی، تو وہ جماعت صحابہ اور تابعین کے اقوال سے دلیل پکڑتے ہیں، اس حوالہ سے کسی قوم یا علاقے کو خاص نہیں کرتے، جیسا کہ جماعت محدثین سے پہلوں نے کیا ہے۔ (محدثین کے منہج کے مطابق) اگر کسی مسئلہ میں جمہور خلفاء اور فقہا متفق ہو جائیں، تو اسی پر کفایت کی جاتی ہے، البتہ اگر ان صحابہ اور فقہا میں اختلاف ہو جائے، تو اس کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں، جو ان میں سب سے زیادہ علم والا اور ورع وتقویٰ والا ہے یا زیادہ قوی ضبط والا ہے یا جو حدیث ان (صحابہ وفقہا) سے زیادہ مشہور ہے۔ جب کوئی ایسی صورت بن جائے کہ کسی مسئلہ میں دونوں قول برابر ہوں، تو اس مسئلہ میں دونوں اقوال جائز قرار پاتے ہیں۔ اگر محدثین (کسی مسئلہ میں) ان سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُمور سے عاجز آ جائیں، تو وہ کتاب وسنت کے عمومی دلائل اور نصوص کے اشاروں وکنایوں اور اقتضاءات میں غور وخوض کرتے ہیں اور (قیاس کرتے ہوئے) دونوں قریب قریب مسئلوں کو اس جیسے مسئلہ (کے حکم) پر محمول کر لیتے تھے، اس سلسلہ میں وہ خاص قواعد کی پابندی نہیں کرتے تھے، بلکہ جو بھی فہم کے قریب ہوتا تھا اور جس پر دل مطمئن ہوتا تھا، اس کے مطابق فیصلہ کر دیتے تھے۔''

(حُجّة اللّٰه البالِغة :1/255-256)

علم الحدیث والاثر علوم قرآن کے بعد اشرف علم ہے، علم حدیث وہ جلیل المقدار علم ہے، جو احادیث کی صحت وسقم کے حوالے سے ایک میزان کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ادق فن ہے، اس کے بے شمار شعبے ہیں، جن کا احاطہ ناممکن ہے۔ یہ انتہائی صعب علم ہے، کوئی متبحر ہی اس میں غوطہ زن ہوسکتا ہے۔ یہ علم آخرت میں سے ہے۔ یہ وہ مخدوم علم ہے، جس سے محروم خیر کثیر سے محروم ہوتا ہے، جسے عطا ہوگیا، وہ فضل جزیل پا گیا۔

جرح وتعدیل کا علم بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

❁ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

التَّفَقُّهُ فِي مَعَانِي الْحَدِيثِ نِصْفُ الْعِلْمِ، وَمَعْرِفَةُ الرِّجَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ.

''آدھا علم حدیث کے معانی میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے اور باقی آدھا علم رجال (راویانِ حدیث) کی معرفت ہے۔''

(المُحَدِّث الفاصِل بين الرَّاوي وَالواعِي للرَّامَهُرْمُزي :1/320، الجامع لأخلاق الرّاوي للخطيب :2/211، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (۲۷۷ھ) بیان کرتے ہیں:

جَرٰی بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي زُرْعَةَ يَوْمًا تَمْيِيزُ الْحَدِيثِ وَمَعْرِفَتُهُ فَجَعَلَ يَذْكُرُ أَحَادِيثَ وَيَذْكُرُ عِلَلَهَا، وَكَذٰلِكَ كُنْتُ أَذْكُرُ أَحَادِيثَ خَطَأً وَعِلَلَهَا وَخَطَأَ الشُّيُوخِ، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا حَاتِمٍ قَلَّ مَنْ يَفْهَمُ هٰذَا، مَا أَعَزَّ هٰذَا، إِذَا رَفَعْتَ هٰذَا مِنْ وَاحِدٍ وَاثْنَيْنِ فَمَا أَقَلَّ مَنْ تَجِدُ مَنْ يُحْسِنُ هٰذَا، وَرُبَّمَا أَشُكُّ فِي شَيْءٍ أَوْ يَتَخَالَجُنِي شَيْءٌ فِي حَدِيثٍ فَإِلٰى أَنْ أَلْتَقِيَ مَعَكَ لَا أَجِدُ مَنْ يَشْفِينِي مِنْهُ، قَالَ أَبِي: وَكَذٰلِكَ كَانَ أَمْرِي.

''ایک دن میرے (ابوحاتم رحمہ اللہ) اور امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کے مابین حدیث کے تمیز اور معرفت کے حوالہ سے مذاکرہ ہوا، امام ابوزرعہ رحمہ اللہ احادیث اور ان کی علل کا تذکرہ کرنے لگے، اسی طرح میں بھی ان احادیث کا تذکرہ کرنے لگا، جن میں خطا ہوئی، ان کی علتیں بیان کرنے لگا اور راویان حدیث سے جہاں غلطی ہوئی، ان کا ذکر کرنے لگا، تو امام ابوزرعہ رحمہ اللہ مجھے فرمانے لگے: ابو حاتم! علل حدیث کا یہ فن بہت کم لوگ جان پاتے ہیں، یہ کس قدر مشکل فن ہے! اگر آپ فن علل کو ایک دو افراد کے علاوہ کسی کی طرف لے جائیں گے، تو آپ کو بمشکل ایسا شخص ملے گا، جو اس فن کو بخوبی جانتا ہو۔ مجھے بھی جب کبھی کسی حدیث میں شک گزرتا ہے، یا کسی حدیث کو علت کو جاننا میرے لیے دشواری پیدا کرتا ہے، تو آپ سے ملاقات کرنے تک مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملتا، جو میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشفی کر سکے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرا بھی معاملہ ایسا ہی ہے۔''

(تقدمة الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم، ص 356)

اللہ تعالیٰ نے حاملینِ علم روایت کی ایک جماعت پیدا کی ہے، جنھوں نے ثقہ وضعیف، ضابط وغیر ضابط راویوں میں فرق دلائل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔فنِ رجال علم وبصیرت پر مبنی ہے۔ائمہ رجال بڑی تحقیق وتفتیش کے ساتھ راویوں کے بارے میں جرح و تعدیل کرتے تھے۔

❀ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمَعْرِفَةَ بِالْحَدِيثِ لَيْسَتْ تَلْقِينًا وَإِنَّمَا هُوَ عِلْمٌ يُحْدِثُهُ اللّٰهُ فِي الْقَلْبِ .

''حدیث کی معرفت (صرف) سیکھنے سکھانے پر موقوف نہیں ہے، بلکہ یہ تو ایسا علم ہے، جسے اللہ تعالیٰ (پاکیزہ) دل میں القا کر دیتے ہیں۔''

(الجامع لأخلاق الرّاوي وآداب السّامع : 255/2)

اللہ تعالیٰ نے خدمت حدیث کے لیے ایک طائفہ منصورہ پیدا کیا، جنھیں ''محدثین'' کہا جاتا ہے۔

❀ علامہ شامی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) محدثین کی مدح میں رطب اللسان ہیں:

إِنَّ الْمُحَدِّثِينَ جَزَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرًا وَضَعُوا كُتُبًا فِي أَسْمَاءِ الرِّجَالِ وَنَسَبِهِمْ وَالْفَرْقِ بَيْنَ أَسْمَائِهِمْ، وَبَيَّنُوا سَيِّءَ الْحِفْظِ مِنْهُمْ وَفَاسِدَ الرِّوَايَةِ مِنْ صَحِيحِهَا، وَمِنْهُمْ مَنْ حَفِظَ الْمِائَةَ أَلْفٍ وَالثَّلَثَمِائَةِ، وَحَصَرُوا مَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَبَيَّنُوا الْأَحْكَامَ وَالْمُرَادَ مِنْهَا فَانْكَشَفَتْ حَقِيقَتُهُ.

''اللہ تعالیٰ محدثین کو جزائے خیر عطا فرمائے، انہوں نے اسماء الرجال، ان کے انساب، اسما میں فرق پر کتابیں تصنیف کیں، سیء الحفظ اور ضعیف رواۃ کو صحیح الروایۃ رواۃ سے جدا کیا۔ بعض نے تو ایک لاکھ تین سو رواۃ کے تراجم محفوظ کیے اور نبی کریم ﷺ سے روایت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احاطہ تحریر میں لائے۔ احادیث میں موجود احکام کیا ہیں اور ان سے کیا مراد ہے؟ سب کچھ واضح کر دیا۔''

(فتاویٰ شامی: 49/1)

❁ علامہ طحطاوی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۳۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ قُلْتَ : مَا وُقُوفُكَ عَلٰى أَنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْفِرَقِ يَدَّعِي أَنَّهُ عَلَيْهِ، قُلْتُ : لَيْسَ ذَاكَ بِالْإِدِّعَاءِ وَالتَّشَبُّثِ بِاسْتِعْمَالِهِمُ الْوَهْمَ الْقَاصِرَ وَالْقَوْلَ الزَّاعِمَ، بَلْ بِالنَّقْلِ عَنْ جَهَابِذَةِ هٰذِهِ الصَّنْعَةِ وَعُلَمَاءِ أَهْلِ الْحَدِيثِ، الَّذِينَ جَمَعُوا صِحَاحَ الْحَدِيثِ فِي أُمُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْوَالِهٖ، وَأَفْعَالِهٖ، وَحَرَكَاتِهٖ، وَسَكَنَاتِهٖ، وَأَحْوَالِ الصَّحَابَةِ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ مِثْلِ الْإِمَامِ الْبُخَارِيِّ، وَمُسْلِمٍ، وَغَيْرِهِمَا مِنَ الثِّقَاتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمَشْهُورِينَ الَّذِينَ اتَّفَقَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ عَلٰى صِحَّةِ مَا أُوْرِدَ فِي كُتُبِهِمْ مِنْ أُمُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ، ثُمَّ بَعْدَ النَّقْلِ، يُنْظَرُ إِلَى الَّذِي تَمَسَّكَ بِهَدْيِهِمْ، وَاقْتَفٰى أَثَرَهُمْ وَاهْتَدٰى بِسِيَرِهِمْ فِي الْأُصُولِ وَالْفُرُوعِ، فَيُحْكَمُ بِأَنَّهٗ مِنَ الَّذِينَ هُمْ هُمْ، وَهٰذَا هُوَ الْفَارِقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَالْمُمَيِّزُ بَيْنَ مَنْ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ وَبَيْنَ مَنْ هُوَ عَلَى السَّبِيلِ الَّذِي عَلٰى يَمِينِهٖ وَشِمَالِهٖ.

''اگر آپ پوچھیں کہ کیسے پتہ چلے گا کہ آپ صراط مستقیم (راہِ حق) پر گامزن ہیں، جبکہ ہر فرقے کا یہی دعویٰ ہے کہ وہ حق پر ہے؟ تو میرا جواب یہ ہے کہ اس سلسلہ میں زبانی کلامی دعوے اور ظن وتخمین قابل قبول نہیں، بلکہ اس کے ثبوت کے لیے ماہرین ونقادِ فن اور علمائے اہل حدیث مثلاً امام بخاری، امام مسلم وغیرہ جیسے ثقہ مشہور ائمہ دین، جن کی کتابوں کی صحت پر مشرق ومغرب کی اسلامی دنیا کا اتفاق ہو چکا ہے، کی طرف رجوع ضروری ہے، جنہوں نے (انتھک محنت اور جانفشانی سے) نبی کریم ﷺ کے ارشادات عالیہ، آپ ﷺ کے احوال وافعال اور حرکات وسکنات، نیز صحابہ، مہاجرین وانصار اور ان کے تمام کے تمام متبعین بالاحسان کے حالات واعمال کو صحیح سندوں سے جمع کیا ہے، قرآن وحدیث کے بعد پھر اُس کے قول وفعل کو دیکھا جائے گا، جس نے ان (صحابہ وتابعین) کے طریقہ کو مضبوطی سے تھام لیا، ان کے نقشِ قدم پر چلا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُصول وفروع میں انہی کے طریقے کا اتباع کیا۔ اس سے ثابت ہو جائے گا کہ یہ اہل حق میں سے ہے۔ یہی حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی واضح اور ٹھوس دلیل ہے، کون صراط مستقیم (راہِ حق) پر ہے اور کون باطل و گمراہی پر ہے؟ یہ جاننے کے لیے یہی معیار و کسوٹی ہے۔''

(حاشية الطّحطاوي على الدّر المختار : 153/4)

❁ حافظ مزی رحمہ اللہ (۷۴۲ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا السُّنَّةُ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَفَّقَ لَهَا حُفَّاظًا عَارِفِينَ، وَجِهَابِذَةً عَالِمِينَ، وَصَيَارِفَةً نَاقِدِينَ، يَنْفُوْنَ عَنْهَا تَحْرِيفَ الْغَالِينَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ، وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ، فَتَنَوَّعُوا فِي تَصْنِيفِهَا، وَتَفَنَّنُوا فِي تَدْوِينِهَا عَلٰى أَنْحَاءٍ كَثِيرَةٍ وَضُرُوبٍ عَدِيدَةٍ، حِرْصًا عَلٰى حِفْظِهَا، وَخَوْفًا مِّنْ إِضَاعَتِهَا، وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِهَا تَصْنِيفًا، وَأَجْوَدِهَا تَأْلِيفًا، وَأَكْثَرِهَا صَوَابًا، وَأَقَلِّهَا خَطَأً، وَأَعَمِّهَا نَفْعًا، وَأَعْوَدِهَا فَائِدَةً، وَأَعْظَمِهَا بَرَكَةً، وَأَيْسَرِهَا مَؤُونَةً، وَأَحْسَنِهَا قَبُولًا عِنْدَ الْمُوَافِقِ وَالْمُخَالِفِ وَأَجَلِّهَا مَوْقِعًا عِنْدَ الْخَاصَّةِ وَالْعَامَّةِ صَحِيحُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ، ثُمَّ صَحِيحِ أَبِي الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ النَّيْسَابُورِيِّ، ثُمَّ بَعْدَهُمَا كِتَابُ السُّنَنِ لِأَبِي دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيِّ، ثُمَّ كِتَابُ الْجَامِعِ لِأَبِي عِيسٰى مُحَمَّدِ بْنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عِيسٰى التِّرْمِذِيِّ، ثُمَّ كِتَابُ السُّنَنِ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ النَّسَائِيِّ، ثُمَّ كِتَابُ السُّنَنِ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِينِيِّ وَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ دَرَجَتَهُمْ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْكُتُبِ السِّتَّةِ مَزِيَّةٌ يَعْرِفُهَا أَهْلُ هٰذَا الشَّأْنِ، فَاشْتَهَرَتْ هٰذِهِ الْكُتُبُ بَيْنَ الْأَنَامِ، وَانْتَشَرَتْ فِي بِلَادِ الْإِسْلَامِ، وَعَظُمَ الِانْتِفَاعُ بِهَا، وَحَرَصَ طُلَّابُ الْعِلْمِ عَلٰى تَحْصِيلِهَا، وَصُنِّفَتْ فِيهَا تَصَانِيفُ، وَعُلِّقَتْ عَلَيْهَا تَعَالِيقُ، بَعْضُهَا فِي مَعْرِفَةِ مَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْمُتُونِ، وَبَعْضُهَا فِي مَعْرِفَةِ مَا احْتَوَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْأَسَانِيدِ، وَبَعْضُهَا فِي مَجْمُوعِ ذٰلِكَ.

''اللہ تعالیٰ نے خدمت حدیث کے لیے ایسے لوگوں کو توفیق بخشی، جو حفاظ بھی تھے اور معانی ومفاہیم کی پہچان بھی رکھتے تھے، بہترین علما تھے اور ماہر نقاد حدیث تھے، انہوں نے سنت سے لوگوں کی تحریف اور باطل پرستوں کی خودساختہ باتوں اور جاہلوں کی (باطل) تاویلوں کو دور کیا۔ ان خدام حدیث نے حدیث کی مختلف انواع واقسام میں تصانیف کیں، مختلف انداز اور طریقہ کار سے سنت کی تدوین میں فنون کو مرتب کیا۔ ایسا انہوں نے اس لیے کیا، کیونکہ وہ سنت کی حفاظت پر حریص تھے اور اس کے ضائع ہونے سے ڈرتے تھے۔ ان تصانیف وکتب میں سب سے اچھی تصنیف اور عمدہ تالیف، جو سب سے زیادہ درست ہے، غلطی سب سے کم ہے، جس کا نفع عام ہے، جو سب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ مفید ہے، سب سے زیادہ مبارک اور آسان تر ہے، ہر موافق اور مخالف کے ہاں قبول ہے اور ہر خاص و عام کے یہاں جلیل القدر مقام رکھتی ہے، وہ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری کی ''صحیح'' ہے۔ اس کے بعد امام ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ کی ''صحیح'' ہے۔ ان دونوں کے بعد امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ کی کتاب السنن ہے، پھر امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کی جامع کا نمبر ہے، پھر امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ کی سنن کا مرتبہ ہے، پھر امام ابوعبداللہ محمد بن یزید المعروف ابن ماجہ قزوینی رحمہ اللہ کی کتاب السنن ہے، اگرچہ یہ کتاب پہلی کتابوں کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکی۔ ہر چھ کی چھ کتابوں میں ہر ایک کی اپنی اپنی خوبیاں ہیں، جنہیں فن حدیث کے ماہرین بخوبی جانتے ہیں۔ یہ کتب ستہ لوگوں میں مشہور ہو گئیں اور بلاد اسلام میں پھیل گئیں، ان سے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا گیا،، طلاب علم نے انہیں حاصل کرنے کی حرص کی، ان پر مزید تصانیف کی گئیں، ان پر تعلیقات لگائی گئیں، بعض تعلیقات ان کے متون سے متعلق ہیں، بعض تعلیقات ان کی سندوں کے بارے میں ہیں اور بعض تعلیقات میں سند اور متن دونوں کو بیان کیا گیا ہے۔''

(مقدّمة تهذيب الكمال، ص 147)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری رحمہ اللہ

(۱۹۴۔۲۵۶ھ)

عمدۃ الحفاظ، امام المحدثین، سید الفقہاء، امام کبیر الشان، امیر المومنین فی الحدیث، محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ کی ولادت سن ۱۹۴ھ میں ہوئی۔

❁ قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند (۱۴۰۳ھ) کہتے ہیں:

''سن ولادت تو ''صدق'' کے لفظ سے نکلتا ہے اور مدتِ عمر ''حمید'' کے لفظ سے ہے اور سنِ وفات ''نور'' کے لفظ میں ہے، جہاں تک امام (بخاری رحمہ اللہ) کی عظمت اور جلالت کا تعلق ہے، حافظہ، عدل، اتقان، زہد و تقویٰ اور دیانت، وہ اس سے زیادہ مشہور ہے، جتنا کہ آفتاب کو ہم دیکھتے ہیں، پوری امت نے امام کی تلقی بالقبول کی ہے۔''

(خطبات حکیم الاسلام: 254/1)

اہل علم کی مدح سرائی:

❁ امام رحمہ اللہ کے شاگرد امام مسلم رحمہ اللہ (۲۶۱ھ) نے آپ رحمہ اللہ کے سر کو بوسہ دیا اور فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا يُبْغِضُكَ إِلَّا حَاسِدٌ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّيْسَ فِي الدُّنْيَا مِثْلُكَ .

''آپ سے کوئی حاسد ہی بغض رکھ سکتا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں آپ جیسا کوئی نہیں۔''

(الإرشاد للخليلي : 961/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس قول کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(تغليق التّعليق : 429/5)

❁ امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

جَاءَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ، فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَقَالَ : دَعْنِي حَتّٰى أُقَبِّلَ رِجْلَيْكَ يَا أُسْتَاذَ الْأُسْتَاذِينَ، وَسَيِّدَ الْمُحَدِّثِينَ، وَطَبِيبَ الْحَدِيثِ فِي عِلَلِهٖ .

''آپ رحمہ اللہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کے پاس آئے، ان کے ماتھے کا بوسہ لیا اور کہا: اجازت دیجیے کہ میں آپ کے پاؤں چوم لوں، اے استاذوں کے استاذ، اے محدثین کے سردار اور اے علل حدیث کے ماہر!''

(مَعرِفة عُلوم الحديث للحاكم، ص 113، تاريخ بغداد للخطيب : 121/15، تاريخ ابن عَساكِر : 68/52، التّقييد لمَعرِفة رواة السّنن والمَسانيد لابن نقطة : 331، وسندهٗ حسنٌ)

❁ فقیہ نیشاپور، یعقوب بن محمد ابو یوسف اخرم رحمہ اللہ (۲۸۷ھ) فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ بَيْنَ يَدَيْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ وَهُوَ يَسْأَلُهٗ سُؤَالَ الصَّبِيِّ الْمُتَعَلِّمِ .

''میں نے امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ کو امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامنے ایک طالب علم بچے کی طرح سوال کرتے دیکھا۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 340/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ کے شاگرد امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ أَعْلَمَ بِالْحَدِيثِ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ .

''میں نے اس نیلی فام آسمان کی چھت کے نیچے محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ سے بڑھ کر حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔''

(مَعرِفة عُلوم الحديث للحاكم ص 74 ، الرقم : 155، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابوالفضل ابن طاہر مقدسی رحمہ اللہ (۵۰۷ھ) فرماتے ہیں:

حَسْبُكَ بِإِمَامِ الْأَئِمَّةِ ابْنِ خُزَيْمَةَ يَقُولُ فِيهِ هٰذَا الْقَوْلَ مَعَ لُقِيِّهِ الْأَئِمَّةَ وَالْمَشَايِخَ شَرْقًا وَّغَرْبًا .

''امام بخاری رحمہ اللہ (کی مدح وستائش) کے بارے میں امام الائمہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا قول ہی کافی ووافی ہے، حالانکہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے مشرق ومغرب کے کئی ائمہ اور مشائخ سے ملاقات کی ہوئی ہے۔''

(تهذيب الأسماء واللُّغات للنّووي :70/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

لَا عَجَبَ فِيهِ، فَإِنَّ الْمَشَايِخَ قَاطِبَةً أَجْمَعُوا عَلٰى قِدَمِهٖ، وَقَدَّمُوهُ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ فِي عُنْفُوَانِ شَبَابِهٖ، وَابْنُ خُزَيمَةَ إِنَّمَا رَآهُ عِنْدَ كِبْرِهٖ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ابن خزیمہ رحمہ اللہ کے اس قول میں کوئی تعجب بھی نہیں ہے، کیونکہ (امام بخاری رحمہ اللہ کے زمانہ کے) تمام مشائخ محدثین بالاجماع امام بخاری رحمہ اللہ کو مقدم سمجھتے تھے اور آپ رحمہ اللہ کو آپ کی جوانی میں ہی اپنے سے زیادہ فائق سمجھتے تھے، جبکہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے تو امام بخاری رحمہ اللہ کو بڑی عمر میں دیکھا ہے۔''

(تهذيب الأسماء واللُّغات للنّووي :70/1)

❁ تلمیذ امام بخاری رحمہ اللہ، امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۷۹ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ أَرَ أَحَدًا بِالْعِرَاقِ وَلَا بِخُرَاسَانَ فِي مَعْنَى الْعِلَلِ وَالتَّارِيخِ وَمَعْرِفَةِ الْأَسَانِيدِ كَبِيرَ أَحَدٍ أَعْلَمَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

''میں نے عراق اور خراسان میں محمد بن اسماعیل (البخاری) سے بڑھ کر علل و تاریخ اور سندوں کی معرفت رکھنے والا کوئی عالم نہیں جانا۔''

(كتاب العِلَل مع السّنن، ص 889، طبع دارالسلام)

❁ امام ابوالعباس محمد بن اسحاق سراج رحمہ اللہ (۳۱۳ھ) فرماتے ہیں:

شَهِدْتُّ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَدُفِعَ إِلَيْهِ كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ كِرَامٍ يَسْأَلُهُ عَنْ أَحَادِيثَ مِنْهَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : اَلْإِيمَانُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ، وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

: اَلْإِيمَانُ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ، فَكَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَلٰى ظَهْرِ كِتَابِهٖ : مَنْ حَدَّثَ بِهٰذَا اسْتَوْجَبَ الضَّرْبَ الشَّدِيدَ وَالْحَبْسَ الطَّوِيلَ .

''میں امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا، آپ کو محمد بن کرام کا خط پیش کیا گیا، جس میں آپ رحمہ اللہ سے بعض احادیث کے متعلق سوال کیا گیا تھا، ان میں ایک حدیث سفیان بن عیینہ عن الزہری عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان میں زیادتی ہوتی ہے، مگر کمی نہیں ہوتی۔'' دوسری حدیث معمر عن الزہری عن سالم عن ابیہ کی سند سے تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان میں نہ زیادتی ہوتی ہے اور نہ کمی۔'' تو امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے خط کے اوپر لکھا: ''جس نے یہ احادیث بیان کیں، وہ سخت مار اور لمبی قید کا مستحق ٹھہرے گا۔''

(تاريخ ابن عساكر : 270/7، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابوالعباس محمد بن عبدالرحمٰن دغولی رحمہ اللہ (۳۲۵ھ) فرماتے ہیں:

كَتَبَ أَهْلُ بَغْدَادَ إِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ :

الْمُسْلِمُونَ بِخَيْرٍ مَا بَقِيتَ لَهُمْ ..... وَلَيْسَ بَعْدَكَ خَيْرٌ حِينَ تُفْتَقَدُ

''اہل بغداد نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کو خط لکھا:

''جب تک آپ زندہ ہیں، مسلمان خیریت سے رہیں گے اور آپ کے جانے کے بعد خیر نہیں ملے گی۔''

(مَعرِفة عُلوم الحديث للحاكم، ص 74، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مِمَّنْ جَمَعَ وَصَنَّفَ وَرَحَلَ وَحَفِظَ وَذَاكَرَ وَحَثَّ عَلَيْهِ وَكَثُرَتْ عِنَايَتُهُ بِالْأَخْبَارِ وَحِفْظُهُ لِلْآثَارِ مَعَ عِلْمِهِ بِالتَّارِيخِ وَمَعْرِفَةِ أَيَّامِ النَّاسِ وَلُزُومِ الْوَرْعِ الْخَفِيِّ وَالْعِبَادَةِ الدَّائِمَةِ إِلٰى أَنْ مَاتَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

''آپ رحمہ اللہ بہترین انسان تھے، آپ نے حدیثیں جمع کیں، کتابیں تصنیف کیں، حصولِ حدیث کے لیے سفر کیا، حدیثیں حفظ کیں، ان کا مذاکرہ کیا، اس پر ترغیب دلائی، احادیث و آثار کے حفظ میں خوب توجہ کی، آپ تاریخ اور علم رجال کے عالم تھے، آپ تا وفات خفیہ پرہیز گاری اور عبادت دائمہ پر کاربند رہے، رحمہ اللہ۔''

(الثقات : 9/113-114)

❁ امام ابواحمد حاکم کبیر رحمہ اللہ (۳۷۸ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ أَحَدُ الْأَئِمَّةِ فِي مَعْرِفَةِ الْحَدِيثِ وَجَمْعِهِ، وَلَوْ قُلْتُ : إِنِّي لَمْ أَرَ تَصْنِيفًا يَفُوقُ تَصْنِيفَهُ فِي الْمُبَالَغَةِ وَالْحُسْنِ، أَوْ لَمْ أَسْمَعْ بِآدَمِيٍّ يَتَرَوَّلُ فِي بَابِ الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ، رَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ صَادِقًا فِي قَوْلِي .

''امام بخاری رحمہ اللہ کا شمار ان ائمہ میں ہوتا ہے، جو فن حدیث اور اس کی جمع وتالیف کی معرفت رکھتے ہیں، اگر میں یہ کہوں کہ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصنیف سے بلیغ اور عمدہ تصنیف نہیں دیکھی یا میں نے کسی ایسے شخص کے بارے میں نہیں جانتا، جو امام بخاری رحمہ اللہ کی طرح حدیث کے باب میں بہتا ہی چلا جاتا ہو، تو یقینی طور پر میں اپنی بات میں سچا ثابت ہوں گا۔''

(الأسامي والكُنٰى : 165/5، ت : الأزهري)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ (۳۸۵ھ) فرماتے ہیں:

لَوْلَا الْبُخَارِيُّ لَمَا ذَهَبَ مُسْلِمٌ وَلَا جَاءَ .

''اگر امام بخاری رحمہ اللہ نہ ہوتے، تو امام مسلم رحمہ اللہ کی کوئی جان پہچان نہ ہوتی۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 102/13، تاريخ ابن عساكر : 90/58، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوعبداللہ محمد بن اسحاق ابن مندہ رحمہ اللہ (۳۹۵ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحُفَّاظُ الَّذِيْنَ أَخْرَجُوا الصَّحِيحَ وَمَيَّزُوا الثَّابِتَ مِنَ الْمَعْلُولِ، وَالْخَطَأَ مِنَ الصَّوَابِ أَرْبَعَةٌ؛ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النَّيْسَابُورِيُّ، وَبَعْدَهُمَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ .

''حفاظ حدیث میں سے جنہوں نے صحیح احادیث کو جمع کیا، معلول اور خطا کو درست سے جدا کیا، (ان میں مشہور ترین) چار ہیں؛ امام ابوعبد اللہ بخاری رحمہ اللہ، ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ، پھر ان دونوں کے بعد امام ابوداود سجستانی اور امام عبدالرحمٰن نسائی رحمہما اللہ ہیں۔''

(مُقدمة أبي الطّاهر السّلفي على معالم السّنن للخطابي : 367/4، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ (۴۰۵ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِمَامُ أَهْلِ الْحَدِيثِ .

''گروہِ محدثین کے سرخیل۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء للذّهبي : 431/12)

❁ حافظ ابوالعباس جعفر بن محمد مستغفری رحمہ اللہ (۴۳۲ھ) فرماتے ہیں:

إِمَامُ الدُّنْيَا فِي مَعْرِفَةِ الْحَدِيثِ .

''امام بخاری رحمہ اللہ معرفت حدیث میں دنیا کے امام ہیں۔''

(دلائل النّبوة : 788/2)

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

جَامِعُ الصَّحِيحِ، إِمَامٌ، ثِقَةٌ مَشْهُورٌ .

''امام بخاری رحمہ اللہ صحیح کو جمع کرنے والے ثقہ مشہور امام تھے۔''

(المُحلّٰى : 20/6)

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ، صَاحِبُ الْجَامِعِ الصَّحِيحِ وَالتَّارِيخِ .

''علم حدیث کے امام، الجامع الصحیح اور التاریخ کے مصنف۔''

(تاريخ بغداد : 4/2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

إِنَّمَا قَفَا مُسْلِمٌ طَرِيقَ الْبُخَارِيِّ وَنَظَرَ فِي عِلْمِهِ، وَحَذَا حَذْوَهُ .

''امام مسلم رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے طریقے پر چلے ہیں، انہوں نے آپ رحمہ اللہ کے علم میں گہری نظر کی ہے اور آپ کے قدم پر قدم رکھا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تاریخ بغداد : 102/13)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ وَصْفَ الْبُخَارِيِّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، بِارْتِفَاعِ الْمَحَلِّ وَالتَّقَدُّمِ فِي هٰذَا الْعِلْمِ عَلَى الْأَمَاثِلِ وَالْأَقْرَانِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِيمَا تَأَخَّرَ وَتَقَدَّمَ مِنَ الْأَزْمَانِ، وَيَكْفِي فِي فَضْلِهٖ أَنَّ مُعْظَمَ مَنْ أَثْنٰى عَلَيْهِ وَنَشَرَ مَنَاقِبَهٗ شُيُوخُهُ الْأَعْلَامُ الْمُبَرِّزُونَ، وَالْحُذَّاقُ الْمُتْقِنُونَ .

''یقین کیجیے کہ علو مرتبت اور مماثلین ومعاصرین پر علمی فوقیت امام بخاری رحمہ اللہ کی ایسی خوبی ہے، جس پر ہر دور کے علما کا اتفاق رہا ہے۔ آپ کی فضیلت کے لیے یہی بات کافی ہے کہ آپ کے مداح سراؤں اور منقبت شناسوں میں کثرت کے ساتھ آپ رحمہ اللہ کے اساتذہ شامل ہیں، جو کہ بڑے مشہور علم وفن میں مہارت رکھنے والے اور بڑے ہی باکمال اور باوثوق ہیں۔''

(تهذيب الأسماء واللُّغات : 71/1)

❁ حافظ مزی رحمہ اللہ (۷۴۲ھ) فرماتے ہیں:

إِمَامُ هٰذَا الشَّأْنِ وَالْمُقْتَدٰى بِهٖ فِيهِ وَالْمُعَوَّلُ عَلٰى كِتَابِهٖ بَيْنَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ .

''آپ رحمہ اللہ فن حدیث کے امام اور مقتدیٰ ہیں، اہل اسلام کے یہاں آپ رحمہ اللہ کی کتاب قابل اعتماد ہے۔''

(تهذيب الكمال : 431/24)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ إِمَامًا، حَافِظًا، حُجَّةً، رَأْسًا فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ، مُجْتَهِدًا، مِنْ أَفْرَادِ الْعَالَمِ مَعَ الدِّينِ وَالْوَرْعِ وَالتَّأَلُّهِ .

''آپ امام، حافظ، حجت، چوٹی کے فقیہ ومحدث اور مجتہد تھے، نیز دین داری، تقویٰ وپرہیز گاری اور عبادت گزاری کے ساتھ ساتھ یگانہ روزگار تھے۔''

(الكاشِف : 18/3)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْإِمَامُ، مُؤَلِّفُ الصَّحِيحِ، فَثِقَةٌ، بَعْدَ ذَا فَمَا سَلِمَ مِنَ الْكَلَامِ لِأَجْلِ مَسْأَلَةِ اللَّفْظِ، تَرَكَهُ لِأَجْلِهَا أَبُو زُرْعَةَ وَأَبُو حَاتِمٍ وَهَجَرَهُ الذُّهَلِيُّ .

''صحیح (بخاری) کے مؤلف امام محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ ثقہ ہیں، اگرچہ آپ مسئلہ لفظ کی وجہ سے کلام سے نہیں بچ پائے، اسی وجہ سے آپ کو امام ابوزرعہ، امام ابوحاتم اور امام ذہلی رحمہم اللہ نے چھوڑ دیا تھا۔''

(دِيوان الضُّعفاء والمَتروكين : 283/2)

❁ مزید فرماتے ہیں:

حُجَّةٌ، إِمَامٌ، وَلَا عِبْرَةَ بِتَرْكِ أَبِي زُرْعَةَ وَأَبِي حَاتِمٍ لَّهُ مِنْ أَجْلِ اللَّفْظِ، لِأَنَّهُ مُجْتَهِدٌ فِي الْمَسْأَلَةِ بَلْ وَمُصِيبٌ .

''آپ رحمہ اللہ حجت اور امام ہیں، امام ابوزرعہ وامام ابوحاتم رحمہما اللہ کے مسئلہ لفظ کی وجہ سے آپ کو چھوڑنے کا کوئی اعتبار نہیں، کیونکہ اس مسئلہ میں آپ مجتہد بلکہ حق بجانب تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(المُغني في الضّعفاء : 268/2)

❁ علامہ سبکی رحمہ اللہ (۷۷۱ھ) نے امام بخاری رحمہ اللہ کو ''امام الدنیا'' کے معزز لقب سے ملقب کیا ہے۔

(طَبَقات الشّافعية الكبرىٰ : 115/10)

❁ مزید فرماتے ہیں:

هُوَ إِمَام الْمُسْلِمِينَ وَقُدْوَةُ الْمُوَحِّدِينَ وَشَيْخُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ فِي أَحَادِيثِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَحَافِظُ نِظَامِ الدِّينِ .

''آپ رحمہ اللہ مسلمانوں کے امام، اہل توحید کے پیشوا اور مؤمنوں کے شیخ ہیں، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں قابل اعتماد اور سلسلۂ دین کے محافظ ہیں۔''

(طَبَقات الشّافعية الكبرىٰ : 212/2)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ الْحَافِظُ، الْمُتْقِنُ .

''آپ رحمہ اللہ امام، حافظ اور متقن تھے۔''

(تفسير ابن كثير : 81/4)

❁ نیز فرماتے ہیں:

''صحیح بخاری کے مؤلف، امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ۔ آپ اپنے زمانے میں اہل الحدیث کے امام تھے۔ اس دور میں ان کو پیشوا سمجھا جاتا تھا اور وہ اپنے ہم عصروں اور ساتھیوں میں مقدم خیال کیے جاتے تھے۔ آپ کی کتاب صحیح بخاری کو قبول کرنے اور اس کی ساری احادیث کے صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے پر علمائے کرام اور تمام مسلمانوں کا اتفاق واجماع ہے۔۔۔آپ رحمہ اللہ اپنے بعد مسلمانوں کے لیے نفع مند علم چھوڑ کر گئے۔آپ کا علم ختم ہونے والا نہیں بلکہ اس کا اجران نیک اعمال کے ساتھ مسلسل شامل ہو رہا ہے جو آپ نے اپنی زندگی میں انجام دیے تھے۔''

(البِداية والنهاية :11/30-33)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

جَبَلُ الْحِفْظِ وَإِمَامُ الدُّنْيَا فِي فِقْهِ الْحَدِيثِ .

''امام بخاری رحمہ اللہ حافظہ کے پہاڑ تھے،فقہ حدیث میں دنیا کے امام تھے۔''

(تقريب التّهذيب : 5727)

❁ نیز فرماتے ہیں:

عَلَمُ الْمُحَدِّثِينَ، وَرَأْسُ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِينَ .

''آپ رحمہ اللہ گروہِ محدثین کے سرخیل اور حفاظ واہل اتقان کے سردار ہیں۔''

(النُّكت على صحيح البخاري :1/73)

❁ نیز فرماتے ہیں:

يَكْفِي مِنْهُ اتِّفَاقُهُمْ عَلٰى أَنَّهٗ أَعْلَمُ بِهٰذَا الْفَنِّ مِنْ مُسْلِمٍ .

''آپ رحمہ اللہ کی فضیلت میں محدثین کا اس بات پر اتفاق ہی کافی ہے کہ آپ فنِ حدیث میں امام مسلم سے فائق ہیں۔''

(هُدى السّاري ، ص 11)

❁ نیز فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُوَ أَحَدُ الْأَئِمَّةِ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ بَلْ مَعْدُودٌ مِنْ أَعْدَلِهِمْ قَوْلًا فِيهِ وَأَكْثَرِهِمْ تَثْبِيتًا .

''آپ رحمہ اللہ ائمہ جرح وتعدیل میں سے ہیں، بلکہ آپ رحمہ اللہ کو معتدل اور مضبوط ترین ائمہ جرح وتعدیل میں شمار کیا جاتا ہے۔''

(تَعليق التّعليق : 11/2)

❁ مزید فرماتے ہیں:

لَوْ فَتَحْتَ بَابَ ثَنَاءِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِ مِمَّنْ تَأَخَّرَ عَنْ عَصْرِهِ لَفَنَى الْقِرْطَاسُ وَنَفِدَتِ الْأَنْفَاسُ فَذَاكَ بَحْرٌ لَا سَاحِلَ لَهُ .

''اگر آپ امام بخاری رحمہ اللہ کے بعد والے زمانے کے علماء کی امام رحمہ اللہ کی شان میں تعریف وثنا شمار کرنا چاہیں، تو دفاتر کم پڑ جائیں اور لکھنے والے ختم ہو جائیں گے (مگر امام رحمہ اللہ کی تعریف وثنا شمار نہ ہوگی)، امام بخاری رحمہ اللہ ایک ایسا سمندر ہیں، جس کا کوئی کنارہ نہیں۔''

(هُدى السّاري، 485)

❁ علامہ انور شاہ کاشمیری دیوبندی صاحب (۱۳۵۳ھ) کہتے ہیں:

كَانَ شَمْسَ سَمَاءِ هٰذَا الْفَنِّ .

''امام بخاری رحمہ اللہ فن حدیث کے سورج ہیں۔''

(العَرف الشّذي : 32/1)

تنبیہ:

❁ امام عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَمِعَ مِنْهُ أَبِي وَأَبُو زُرْعَةَ، ثُمَّ تَرَكَا حَدِيثَهُ عِنْدَ مَا كَتَبَ إِلَيْهَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النِّيسَابُورِيُّ أَنَّهُ أَظْهَرَ عِنْدَهُمْ أَنَّ لَفْظَهُ بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٌ .

''امام بخاری رحمہ اللہ سے میرے والد ابو حاتم رازی اور ابو زرعہ رحمہما اللہ نے حدیثیں سنیں تھیں، پھر دونوں نے اس وقت آپ کو چھوڑ دیا تھا، جب ان دونوں کی طرف محمد بن یحییٰ نیساپوری رحمہ اللہ نے خط لکھا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کے ہاں قرآن کے تلفظ کے مخلوق ہونے کا موقف ظاہر کیا۔''

(الجرح والتّعديل : 171/7)

ایسا غلط فہمی کی بنا پر ہوا، امام بخاری رحمہ اللہ اس بات کے قائل نہ تھے، بلکہ آپ رحمہ اللہ تو بندوں کے اعمال وافعال کو مخلوق کہتے تھے، آپ نے خَلْقُ أَفْعَالِ الْعِبَادِ نامی کتاب بھی لکھی ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ مَسْأَلَةٌ مُشْكِلَةٌ، وَقَدْ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ لَا يَرَوْنَ الْخَوْضَ فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، مَعَ أَنَّ الْبُخَارِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَا صرَّح بِذٰلِكَ، وَلَا قَالَ : أَلْفَاظُنَا بِالْقُرْآنِ مَخْلُوْقَةٌ، بَلْ قَالَ : أَفعَالُنَا مَخْلُوقَةٌ، وَالْمَقْرُوءُ الْمَلْفُوظُ هُوَ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَلَيْسَ بِمَخْلُوْقٍ، فَالسُّكُوتُ عَنْ تَوَسُّعِ الْعِبَارَاتِ أَسْلَمُ لِلْإِنْسَانِ .

''یہ مسئلہ مشکل ہے، امام احمد بن حنبل وغیرہ رحمہ اللہ اس مسئلہ میں گہرائی اختیار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا درست نہیں سمجھتے تھے، جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس بات کی صراحت نہیں کی اور نہ ہی آپ نے یہ کہا ہے کہ ''ہمارا قرآن کا تلفظ کرنا مخلوق ہے'' بلکہ آپ نے تو فرمایا تھا کہ ''ہمارے افعال مخلوق ہیں اور پڑھی اور تلفظ کی جانے والی چیز اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، مخلوق نہیں، لہٰذا اس مسئلے میں زیادہ باتوں سے اجتناب کرنا ہی انسان کے لیے سلامتی ہے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 494/15)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ ہیں، آپ رحمہ اللہ اپنی صحیح بخاری میں ان سے روایت لاتے ہیں، اتنی سی وضاحت کے بعد عرض ہے کہ ثُمَّ تَرَكَا حَدِيثَهُ سے عرفی اور اصطلاحی ترکِ حدیث مراد نہیں، تَرَكَهُ فُلَانٌ کے کئی مفہوم ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ کسی سے لکھنا بند کر دینا اور علمی اعتبار سے تعلق ختم کر دینا ہے، ہر جگہ محدثین کی اصطلاح مراد نہیں ہوتی۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸) فرماتے ہیں:

قَوْلُهُمْ : تَرَكَهُ شُعْبَةُ، مَعْنَاهُ أَنَّهُ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ، وَتَرْكُ الرِّوَايَةِ قَدْ يَكُونُ لِشُبْهَةٍ لَا تُوجِبُ الْجَرْحَ، وَهٰذَا مَعْرُوفٌ فِي غَيْرِ وَاحِدٍ قَدْ خُرِّجَ لَهُ فِي الصَّحِيحِ .

''یہ کہنا کہ شعبہ رحمہ اللہ نے اسے چھوڑ دیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ شعبہ رحمہ اللہ نے اس سے روایت لینا ترک کر دیا، روایت نہ لینا بسا اوقات ایسے شبہہ کی بنا پر ہوتا ہے، جو جرح کا سبب نہیں ہوتا، صحیح کے کئی راویوں کے بارے میں یہ بات معروف ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مَجموع الفتاویٰ : 349/24)

ثابت ہوا کہ ہر جگہ تَرَکَہٗ فُلَانٌ جرح نہیں ہوتا، البتہ تَرَکُوہُ ہر جگہ جرح ہے۔

ذیل میں چند امثلہ پیش کی جا رہی ہیں؛

① امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ علی بن ابی ہاشم بغدادی کے متعلق فرماتے ہیں:

مَا عَلِمْتُهٗ إِلَّا صَدُوقًا، وَقَفَ فِي الْقُرْآنِ فَتَرَكَ النَّاسُ حَدِيثَهٗ .

''میں اسے صدوق ہی سمجھتا ہوں، اس نے قرآن کریم کے بارے میں توقف کیا، تو لوگوں نے اس کی احادیث کو چھوڑ دیا۔''

(الجرح والتّعديل : 195/6)

❁ اس کی وضاحت خود امام ابوحاتم رحمہ اللہ نے فرما دی:

وَقَفَ فِي الْقُرْآنِ، فَوَقَفْنَا عَنِ الرِّوَايَةِ عَنْهُ، فَاضْرِبُوا عَلٰى حَدِيثِهٖ .

''اس نے قرآن کے بارے میں توقف کیا، تو ہم نے اس کی روایت سے توقف کر لیا، لہٰذا اس کی حدیث کو چھوڑ دیں۔''

(الجرح والتّعديل : 195/6)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ ذٰلِكَ بِمَانِعٍ مِنْ قَبُولِ رِوَايَتِهٖ .

''یہ بات اس کی روایت کو قبول کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتی۔''

(هُدى السّاري، ص 460)

یہاں اصطلاحی ''ترک'' مراد نہیں، نہ ہی یہ الفاظ موجبِ جرح ہیں۔

② امام علی بن مدینی رحمہ اللہ نے امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے بارے میں کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ عَطَاءٌ اخْتُلِطَ بِآخِرَةٍ، تَرَكَهُ ابْنُ جُرَيجٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ.

''عطاء رحمہ اللہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے، ابنِ جریج اور قیس بن سعد رحمہما اللہ نے ان کو چھوڑ دیا تھا۔''

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

لَمْ يَعْنِ عَلِيٌّ بِقَوْلِهِ: تَرَكَهُ هَاذَانِ، التَّرْكَ الْعُرْفِيَّ، وَلَكِنَّهُ كَبُرَ وَضَعُفَتْ حَوَاسُّهُ، وَكَانَا قَدْ تَكَفَّيَا مِنْهُ، وَتَفَقَّهَا، وَأَكْثَرَا عَنْهُ، فَبَطَّلَا، فَهٰذَا مُرَادُهُ بِقَوْلِهِ: تَرَكَاهُ.

''امام علی بن المدینی نے یہاں ترک سے مراد عرفی و اصطلاحی ترک نہیں لیا، بلکہ امام عطاء رحمہ اللہ بوڑھے ہو گئے تھے اور ان کے حواس کمزور ہو گئے تھے، ان دونوں نے آپ سے لمبا عرصہ استفادہ کیا، فقہ سیکھی اور ان سے بہت زیادہ احادیث لیں، پھر انہوں نے یہ کام ختم کر دیا، یہ ہے مراد امام علی بن مدینی رحمہ اللہ کے اس قول کی کہ ان دونوں نے آپ رحمہ اللہ کو چھوڑ دیا تھا۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء: 78/5)

❁ نیز فرماتے ہیں:

لَمْ يَعْنِ التَّرْكَ الْاِصْطِلَاحِيَّ، بَلْ عَنٰى أَنَّهُمَا بَطَلَا الْكِتَابَةَ عَنْهُ، وَإِلَّا فَعَطَاءٌ ثَبْتٌ رَضِيٌّ.

''امام علی بن مدینی رحمہ اللہ نے ترکِ اصطلاحی مراد نہیں لیا، بلکہ ان کی مراد یہ تھی کہ ان دونوں نے آپ سے لکھنا چھوڑ دیا تھا، ورنہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ ثقہ وثبت ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(میزان الاعتدال : 70/3)

③ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

كَتَبَ عِنْدَ أَبِي وَأَبِي زُرْعَةَ وَتَرَكَ أَبُو زُرْعَةَ الرِّوَايَةَ عَنْهُ مِنْ أَجْلِ مَا كَانَ مِنْهُ فِي الْمِحْنَةِ، وَكَانَ أَبِي يَرْوِي عَنْهُ لِنُزُوعِهِ عَمَّا كَانَ مِنْهُ.

''آپ رحمہ اللہ نے میرے والد (امام ابو حاتم) اور امام ابو زرعہ رحمہ اللہ کے پاس احادیث لکھیں، امام ابو زرعہ رحمہ اللہ نے ان کی طرف سے فتنے میں ظاہر ہونے والے مسئلہ کی وجہ سے ان سے روایت لکھنا ترک کر دیا تھا اور میرے والد (امام ابو حاتم رحمہ اللہ) ان کے اس کام کو چھوڑ دینے کی وجہ سے روایت لیتے تھے۔''

(الجرح والتّعدیل : 194/6)

④ امام ابو زرعہ رحمہ اللہ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

لَا نَرْتَابُ فِي صِدْقِهِ.

''ہم ان کے سچے ہونے میں شک نہیں کرتے۔''

(الجرح والتّعدیل : 194/6)

ثابت ہوا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے حوالہ سے امام ابو زرعہ اور امام ابو حاتم رحمہما اللہ کا ''ترک'' موجب جرح نہیں، اس پر دلیل یہ بھی ہے کہ امام ابو زرعہ رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ کو اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں ذکر نہیں کیا۔

کسی ثقہ کا ثقہ سے محض روایت ترک کرنا موجبِ جرح نہیں، امام مسلم رحمہ اللہ نے امام علی بن المدینی اور امام محمد بن یحییٰ ذہلی رحمہما اللہ سے روایت لینا ترک کر دیا تھا، کیا ان کو بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''متروک'' کہا جائے گا؟ خود امام بخاری رحمہ اللہ نے حماد بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت لینا ترک کر دیا تھا، کیا انہیں بھی ''متروک'' سمجھا جائے گا؟

❁ امام ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

ثُمَّ تَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِآخِرَةٍ .

''آخر میں امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو ترک کر دیا تھا۔''

(الجرح والتّعدیل : 449/8)

کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے اپنے استاذ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو ''متروک'' قرار دیا ہے؟

تصانیف:

امام بخاری رحمہ اللہ کی کئی مشہور تصانیف ہیں؛

① الجامع الصّحیح ② الجامع الکبیر ③ المسند الکبیر
④ التاریخ الکبیر ⑤ العلل ⑥ الضعفاء الکبیر
⑦ الاشربۃ ⑧ الکنیٰ ⑨ التاریخ الاوسط
⑩ التاریخ الصّغیر ⑪ التّفسیر الکبیر ⑫ خلق افعال العباد
⑬ جزء رفع الیدین ⑭ القراءۃ خلف الامام ⑮ کتاب الفوائد

راویوں کے حالات اور سماع ولقا کے حوالہ سے امام بخاری رحمہ اللہ کی ''التاریخ الکبیر'' مصدر کی حیثیت رکھتی ہے، یہ بے مثال اور بے نظیر کتاب مستطاب ہے، اس میں امام بخاری رحمہ اللہ نے علم کے دریا بہائے ہیں، رواۃ حدیث کے بارے میں ایسی ایسی معلومات فراہم کی ہیں، جنہیں جان کر انسان حیرت زدہ ہو جاتا ہے، ہر دور کے اہل علم نے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب سے نقل کیا ہے اور اس پر اعتماد کیا ہے۔

التاریخ الکبیر:

❁ امام ابواحمد حاکم کبیر رحمہ اللہ (۳۷۸ھ) فرماتے ہیں:

كِتَابُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فِي التَّارِيخِ، كِتَابٌ لَمْ يُسْبَقْ إِلَيْهِ، وَمَنْ أَلَّفَ بَعْدَهُ شَيْئًا مِنَ التَّارِيخِ أَوِ الْأَسَامِي وَالْكُنٰى لَمْ يَسْتَغْنِ عَنْهُ.

''امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی ''التاریخ'' ایسی کتاب ہے، جس جیسی کتاب پہلے کبھی نہیں لکھی گئی، آپ رحمہ اللہ کے بعد جس نے بھی تاریخ یا اسامی اور کنٰی کے بارے میں قلم اٹھایا ہے، وہ امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب سے مستغنی نہیں ہوا۔''

(الأسامي والكُنىٰ: 954)

محدثین کی علل حدیث، جن میں علل امام احمد بن حنبل، علل امام علی بن مدینی، علل عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، علل حافظ ابوعلی نیشاپوری اور علل امام دارقطنی، علل امام مسلم رحمہ اللہ نیز محدثین کی کتب تواریخ اور راویوں کے احوال پر لکھی گئی کتابیں، جن میں تاریخ یحییٰ بن معین، تاریخ خلیفہ بن خیاط، تاریخ ابی حسان زیادی، تاریخ یعقوب بن سفیان فسوی، تاریخ ابن ابی خیثمہ، تاریخ ابن زرعہ، تاریخ حنبل بن اسحاق، تاریخ محمد بن اسحاق سراج، ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کی کتاب الجرح والتعدیل شامل ہیں۔

اس سب کتب کا ذکر کرنے کے بعد خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

يُرْبِي عَلٰى هٰذِهِ الْكُتُبِ كُلِّهَا تَارِيخُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ان مذکورہ سبھی کتابوں پر امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی تاریخ فائق ہے۔''

(الجامع لأخلاق الرّاوي و آداب السّامع، تحت الرّقم : 1564)

جزء رفع الدین اور جزء القراءۃ خلف الامام:

امام بخاری رحمہ اللہ سے جزء رفع الیدین اور جزء القرأۃ خلف الامام تواتر سے ثابت ہے۔

❁ حافظ خلیلی رحمہ اللہ (۴۴۶ھ) فرماتے ہیں:

مَحْمُودٌ هٰذَا آخِرُ مَنْ رَوٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ أَجْزَاءً بِبُخَارٰى.

''محمود بن اسحاق رحمہ اللہ وہ آخری شخص ہے، جس نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے بخاریٰ میں ''اجزاء'' روایت کیے۔''

(الإرشاد : 967/3)

❁ یہی بات حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) نے بھی کہی ہے۔

(هدى السّاري، ص 492، تغليق التّعليق : 436/5)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنی سند سے جزء رفع الیدین کی روایات ذکر کرتے ہیں۔

(تغليق التّعليق : 479/2)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دونوں کتابوں کی امام بخاری رحمہ اللہ تک سند بھی ذکر کی ہے۔

(المعجم المفهرس، ص 61)

❁ حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں کہ محمود بن اسحاق نے امام بخاری رحمہ اللہ سے جزء رفع الیدین اور جزء القرأۃ روایت کی ہیں۔

(تاريخ بغداد : 209/2، الفَصل للوصل المدرج في النقل : 427/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ سمعانی رحمہ اللہ (۵۶۲ھ) نے بھی یہی بات کی ہے۔

(الأنساب : 509/12)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) نے بھی یہ دونوں کتابیں کو امام بخاری رحمہ اللہ کی تصانیف قرار دیا ہے۔

(سِيَر أعلام النّبلاء : 86/17، تاريخ الإسلام : 754/8)

احناف کے کبار علما نے جزء رفع الیدین اور جزء القرأۃ کو امام بخاری رحمہ اللہ کی تصانیف قرار دیا ہے، مثلاً؛

❁ علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ (۷۶۲ھ)

(نصب الرّاية : 390/1، 292، 393، 395، 402، 403، 406)

❁ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ)

(عمدة القاري : 227/5، البِناية : 212/1)

❁ علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ (۸۶۱ھ)

(فتح القدير : 309/1)

❁ علامہ قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ (۸۷۹ھ)

(الثّقات : 154/8)

❁ علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ (۹۷۰ھ)

(البحر الرّائق : 341/1، وفي نسخة : 563/1)

❁ علامہ انور شاہ کاشمیری صاحب (۱۳۵۳ھ)

(فيض الباري : 252/2، 298)

ان دونوں کتابوں کے راوی محمود بن اسحاق بن محمود بن منصور الخزاعی البخاری القواس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو اسحاق رحمہ اللہ (۳۳۲ھ) امام بخاری رحمہ اللہ کے مشہور شاگرد تھے، آپ رحمہ اللہ وقت کے مشہور محدث تھے، بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت لی۔ آپ کے بارے میں تجریح وتجہیل ثابت نہیں۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ، وعُمِّرَ دَهْرًا.

''محدث تھے، لمبی عمر پائی۔''

(تاريخ الإسلام: 665/7)

اس طرز کے راوی سند کتاب میں معتبر ہوتے ہیں۔ اس پر سہاگہ یہ کہ یہ دونوں روایتیں امام بخاری رحمہ اللہ سے متواتر منقول ہیں۔ ہر دور کے اہل علم نے ان دونوں کتابوں کو امام بخاری رحمہ اللہ کی تصنیفات قرار دیا ہے، کسی نے اس نسبت کا انکار نہیں کیا۔

حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) وغیرہ نے ان کتابوں کی بہت سی روایات کو اپنی سندوں سے نقل کیا ہے۔

اساتذہ کرام:

آپ رحمہ اللہ نے مختلف علاقوں کے کئی کبار ائمہ حدیث اور محدثین کرام سے کسب فیض کیا، جن میں احمد بن حنبل، احمد بن صالح مصری، اسحاق بن راہویہ، سلیمان بن حرب، عبداللہ بن زبیر حمیدی، علی ابن المدینی، ابن ابی شیبہ، یحییٰ بن معین اور دارمی وغیرہم رحمہم اللہ اہم اور قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ کے تلامذہ میں مسلم بن حجاج، محمد بن عیسیٰ ترمذی، ابوزرعہ رازی، ابوحاتم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رازی، ابن خزیمہ، ابن ابی عاصم، محمد بن نصر مروزی، محمد بن یوسف فربری اور محمود بن اسحاق خزاعی وغیرہم رحمہم اللہ مشہور و معروف ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا عقیدہ:

امام بخاری رحمہ اللہ عقیدہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کے علمبردار تھے، آپ رحمہ اللہ کی کتب بالخصوص صحیح بخاری کی کتاب التوحید اس پر شاہد عدل ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے عقائد اہل سنت کا نہایت عمدہ اور مدلل انداز میں دفاع کیا ہے، ہر فتنے کی سرکوبی کی ہے۔ صحیح بخاری میں آپ رحمہ اللہ نے ابواب اور کتب قائم کر کے مسلک محدثین اور عقائد اہل سنت کی نمائندگی کی ہے اور فرق ضالہ و باطلہ کے بدعی نظریات کی بھرپور تردید کی ہے۔

لہٰذا اگر کوئی امام بخاری رحمہ اللہ کے عقائد و نظریات سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے، تو آپ رحمہ اللہ کی صحیح کا مطالعہ کرے۔

ایمان قول و عمل کا نام ہے:

❁ امام بخاری رحمہ اللہ سے ایمان کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ ..... عَلٰى هٰذَا حَيِيتُ وَعَلَيهِ أَمُوتُ وَعَلَيهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

''ایمان قول (اقرار) اور (دل اور جوارح کے) عمل کا نام ہے۔ ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔..... اسی عقیدہ پر میں زندہ ہوں، اسی پر فوت ہوں گا اور ان شاء اللہ اسی پر اٹھایا جاؤں گا۔''

(هُدَى السّاري، ص 491، تغليق التّعليق لابن حَجَر: 435/5، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کلام اللہ ہے:

❁ امام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ ..... عَلٰى هٰذَا حَيِيتُ وَعَلَيهِ أَمُوتُ وَعَلَيهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

''قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، مخلوق نہیں۔.....اسی عقیدہ پر میں زندہ ہوں، اسی پر فوت ہوں گا اور ان شاء اللہ اسی پر اٹھایا جاؤں گا۔''

(هُدَى السّاري، ص 491، تغليق التّعليق لابن حَجَر: 435/5، وسندهٗ صحيحٌ)

اس تصریح کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ پر یہ الزام سراسر غلط ہو جاتا ہے کہ آپ رحمہ اللہ خلق قرآن کے قائل تھے، ایسا ہرگز نہیں، آپ رحمہ اللہ تو اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے عین مطابق قرآن کریم کو غیر مخلوق اور اللہ کا کلام مانتے تھے۔ اس پر آپ رحمہ اللہ کی کتاب خلق افعال العباد فصل الخطاب کی حیثیت رکھتی ہے۔

خلفائے راشدین:

❁ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ (۲۵۶ھ) فرماتے ہیں:

أَفْضَلُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ، عَلٰى هٰذَا حَيِيتُ وَعَلَيهِ أَمُوتُ وَعَلَيهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں افضل ترین سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، اُن کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسی عقیدہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں زندہ ہوں، اسی پر فوت ہوں گا اور ان شاء اللہ اسی پر اٹھایا جاؤں گا۔‘‘

(هُدَى السّاري، ص 491، تغليق التّعليق لابن حَجَر: 435/5، وسندهٗ صحيحٌ)

امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد تھے:

امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد تھے، کسی کے مقلد نہ تھے۔ آپ رحمہ اللہ کی کتب خصوصاً صحیح بخاری اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْبُخَارِيُّ؛ وَأَبُو دَاوُد فَإِمَامَانِ فِي الْفِقْهِ مِنْ أَهْلِ الْاِجْتِهَادِ، وَأَمَّا مُسْلِمٌ؛ وَالتِّرْمِذِيُّ؛ وَالنَّسَائِيُّ؛ وَابْنُ مَاجَه؛ وَابْنُ خُزَيْمَة؛ وَأَبُو يَعْلَى؛ وَالْبَزَّارُ؛ وَنَحْوُهُمْ؛ فَهُمْ عَلَى مَذْهَبِ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَيْسُوا مُقَلِّدِينَ لِوَاحِدٍ بِعَيْنِهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ ..... وَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ يُعَظِّمُونَ السُّنَّةَ وَالْحَدِيثَ .

’’امام بخاری اور امام ابوداود رحمہما اللہ دونوں فقہ میں مجتہد امام تھے۔ امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابنِ خزیمہ، امام ابویعلی اور امام بزار رحمہم اللہ اہل حدیث (محدثین) کے مذہب (قرآن وحدیث) پر تھے، کسی بھی خاص عالم کے مقلد نہ تھے۔..... یہ تمام ائمہ سنت وحدیث کی تعظیم کرتے تھے۔‘‘

(مَجموع الفتاوى: 40/20)

❁ علامہ عبدالحیٔ لکھنوی حنفی رحمہ اللہ (۱۳۰۴ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَلَالَةُ قَدَرِ الْبُخَارِيِّ وَدِقَّةُ فَهْمِهٖ وَسِعَةُ نَظْرِهٖ وَغَوْرُهٗ وَفِكْرُهٗ مَا لَا يَخْفٰى عَلٰى مَنِ انْتَفَعَ بِصَحِيحِهٖ ۔

''جو صحیح بخاری سے بہرہ ور ہوا، اس پر امام بخاری کی عظمت وجلالت، ان کی باریک فہمی، وسعتِ نظر اور نکتہ شناسی پوشیدہ نہیں ہے۔''

(الفوائد البهيّة : 18)

❁ علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب (۱۳۵۲ھ) کہتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ الْبُخَارِيَّ مُجْتَهِدٌ لَا رَيْبَ فِيهِ .

''جان لیجئے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے مجتہد ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔''

(مُقدمة فيض الباري، ص 58)

❁ نیز شاہ صاحب ان لوگوں کا بھی رد کرتے ہیں، جو امام بخاری رحمہ اللہ کو شافعی المذہب سمجھتے ہیں:

اَلْحَقُّ أَنَّ الْبُخَارِيَّ مُجْتَهِدٌ .

''حق بات یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد تھے۔''

(العَرف الشّذي :2/1)

❁ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم قاری محمد طیب صاحب (۱۴۰۳ھ) کہتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے تراجم وابواب میں بالغ نظری پائی جاتی ہے، اس کے پیشِ نظر ان کو کسی فقہی مسلک کا پابند نہیں کہا جا سکتا ہے، وہ کسی مسلک کے متبع نہ تھے، بلکہ خود ایک مجتہد کی شان رکھتے تھے۔''

(مقدمہ فضل الباری از شبیر احمد عثمانی:1/64)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلیل القدر امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح'' میں کسی کی تقلید نہیں کی۔

❁ علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب (۱۳۵۲ھ) کہتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ آپ نے نجاستوں کے بارے میں داود ظاہری کے مذہب کو اختیار کیا ہے، جیسا کہ کرمانی نے آپ کے بارے میں نقل کیا ہے، میں کہتا ہوں کہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے، تو میں اتنی ہی بات کہوں گا جو آپ کی عبارات سے ظاہر ہوتی ہے، جس چیز کے بارے میں امام صاحب خاموش ہیں، میں بھی اس بارے میں خاموش رہوں گا، امام بخاری رحمہ اللہ کے اہلِ ظاہر کی بعض جزئیات کو اختیار کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ نے ان کی تمام جزئیات کو اختیار کر لیا ہے، شارحینِ بخاری اجمالی حکم پر اکتفا کرتے ہیں، جب وہ دیکھتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کسی کی بعض جزئیات میں موافقت کی ہے، تو وہ آپ پر جھٹ حکم لگا دیتے ہیں کہ آپ نے فلاں کا مذہب اختیار کر لیا ہے، باوجودیکہ آپ فقہ میں مجتہد ہیں، ان کے مسائل میں سے جو چاہتے ہیں لے لیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں، ترک کر دیتے ہیں، بعض کے اختیار کرنے سے کُل کا اختیار کرنا لازم نہیں آتا۔''

(فيض الباري: 325/1)

شاہ صاحب کی اس عبارت سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ مقلد نہیں تھے، ثقہ محدثین کرام رحمہم اللہ کا تقلید کی طرف انتساب کرنا ظلمِ عظیم اور انتہا درجہ کی ناانصافی ہے، کیونکہ یہ عظیم لوگ انبیائے کرام علیہم السلام کے حقیقی وارث تھے، انبیائے کرام کی بعثت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقصد تقلید جیسی جہالت اور گمراہی کا قلع قمع کرنا تھا، اس کے باوجود بعض ناعاقبت اندیش ''مجتہد فی المذہب'' اور ''مجتہد مطلق'' جیسی بے بنیاد اور فضول بحثیں چھیڑ کر محدثین کرام کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔

❁ ابوطاہر برکہ بن حسان بن عیسیٰ حوزی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

نَاظَرْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْمَغَازِلِيَّ فِي التَّفْضِيلِ بَيْنَ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ فَفَضَّلْتُ الشَّافِعِيَّ لِأَنِّي أَنْتَحِلُ مَذْهَبَهٗ وَفَضَّلَ مَالِكًا لِأَنَّهٗ كَانَ يَنْتَحِلُ مَذْهَبَهٗ فَاحْتَكَمْنَا إِلٰى أَبِي مُسْلِمٍ اللَّيْثِيِّ الْبُخَارِيِّ فَفَضَّلَ الشَّافِعِيَّ فَغَضِبَ أَبُو الْحَسَنِ وَقَالَ لَعَلَّكَ عَلٰى مَذْهَبِهٖ فَقَالَ : نَحْنُ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ، النَّاسُ عَلٰى مَذَاهِبِنَا، وَلَسْنَا عَلٰى مَذْهَبِ أَحَدٍ، وَلَوْ كُنَّا نَنْتَسِبُ إِلٰى مَذْهَبِ أَحَدٍ لَقِيلَ : أَنْتُمْ تَضَعُونَ لَهُ الْحَدِيثَ .

میرا ابوالحسن علی بن محمد بن محمد مغازلی رحمہ اللہ (۴۸۳ھ) سے مباحثہ ہوا کہ امام مالک رحمہ اللہ کی زیادہ فضیلت ہے یا امام شافعی رحمہ اللہ کی، میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو افضل کہا، کیونکہ میں شافعی المذہب تھا، جبکہ ابوالحسن رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ کی فضیلت ثابت کی، کیونکہ وہ مالکی مذہب پر تھے۔ پھر ہم فیصلہ کرانے کے لیے امام ابومسلم عمر بن علی لیثی بخاری رحمہ اللہ (۴۶۶ھ) کے پاس گئے، تو آپ رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ کو نسبتاً افضل قرار دیا، تو ابو الحسن رحمہ اللہ غصہ ہو گئے اور کہا: شاید آپ بھی شافعی المذہب ہیں، تو امام ابومسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیثی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم محدثین کی جماعت ہیں، لوگ ہمارے مذاہب کو اختیار کرتے ہیں، ہم کسی ایک کے مذہب کی پیروی نہیں کرتے، اگر ہم کسی ایک کے مذہب کی طرف منسوب ہو جاتے، تو (ہمارے بارے میں) کہا جاتا: تم نے اپنے مذہب کے تائید میں حدیثیں وضع کر لی ہیں۔''

(سؤالات الحافظ السِّلَفي، ص 118، تاريخ الإسلام للذّهبي: 237/10، وسندهٗ صحيحٌ)

واضح رہے کہ ثقہ محدثین کرام ہمارے نزدیک اولیاء الرحمٰن ہیں، اولیاء اللہ کے دشمنوں کے خلاف اللہ رب العزت نے اعلانِ جنگ کر رکھا ہے، ایسے لوگ روزِ محشر ذلت ورسوائی سے نہیں بچ سکیں گے۔

تنبیہ:

قارئین کرام! یہ صحیح ہے کہ بشری عیوب سے سوائے انبیائے کرام کے کوئی بھی محفوظ نہیں، لیکن ثقہ محدثین تعصب سے ضرور محفوظ تھے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

''ہم ائمہ جرح وتعدیل کی معصومیت کے مدعی نہیں، لیکن وہ سب سے زیادہ درست اور صحیح بات کو پانے والے تھے، خطا ان میں نادر وکمیاب تھی، وہ سب سے بڑھ کر انصاف پسند تھے، وہ تعصب سے کوسوں دور تھے، جب وہ جرح وتعدیل میں یک زبان ہوں، تو اسے مضبوطی سے پکڑ لیجئے، ڈاڑھیں اس پر جما لیجئے، اس سے تجاوز ہرگز مت کیجئے، ورنہ نادم اور پشیمان ہوں گے، البتہ ان کے شذوذ کا اعتبار نہیں ہوگا، لہٰذا آپ خود کو مشقت میں مت ڈالیے، بلکہ (جرح وتعدیل) جس کا کام ہے، اسی کو سونپ دیں، اللہ کی قسم! اگر اکابر حفاظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوتے، تو بے دین لوگ منبروں پر دندناتے پھرتے، اگر کوئی (اہل سنت) اہلِ بدعت سے مخاطب ہوتا، تو اسلام کی تلوار، شریعت کی زبان، سنت کی شان اور رسولِ کریم ﷺ کی لائے ہوئے مذہب کی پیروی کے ساتھ (مخاطب) ہوتا ہے، ہم ذلت ورسوائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب میں آتے ہیں۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء :82/11)

جولوگ محدثین کرام کے خلاف زبانِ طعن دراز کرتے ہوئے انہیں متعصب گردانتے ہیں، ان کے بارے میں امام احمد بن سنان واسطی رحمہ اللہ (۲۵۶ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِي الدُّنْيَا مُبْتَدِعٌ إِلَّا وَهُوَ يُبْغِضُ أَهْلَ الْحَدِيثِ، وَإِذَا ابْتَدَعَ الرَّجُلُ نُزِعَ حَلَاوَةُ الْحَدِيثِ مِنْ قَلْبِهِ .

''دنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں، جو اہل حدیث (محدثین) سے بغض وعناد نہ رکھتا ہو، جب کوئی شخص بدعتی ہو جاتا ہے، تو حدیث کی حلاوت ومٹھاس اس کے دل سے سلب کر لی جاتی ہے۔''

(مَعرِفة عُلوم الحديث للحاكم : 4، شَرَف أصحاب الحديث للخطيب : 73، وسندهٗ صحيح)

صحیح بخاری متواتر کتاب:

امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''صحیح بخاری'' ایک معجزاتی کتاب ہے، علم حدیث میں جو مقام ومرتبہ صحیح البخاری کو حاصل ہوا، کسی دوسری کتاب کے حصے میں نہیں آیا، اسے امت کی جانب سے تلقی بالقبول ملا، امت نے اس کی احادیث کی صحت پر اجماع کیا، یہ ایسی مہتم بالشان کتاب ہے کہ جب سے تصنیف کی گئی تب سے اب تک امت اسے ہاتھوں میں لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلے جاتی ہے۔ یاد رہے کہ صحیح البخاری کے تئیں امت نے تین قسم کے اجماع کئے ہیں۔

① ۔اس کے نام ''صحیح البخاری'' پر اجماع کیا گیا۔

② ۔اس کی مرفوع روایات کی صحت پر اجماع کیا گیا۔

③ ۔اس کی امام بخاری کی طرف نسبت پر اجماع کیا گیا۔

کسی مسلمان نے آج تک اس کتاب کی نسبت پر شک نہیں کیا، یہ کتاب امام علی بن مدینی، امام یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل، امام ابوزرعہ رازی، امام ابوحاتم رازی رحمہم اللہ اور دیگر ائمہ حدیث کے دور میں لکھی گئی، پھر متواتر سندوں سے ہم تک پہنچی۔

❀ علامہ کرمانی رحمہ اللہ (۷۸۶ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ صَحِيْحَ الْبُخَارِيِّ لَا حَاجَةَ لَهٗ، فِي بَيَانِ حَالِهٖ، إِلٰى تَعْدِيْلِ رِجَالِهٖ لِأَنَّهٗ يَنْقَسِمُ إِلٰى قِسْمَيْنِ؛ رِجَالٌ بَيْنَهٗ، وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتَّفَقَ الْأُمَّةُ الْمُكَرَّمَةُ الْمُعَظَّمَةُ الْاَقْدَارِ عَلٰى أَنَّهُمْ عُدُوْلٌ ثِقَاتٌ أَخْيَارٌ أَبْرَارٌ .....

وَرِجَالٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبُخَارِيِّ، وَلَا حَاجَةَ لَنَا إِلٰى مَعْرِفَتِهِمْ بِذَوَاتِهِمْ، فَضْلًا عَنْ جَرْحِهِمْ وَعَدَالَتِهِمْ لِأَنَّ صَحِيْحَهٗ، بِالنِّسْبَةِ إِلَيْنَا مُتَوَاتِرٌ وَلَا إِلَى الْإِسْنَادِ إِلَيْهِمْ، لٰكِنْ لَمَّا كَانَ الْإِسْنَادُ خَصِيْصَةَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْمُبَارَكَةِ وَمِنْ جُمْلَةِ شَرَفِهَا فَلَا بُدَّ مِنِ اعْتِبَارِهٖ اقْتِدَاءً بِالسَّلَفِ وَحِفْظًا لِلشَّرَفِ .

''صحیح بخاری کے احوال کا بیان کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے، اس کے رجال کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعدیل کی کوئی ضرورت نہیں، صحیح البخاری پر دو طرح سے بحث ہو سکتی ہے۔

① ۔ ان راویوں کی تعدیل جو امام بخاری رحمہ اللہ سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک بیان ہوئے ہیں، تو ان کی تعدیل پر امت کا اجماع ہے کہ وہ عظیم المرتبت لوگ تھے۔ وہ عدول تھے، ثقات، اخیار اور ابرار تھے۔

② ۔ دوسری صورت ان رجال کی ہے، جو ہمارے اور امام بخاری رحمہ اللہ کے درمیان ہیں، تو ان کا جاننا ہی ضروری نہیں، چہ جائیکہ ان کی تعدیل و تجریح ضروری ہو، کیونکہ صحیح بخاری کی نسبت متواتر ہے۔ یہاں سند کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ لیکن چونکہ سند اس امت کی خصوصیت اور شرف ہے، لہٰذا ہم سلف کی اقتداء کرتے ہوئے اور شرف حاصل کرنے کے لئے سند کو ذکر کئے دیتے ہیں۔"

(الكَواكب الدَّراري في شرح صحيح البخاري :7/1)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

مُتَوَاتِرٌ عَنْهُ .

"صحیح بخاری، امام بخاری رحمہ اللہ سے متواتر ثابت ہے۔"

(التّوضيح لشرح الجامع الصّحيح : 23/2، المُعِين في تَفَهُّم الأربعين، ص 76)

صحیح بخاری کے امام رحمہ اللہ کے دور میں ہی متداول ہو چکی تھی، اس پر کئی تصریحات موجود ہیں۔

❁ امام نسائی رحمہ اللہ (۳۰۳ھ) فرماتے ہیں:

مَا فِي هٰذِهِ الْكُتُبِ أَجْوَدُ مِنْ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيِّ .

"ان کتابوں میں امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی کتاب سے زیادہ باکمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب کوئی نہیں۔''

(تاریخ بغداد للخطیب : 322/2، وسندہٗ صحیحٌ)

ثابت ہوا کہ امام نسائی رحمہ اللہ کے زمانے میں صحیح بخاری متداول تھی، پھر اس پر امام دارقطنی رحمہ اللہ (۳۸۵ھ) اور حافظ ابوعلی غسانی رحمہ اللہ (۴۹۸ھ) وغیرہما کے استدراکات بھی ہیں، اسی طرح امام ابوبکر اسماعیلی رحمہ اللہ (۳۷۱ھ) نے «اَلْمُسْتَخْرَجُ عَلٰی صَحِیحِ الْبُخَارِیِّ» اور حافظ ابراہیم بن محمد ابومسعود دمشقی رحمہ اللہ (۴۰۰ھ) نے «أَطْرَافُ الصَّحِیحَیْنِ» لکھی، اسی طرح امام ابن غطریف رحمہ اللہ (۳۷۷ھ) نے بھی صحیح بخاری پر مستخرج لکھی ہے۔ (تاریخ جرجان، ص430)

ان سب بھی معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری، امام بخاری رحمہ اللہ ہی کے دور میں متداول ہوگئی تھی اور تاریخ کے کسی بھی وقفے میں منظر سے غائب نہیں ہوئی، نہ ہی امام بخاری رحمہ اللہ سے اس کی نسبت کا کسی نے انکار کیا ہے۔ یوں صحیح بخاری نے أَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ کا لقب پایا۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے سند پر نقد کیا ہے، نہ کہ متن پر۔ صحیح بخاری کا متن ثبوت قطعی کا حامل ہے، باقی امام دارقطنی رحمہ اللہ کے بھی ہر ہر اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔ صحیح بخاری میں معلقات، موقوفات اور مقطوعات موجود ہیں، یہ اس لیے تاکہ یہ کتاب جامع ہو، نیز اس میں روایات کے متابعات بھی ذکر ہیں۔ صحیح بخاری کے بعض رواۃ پر جروح ہیں، اس سے صحیح بخاری کی احادیث کی صحت پر کچھ حرج نہیں آئے گا، کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ علل حدیث کے ماہر اور ناقد حدیث تھے، آپ نے نہ ہر ثقہ راوی کی روایت لی ہے اور نہ ہر کمزور راوی کی روایت ترک کی ہے، بلکہ تنقیح کر کے صحیح احادیث کا مجموعہ مرتب کیا ہے۔ بسا اوقات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث کو دسیوں بار لاتے ہیں، ہر بار سند یا متن کا فائدہ دیتے ہیں، پوری کتاب میں قریبا دو درجن احادیث ایسی ہی، جن کی سند اور متن ایک ہے۔

پھر صحیح بخاری کی صحت اور نسبت کی صحت کا اہم ترین قرینہ یہ بھی ہے کہ صحیح بخاری کی اکثر و بیشتر روایات پہلے والی کتب مثل مسند حمیدی، موطا امام مالک اور مسند احمد وغیرہ میں موجود ہیں، جنہیں امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی سندوں سے بیان کیا ہے۔

چوتھی صدی میں حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) نے «أَعْلَامُ الْحَدِيثِ» کے نام سے صحیح بخاری کی شرح لکھی۔ پانچویں صدی میں علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) نے شرح لکھی، اسی طرح امام بخاری سے بعد والے محدثین بھی اپنی سندوں سے صحیح بخاری کی احادیث اپنی کتابوں میں بیان کرتے رہے ہیں۔

جب کوئی کتاب لکھ دی جاتی ہے اور متواتر حد تک متداول ہو جاتی ہے، تو پھر اس کی سند کی سرے سے حاجت ہی نہیں رہ جاتی، پھر بھی کچھ سند کا اہتمام ہو جانا برا نہیں ہے، اس کی بیسیوں سندیں بھی موجود ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ سے یہ کتاب بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے، آپ کے شاگردوں میں اس کتاب کو حماد بن شاکر، منصور بن محمد بن علی بزدوی وغیرہما نے روایت کیا ہے، ان میں اصح واتم نسخہ محدث محمد بن یوسف فِرَبْرِي رحمہ اللہ (۳۲۰ھ) کا ہے، جس کو سماع در سماع محدثین لیتے آئے ہیں، اس پر بہت سارے ائمہ نے سماعات کی ہیں۔

یاد رہے کہ صحیح بخاری کا انحصار امام فربری رحمہ اللہ پر ہرگز نہیں ہے، اس کے اور نسخے بھی موجود ہیں، لیکن فربری رحمہ اللہ سے محدثین کی ایک جماعت نے صحیح بخاری روایت کی ہے۔

❀ محمد بن یوسف فربری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَمِعَ كِتَابَ الصَّحِيْحِ لِمُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ تِسْعُوْنَ أَلْفَ رَجُل فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ يَرْوِي عَنْهُ غَيْرِي .

''امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی صحیح کا سماع نوے ہزار اہل علم نے کیا اور اس وقت سوائے میرے ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 9/2، وسندهٗ صحيحٌ)

یاد رہے کہ محدث فربری رحمہ اللہ نے یہ بات اپنے علم کی حد تک کی ہے کہ ان کے سوا کوئی دنیا میں موجود نہیں، حالانکہ محدث ابوطلحہ منصور بن محمد بن علی بزدوی رحمہ اللہ (۳۲۹ھ) بھی صحیح بخاری کو روایت کرتے ہیں اور صحیح بخاری روایت کرنے والوں میں سب سے آخر میں فوت ہوئے ہیں۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

لَعَلَّه، لَمْ يَشْعُرْ بِبَقَاءِ الْبَزْدَوِيِّ الْمَذْكُوْرِ .

''شاید محدث فربری رحمہ اللہ کو بزدوی رحمہ اللہ کے زندہ ہونے کا علم نہ ہو۔''

(تغليق التّعليق : 436/5)

صحیح بخاری کی احادیث کی صحت قطعی ہے، جو کہ ثبوت قطعی کو مستلزم ہے۔

محمد بن یوسف فربری رحمہ اللہ (۳۲۰ھ) کی توثیق:

صحیح بخاری کے راوی محمد بن یوسف فربری رحمہ اللہ اپنے دور کے مشہور ثقہ محدث تھے، امت مسلمہ ہمیشہ سے انہیں ثقہ سمجھتی آئی ہے، کسی نے آپ رحمہ اللہ کی توثیق پر سوال نہیں اٹھایا، امام عبداللہ بن احمد بن حمویہ ابومحمد سرخسی رحمہ اللہ (۳۸۱ھ) آپ رحمہ اللہ کو ''الشیخ الصالح'' کہا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(التّجريد الصّريح لأحاديث الجامع الصّحيح للزّبيدي، ص 14)

❁ حافظ ابوبکر محمد بن منصور سمعانی رحمہ اللہ (۵۱۰ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ ثِقَة وَرِعًا .

''فربری رحمہ اللہ ثقہ اور ورع والے انسان تھے۔''

(التّقييد لمَعرِفة رُوَاة السُّنن والمَسانيد لابن نقطة، ص 126)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ ثِقَةً وَرِعًا .

''فربری رحمہ اللہ ثقہ اور ورع والے انسان تھے۔''

(العِبَر في خَبَر مَن غَبَر : 9/2)

کئی محدثین نے اپنی سندوں سے صحیح بخاری کی احادیث کو بروایت فربری امام بخاری سے بیان کیا ہے۔

ثابت ہوا کہ صحیح بخاری امام بخاری رحمہ اللہ ہی کی تصنیف لطیف ہے اور اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں اٹھایا جا سکتا۔

❁ علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الصَّحِيْحَانِ فَقَدِ اتَّفَقَ الْمُحَدِّثُوْنَ عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ مَا فِيْهِمَا مِنَ الْمُتَّصِلِ الْمَرْفُوْعِ صَحِيْحٌ بِّالْقَطْعِ، وَأَنَّهُمَا مُتَوَاتِرَانِ إِلَى مُصَنِّفَيْهِمَا، وَأَنَّه، كُلُّ مَنَّ يُهَوِّنُ أَمْرَهُمَا فَهُوَ مُبْتَدِعٌ مُّتَّبِعٌ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ .

''صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے متعلق محدثین کا اجماع ہے کہ ان میں موجود تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متصل مرفوع احادیث قطعی صحیح ہیں اور اس پر بھی اجماع ہے کہ یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین تک متواتر روایت ہوئی ہیں اور ہر وہ شخص جو ان کے معاملے کو کمزور کرنا چاہتا ہے، بدعتی ہے اور مؤمنین کے راستے سے ہٹا ہوا ہے۔''

(حُجة اللّٰه البالِغة :232/1)

تنبیہ:

بسا اوقات راوئ کتاب زیادات ذکر کر دیتا ہے، وہ زیادات متن کتاب میں درج نہیں ہوتیں، جیسا کہ صحیح بخاری حدیث 100 میں محدث فربری رحمہ اللہ نے اپنی سند ذکر کر دی ہے، صحیح بخاری میں فربری رحمہ اللہ کی صرف یہ ایک زیادت ہے، اس سے اصل متن میں کچھ خرابی پیدا نہیں ہوتی۔

خصائصِ صحیح بخاری:

صحیح بخاری صرف مجموعہ احادیث نہیں، بلکہ فقہ القرآن والسنہ کی کتاب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں کم ہی کوئی باب ہوں گے، جو آیت قرآنی سے خالی ہوں۔ صحیح بخاری ایک کتاب نہیں، بلکہ ایک جامع ہے۔ اس کا نام ہے:

الْجَامِعُ الصَّحِيحُ الْمُسْنَدُ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَنِهِ وَأَيَّامِهِ .

(هُدَى السَّاري لابن حجر، ص 6)

جامع وہ کتاب ہوتی ہے، جو تمام انواع حدیث پر مشتمل ہو، جن کی انسانی زندگی میں احتیاج ہو۔ وہ آٹھ انواع ہیں، جن کا مجموعہ ''عارف شامت'' ہے۔ وہ یہ ہیں: ① عقائد ② احکام ③ رقائق ④ فتن ⑤ شمائل ⑥ آداب ⑦ مناقب ⑧ تفسیر، اس کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ، مغازی اور سیر ملحق ہیں۔

یہ مصادر کتب اور ابواب فقیہہ کی ترتیب سے ہوں گے۔ صحیح بخاری کی ہر کتاب مستقل کتاب کی حیثیت رکھتا ہے، جیسے کتاب الایمان وغیرہ۔

❁ امام نسائی رحمہ اللہ (۳۰۳ھ) فرماتے ہیں:

مَا فِي هٰذِهِ الْكُتُبِ أَجْوَدُ مِنْ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيِّ .

''ان کتابوں میں امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی کتاب سے زیادہ باکمال کتاب کوئی نہیں۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 322/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ (۶۴۳ھ) فرماتے ہیں:

كِتَابَاهُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ .

''کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں۔''

(مقدمة ابن الصّلاح، ص 84، ت الفحل)

❁ علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

اِنْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلٰى تَلْقِيبِهِمَا بِاسْمِ الصَّحِيحَيْنِ أَوْ كَادَ .

''صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو ''صحیحین'' کے لقب سے متصف کرنے پر اجماع منعقد ہو چکا ہے، یا کم سے کم معاملہ اجماع کے قریب قریب ہے۔''

(المُفهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم :99/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

لُقِّبَ كِتَابَاهُمَا بِالصَّحِيحَيْنِ بِالْاِتِّفَاقِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو صحیحین کے لقب سے ملقب کرنے پر اتفاق ہے۔''

(المُفهم: 100/1)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلٰى أَنَّ أَصَحَّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ الصَّحِيحَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَلَقَّتْهُمَا الْأُمَّةُ بِالْقُبُولِ.

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ قرآن عزیز کے بعد صحیح ترین کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں، امت نے انہیں ہاتھوں ہاتھ قبول کیا ہے۔''

(شرح النّووي: 14/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَيْنِ الْكِتَابَيْنِ، وَوُجُوبِ الْعَمَلِ بِأَحَادِيثِهِمَا.

''امت کا اجماع ہے کہ یہ دونوں کتابیں ''صحیح'' ہیں اور ان کی احادیث پر عمل کرنا واجب ہے۔''

(تهذيب الأسماء واللّغات: 74/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ مَا اتَّفَقَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلٰى صِحَّتِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَصِدْقٌ.

''اس پر اُمت کا اجماع ہے کہ جس حدیث کے صحیح ہونے پر امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ اتفاق کرلیں، وہ حق اور سچ ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(شرح النّووي: 20/1)

❁ مزید فرماتے ہیں:

إِنَّهُمَا صَحِيحَانِ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

''بخاری و مسلم کے صحیح ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(خلاصة الأحكام: 50/1)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ كِتَابٌ أَصَحُّ مِنَ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ بَعْدَ الْقُرْآنِ .

''آسمان کی چھت کے نیچے قرآن کے بعد صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے زیادہ صحیح کتاب کوئی نہیں ہے۔''

(الفتاوى الكبرىٰ: 86/5)

❁ حافظ علائی رحمہ اللہ (۷۶۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأَئِمَّةَ اتَّفَقَتْ عَلٰى أَنَّ كُلَّ مَا أَسْنَدَهُ الْبُخَارِيُّ أَوْ مُسْلِمٌ، فِي كِتَابَيْهِمَا الصَّحِيحَيْنِ فَهُوَ صَحِيحٌ، لَا يُنْظَرُ فِيهِ .

''ائمہ حدیث کا اتفاق ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اپنی صحیحین میں جو (مرفوع) روایت باسند ذکر کی ہے، وہ صحیح ہے، اس میں تردد اور شک نہیں کیا جائے گا۔''

(النّقد الصّحيح، ص 22)

❁ علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (۷۷۱ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمَّا كِتَابُهُ الْجَامِعُ الصَّحِيحُ فَأَجَلُّ كُتُبِ الْإِسْلَامِ وَأَفْضَلُهَا بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا عِبْرَةَ بِمَنْ يُرَجِّحُ عَلَيْهِ صَحِيحَ مُسْلِمٍ فَإِنَّ مَقَالَتَهُ هٰذِهِ شَاذَّةٌ لَا يُعَوَّلُ عَلَيْهَا .

''امام بخاری رحمہ اللہ کی ''جامع صحیح'' دواوین اسلام میں سب سے جلیل القدر اور کتاب اللہ کے بعد افضل ترین کتاب ہے۔ جنہوں نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی ہے، ان کا قول معتبر نہیں، اس کی بات شاذ اور نا قابل اعتماد ہے۔''

(طَبَقات الشّافعية الكبرىٰ : 215/2)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ عَلٰى قَبُولِهٖ وَصِحَّةِ مَا فِيهِ أَهْلُ الْإِسْلَامِ .

''اہل اسلام کا اجماع ہے کہ صحیح بخاری کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور اس میں موجود تمام (مرفوع مسند احادیث) صحیح ہیں۔''

(البِداية والنِّهاية : 527/14)

❁ علامہ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ (۸۱۷ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ صَحِيحَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ قَدْ تَلَقَّتْهُمَا الْأُمَّةُ بِالْقُبُولِ، وَالْأُمَّةُ مَعْصُومَةٌ مِنَ الْإِجْمَاعِ عَلٰى ضَلَالٍ وَّبَاطِلٍ .

''صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو اُمت کی تلقی بالقبول حاصل ہے، اُمت اس بات سے معصوم ہے کہ وہ گمراہی اور باطل پر اجماع کر لے۔''

(الرّدّ على الرّافضة، ص 57)

❁ امام ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی رحمہ اللہ (۳۷۱ھ) اپنی کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''المدخل'' میں فرماتے ہیں:

أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي نَظَرْتُ فِي كِتَابِ الْجَامِعِ الَّذِي أَلَّفَهُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ فَرَأَيْتُهُ جَامِعًا كَمَا سُمِّيَ لِكَثِيرٍ مِّنَ السُّنَنِ الصَّحِيحَةِ وَدَالًّا عَلٰى جُمَلٍ مِّنَ الْمَعَانِي الْحَسَنَةِ الْمُسْتَنْبَطَةِ الَّتِي لَا يُكْمِلُ لِمِثْلِهَا إِلَّا مَنْ جَمَعَ إِلٰى مَعْرِفَةِ الْحَدِيثِ وَنَقَلَتِهِ وَالْعِلْمِ بِالرِّوَايَاتِ وَعِلَلِهَا عِلْمًا بِالْفِقْهِ وَاللُّغَةِ وَتَمَكُّنًا مِّنْهَا كُلِّهَا وَتَبَحُّرًا فِيهَا .

''امابعد! میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کی تالیف لطیف ''الجامع'' کا بغور جائزہ لیا، میں نے اسے ''جامع'' پایا، جیسا کہ بعض دیگر صحیح کتب احادیث کو بھی ''جامع'' کہا گیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ کتاب دلالت کرتی ہے کہ اس میں بے شمار عمدہ فقہی نکات وفوائد ہیں، ایسی جامع کتاب وہی شخص تالیف کر سکتا ہے، جو حدیث اور راویان حدیث کی مکمل معرفت رکھتا ہو اور اسے روایات اور ان کی (ظاہری ومخفی) علتوں سے خوب آشنائی ہو، نیز فقہ اور لغت پر بھی دسترس ہو، بلکہ مذکورہ تمام علوم وفنون میں مہارت تامہ اور سمندر جیسی گہرائی کا حامل ہو۔''

(هُدى السّاري لابن حَجَر، ص 11)

❁ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ بَحْرٌ يَتَلَاطَمُ أَمْوَاجًا رَأَيْتُ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِيهِ أَفْوَاجًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ خَاضَ فِيهِ ظَفَرَ بِكَنْزٍ لَا يَنْفَدُ أَبَدًا وَفَازَ بِجَوَاهِرِهِ الَّتِي لَا تُحْصٰى عَدَدًا .

''صحیح بخاری ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ میں نے لوگوں کو فوج در فوج اس میں غوطہ زن ہوتے دیکھا ہے۔ جو اس میں غوطہ زن ہوگا وہ کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ حاصل کر لے گا اور ڈھیروں قیمتی (علمی) جواہرات پا لے گا۔''

(عمدة القاري: 13/1)

❁ علامہ ابونصر، وائلی سجزی رحمہ اللہ (۴۴۴ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْفُقَهَاءُ وَغَيْرُهُمْ عَلٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنَّ جَمِيعَ مَا فِي كِتَابِ الْبُخَارِيِّ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَحَّ عَنْهُ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ لَا شَكَّ فِيهِ، أَنَّهُ لَا يَحْنَثُ وَالْمَرْأَةُ بِحَالِهَا فِي حِبَالَتِهِ .

''اہل علم فقہا وغیرہم کا اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص طلاق کی قسم اٹھائے کہ صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ سے مروی (مرفوع متصل) جتنی روایات ہیں، سب صحیح ثابت ہیں اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین ہیں، تو اس شخص کی قسم نہیں ٹوٹے گی اور اس کی بیوی اس کے عقد میں ہی رہے گی۔''

(مُقدمة ابن الصّلاح، ص 26)

❁ امام ہبۃ اللہ، لالکائی رحمہ اللہ (۴۱۸) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهٗ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ فَقَالَ لِي : صَحِيحٌ كُلُّهٗ أَوْ جَيِّدٌ كُلُّهٗ أَوْ نَحْوُ هٰذَا مِنَ الْكَلَامِ لَوْ أَنَّهٗ أَدْخَلَ فِيهِ الشَّافِعِيَّ .

''میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ صحیح بخاری کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ساری کی ساری بخاری صحیح ہے یا جید، یا اس طرح کی بات فرمائی، ہاں اگر شافعی کی حدیث داخل کر لیتے (تو بہت اچھا تھا)۔''

(الاحتجاج بالشّافعي للخطيب، ص 79)

❁ امام الحرمین جوینی رحمہ اللہ (۴۷۸ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ حَلَفَ إِنْسَانٌ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهٖ أَنَّ مَا فِي كِتَابَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ مِمَّا حَكَمَا بِصِحَّتِهٖ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا أَلْزَمْتُهُ الطَّلَاقُ وَلَا حَنَثْتُهُ لِإِجْمَاعِ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى صِحَّتِهِمَا .

''اگر کوئی انسان طلاق کی قسم اٹھائے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود تمام روایات، جن پر امام بخاری و امام مسلم نے صحیح کا حکم لگا ہے، وہ سب نبی کریم ﷺ کے فرامین ہیں، تو اس کی بیوی کو طلاق نہیں پڑے گی، نہ اس کی قسم ٹوٹے گی، کیونکہ بخاری و مسلم کی صحت پر علمائے مسلمین کا اجماع ہے۔''

(مقدمة شرح النّووي، ص 19)

❁ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَوَّلُهُمْ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ وَكَانَ غَرَضُهٗ تَجْرِيدَ الْأَحَادِيثِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصِّحَاحِ الْمُسْتَفِيضَةِ الْمُتَّصِلَةِ مِنْ غَيْرِهَا، وَاسْتِنْبَاطِ الْفِقْهِ وَالسِّيرَةِ وَالتَّفْسِيرِ مِنْهَا، فَصَنَّفَ جَامِعَهُ الصَّحِيحَ، وَوَفَّى بِمَا شَرَطَ، وَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الصَّالِحِينَ رَأَى رَسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ وَهُوَ يَقُولُ : مَالَكَ اشْتَغَلْتَ بِفِقْهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ وَتَرَكْتَ كِتَابِي، قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا كِتَابُكَ؟ قَالَ : صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، وَلَعَمْرِي أَنَّهُ نَالَ مِنَ الشُّهْرَةِ وَالْقَبُولِ دَرَجَةً لَا يُرَامُ فَوْقَهَا .

''ان میں پہلے نمبر پر امام ابوعبداللہ بخاری رحمہ اللہ ہیں۔ آپ رحمہ اللہ کا مقصد اور غرض وغایت صحیح، مشہور اور متصل احادیث کو الگ کرنا اور ان احادیث سے فقہ، سیرت اور تفسیری مسائل کا استنباط کرنا تھا، لہٰذا آپ رحمہ اللہ نے اپنی جامع صحیح کی تصنیف کی اور جو شرط لگائی تھی، اسے پوری طرح نبھایا۔ ہمیں ایک نیک آدمی کے متعلق خبر ملی ہے کہ انہیں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: آپ محمد بن ادریس شافعی کی فقہ میں مشغول ہیں، مگر میری کتاب کو چھوڑے ہوئے ہیں! اس شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کی کتاب کون سی؟ فرمایا: ''صحیح بخاری۔'' (شاہ صاحب فرماتے ہیں:) اللہ کی قسم! صحیح بخاری نے شہرت اور قبولیت کا وہ مقام حاصل کر لیا ہے کہ اب (کسی اور کتاب کے لیے) اس سے اوپر کی اُمید نہیں رکھی جا سکتی۔''

(حُجّة اللّٰه البالغة :258/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کا درجہ أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ ہے۔اس کی سو(۱۰۰) سے زائد شروح لکھی گئی ہیں،سب سے مفید حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی فتح الباری ہے۔

صحیح بخاری کی مرفوع،متصل احادیث بالاجماع صحیح ہیں۔صحیح بخاری کی ثلاثیات کی تعداد(۲۳) ہے۔آپ رحمہ اللہ کتاب العلم میں ایک ماہر تعلیم معلوم ہوتے ہیں،کتاب الجہاد میں یوں لگتا ہے کہ خود میدان جہاد میں اترے ہوئے ہوں،کتاب البیوع میں کامیاب تاجر لگتے ہیں،تفسیر میں ماہر مفسر معلوم ہوتے ہیں۔صحیح بخاری کی بڑی خصوصیت،جو بآسانی نظر آتی ہے کہ اس فن میں اس جیسی کتاب کوئی نہیں۔آپ نے اپنے مخالفین کو پچیس (۲۵) مقامات پر ''بعض الناس'' کے نام سے مخاطب کیا ہے۔

❀ دارلعلوم دیوبند کے بانی علامہ قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں:

''وہ ایسے بڑے محدث امام المحدثین کی تصنیف ہے کہ جہان میں نہ کوئی ثانی ان کا ہوا نہ ہوگا۔''

(ہدیۃ الشیعۃ،ص259)

❀ علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ چوں کہ علم کے بہت اونچے مقام پر فائز ہیں،اس لیے ہم جیسے قلیل البضاعت لوگوں کی رعایت کر کے ہندی کی چندی نہیں کر سکتے،نہ انہیں اس کی ضرورت،وہ تو اپنے علم کے مقام رفیع کے مطابق ہی کلام کریں گے،خواہ اس کی وجہ سے محققین حیرت میں پڑیں،یا کوتاہ نظروں کو اعتراض کا موقع ہاتھ آئے۔.....تراجم بخاری کا حق جیسا چاہیے،آج تک کسی سے ادا نہیں ہوسکا اور وہ بدستور اب تک چیستانوں کی طرح ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(انوار الباری از احمد بجنوری: 34/4)

❁ نیز کہتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ نے جتنی احادیث صحیح بخاری میں روایت کی ہیں، وہ صحت و قوت کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں اور اس لیے ان کے قابل حجت ہونے میں تحقیقی نکتہ نظر سے دو رائیں نہیں ہو سکتیں اور یہ ان کی نہایت ہی عظیم و جلیل منقبت ہے۔''

(انوار الباری از احمد بجنوری: 336/6)

❁ مزید کہتے ہیں:

''ہاں! یہ ضرور ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ جو روایات کسی سے لیتے ہیں، خواہ وہ راوی ضعیف ہی ہو، مگر وہ روایات اس لیے قوی ہوتی ہیں کہ باہر سے ان کے لیے شواہد، متابعات اور مؤید روایات قویہ مل جاتی ہیں۔ جاہلین امام بخاری کی کسی ضعیف راوی سے روایت کے سبب یہ نہ سمجھ لیں کہ بخاری شریف کی وہ حدیث بھی گر گئی، کیوں کہ بخاری کی ایسی احادیث بھی دوسرے شواہد و متابعات کے سبب قوی مان لی گئی ہیں، لہٰذا اس صورت سے بخاری شریف کی احادیث تمام تر قوی و قابل احتجاج ہیں۔''

(انوار الباری از احمد بجنوری: 82/6-83)

❁ نیز کہتے ہیں:

''آپ کے مختار مسائل فقہیہ کو آج تک کسی نے جمع نہیں کیا، جس طرح دوسرے ائمہ مجتہدین وغیرہم کے کیے گئے ہیں، اس لیے ان کے تراجم ابواب پر کھینچ تان رہتی ہے، ہر شخص اپنی تحقیق یا مذہب و مسلک کے مطابق بتلانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن وکل یدعي حبا بلیلیٰ، ولیلیٰ لا تقر لهم بذات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مصداق ان دعووں کا حاصل کچھ نہیں۔امام بخاری چوں کہ خود ایک درجہ اجتہاد رکھتے ہیں اور کسی کی تقلید نہیں کرتے، اس لیے اپنی فہم وعلم کے مطابق فیصلے کئے ہیں اور میں نے تو یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ ان کے تراجم کو پہلے خالی الذہن ہو کر سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں، اس کے بعد دیکھتا ہوں کہ انہوں نے کسی مذہب کی موافقت کی ہے یا نہیں؟ چنانچہ میں جو کچھ سمجھتا ہوں، وہی بات ان کی طرف منسوب کرتا ہوں، خواہ وہ رائے دوسرے شارحین بخاری کے خلاف ہو، جیسے یہاں کیا ہے۔تاہم یہ سب ظن وتخمین ہے، والعلم عند اللہ تعالیٰ۔''

(انوار الباری از احمد بجنوری:336/8)

❁ نیز کہتے ہیں:

هٰذِهِ مِنَّةٌ عَظِيمَةٌ مِنَ الْمُصَنِّفِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رِقَابِ النَّاسِ وَعَلَيْنَا، أَنَّهُ يَسْتَعْمِلُ الْقُرآنَ فِي كلِّ مَوْضِعٍ مُمْكِنٍ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ رَاضِيًا عَنْ إِمَامِنَا الْأَعْظَمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

''امام بخاری رحمہ اللہ کا ہمارے سمیت سب پر احسان عظیم ہے کہ آپ ہر باب میں ممکنہ حد تک قرآن سے استدلال کرتے ہیں، اگرچہ آپ ہمارے امام اعظم رحمہ اللہ سے راضی نہ تھے۔''

(فيض الباري: 7/2)

❁ علامہ حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

''بخاری اور مسلم کی شرط یہ ہے کہ وہ ایسے راویوں کی روایت نقل کریں گے، جن کے ثقہ ہونے پر اتفاق ہو، یہ مختلف فیہ راوی کی روایت کو نہیں لائیں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تقریر ترمذی، ص46)

❁ علامہ عبدالحق ماتریدی دیوبندی صاحب (۱۳۳۶ھ) لکھتے ہیں:

''اس حدیث کو قوی جب کہیں گے، کہ اس کے راوی قوی ہوں گے۔ علی ہذا القیاس جس حدیث کے جس قدر معتبر اور قوی راوی ہوں گے، اس قدر وہ حدیث قوی ہوگی، اسی لیے حدیث کی کتابوں میں 'صحیح بخاری' سب سے قوی اور معتبر ہے، اس کے بعد صحیح مسلم۔''

(عقائد الاسلام، ص100)

❁ علامہ محمد حسین نیلوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''اور اس روایت میں یہ سب امام بخاری رحمہ اللہ کے مرکزی راوی ہیں، اب خواہ مخواہ ان میں کیڑے نکالنا اہل حق کی شان سے بعید تر ہے۔''

(کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا؟، ص3)

❁ علامہ سرفراز خان صفدر دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''واضح بات ہے کہ صحیح بخاری میں کوئی ایسا راوی نہیں، جو ضعیف ہو اور اس کی حدیث صحیح یا حجت نہ ہو۔''

(تسکین الصدور، ص339-340)

❁ مزید لکھتے ہیں:

''جب اس روایت کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں، تو ان کے ثقہ ہونے میں کیا شبہ ہے؟''

(تسکین الصدور، ص244)

❁ نیز لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم ایک اصولی بات عرض کر دیں، وہ یہ کہ اس کے جواب کے نمبر اول اور نمبر دوم میں ہم نے جو حدیثیں پیش کی ہیں، وہ طبقہ اولیٰ یعنی بخاری، مسلم رحمہما اللہ اور مؤطا امام مالک کی ہیں، جن کی سند پر کسی کو کلام اور جرح کرنے کا حضرات محدثین کے نزدیک حق نہیں پہنچتا۔''

(تبرید النواظر، ص157)

❁ علامہ سلیم اللہ خان دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''جب صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر اعتماد نہ رہے اور ان کے راوی بھی معتبر اور قابل قبول نہ ہوں، تو حدیث پر بھی اعتماد نہیں ہوگا اور وہ بھی قابل قبول اور معتبر نہ رہے گی، لہٰذا نتیجہ حجیت حدیث کے انکار کی صورت میں ظاہر ہوگا اور حدیث کی کتابوں کے مصنفین میں اعلیٰ مقام بخاری و مسلم کا ہے۔ جب یہ معتبر نہ رہے، تو دوسرے بھی معتبر نہ رہیں گے اور چونکہ احادیث کے راوی جو بخاری و مسلم میں ہیں، اکثر وہی دوسری کتابوں کے راوی ہیں، تو ان کو بھی معتبر نہیں قرار دیا جائے گا، تو اس کا نتیجہ انکار حدیث کی صورت میں ظاہر ہوگا اور بات یہیں ختم نہیں ہوگی، بل کہ قرآن کے مضامین کے فہم اور تعین کا بڑا ذریعہ، چوں کہ حضور ﷺ کی احادیث اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کے آثار ہیں۔ جب یہ پورا سلسلہ معتبر اور قابل قبول نہ رہا، تو قرآن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مراد معلوم کرنے کا سلسلہ بھی باقی نہیں رہے گا اور اس طرح امت قرآن مقدس کے فیض سے محروم ہو جائے گی۔ فیالأسف!''

(تقریظ رواۃ بخاری اور امام بخاری کا عادلانہ دفاع از مفتی محمد ظفر اقبال، ص25-26)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام بریلویت احمد رضا خان بریلوی صاحب (۱۳۴۰ھ) لکھتے ہیں:

''اجل واعلیٰ حدیث صحیح بخاری شریف ہے۔''

(احکام شریعت، حصہ اول، ص62-63)

❁ نیز لکھتے ہیں:

''یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری وصحیح مسلم کے رجال سے ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ: 244/2، طبع قدیم، 174/5، طبع جدید)

❁ مفتی عبدالسمیع رام پوری بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

''اور یہ محدثین میں قاعدہ ٹھہر چکا ہے کہ صحیحین کی حدیث نسائی وغیرہ کل محدثوں کی احادیث پر مقدم ہے، کیوں کہ اوروں کی حدیث اگر صحیح بھی ہوگی، تو صحیحین اس سے صحیح اور قوی تر ہوگی۔''

(انوارِ ساطعہ، ص41)

❁ علامہ احمد سعید کاظمی بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

''اگر کسی راوی کے حق میں ضعیف قول یا کوئی جرح مذکور ہے، تو وہ جرح مبہم ہے، جس کا محدثین کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں، بالخصوص جس کی تعدیل و توثیق ائمہ حدیث سے منقول ہو، اس کے حق میں جرح مبہم قطعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ ایسی جرح وتضعیف تو صحیحین کے راویوں کے حق میں بھی کی گئی ہے، کیا بخاری ومسلم کی حدیثیں بھی ضعیف ہیں؟''

(مقالات کاظمی، حصہ سوم، ص343)

❁ علامہ طحطاوی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۳۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ قُلْتَ : مَا وُقُوفُكَ عَلٰى أَنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ، وَكُلُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْفِرَقِ يَدَّعِي أَنَّهٗ عَلَيْهِ، قُلْتُ : لَيْسَ ذَاكَ بِالْإِدِّعَاءِ والتَّشَبُّثِ بِاسْتِعْمَالِهِمُ الْوَهْمَ الْقَاصِرَ وَالْقَوْلَ الزَّاعِمَ، بَلْ بِالنَّقْلِ عَنْ جَهَابِذَةِ هٰذِهِ الصَّنْعَةِ وَعُلَمَاءِ أَهْلِ الْحَدِيثِ، الَّذِينَ جَمَعُوا صِحَاحَ الْحَدِيثِ فِي أُمُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْوَالِهٖ، وَأَفْعَالِهٖ، وَحَرَكَاتِهٖ، وَسَكَنَاتِهٖ، وَأَحْوَالِ الصَّحَابَةِ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ مِثْلِ الْإِمَامِ الْبُخَارِيِّ، وَمُسْلِمٍ، وَغَيْرِهِمَا مِنَ الثِّقَاتِ الْمَشْهُورِينَ الَّذِينَ اتَّفَقَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ عَلٰى صِحَّةِ مَا أُوْرِدَ فِي كُتُبِهِمْ مِنْ أُمُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ، ثُمَّ بَعْدَ النَّقْلِ، يُنْظَرُ إِلَى الَّذِي تَمَسَّكَ بِهَدْيِهِمْ، وَاقْتَفٰى أَثَرَهُمْ وَاهْتَدٰى بِسِيَرِهِمْ فِي الْأُصُولِ وَالْفُرُوعِ، فَيُحْكَمُ بِأَنَّهٗ مِنَ الَّذِينَ هُمْ هُمْ، وَهٰذَا هُوَ الْفَارِقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَالْمُمَيِّزُ بَيْنَ مَنْ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ وَبَيْنَ مَنْ هُوَ عَلَى السَّبِيلِ الَّذِي عَلٰى يَمِينِهٖ وَشِمَالِهٖ .

''اگر آپ پوچھیں کہ کیسے پتہ چلے گا کہ آپ صراط مستقیم (راہِ حق) پر گامزن ہیں، جبکہ ہر فرقے کا یہی دعویٰ ہے کہ وہ حق پر ہے؟ تو میرا جواب یہ ہے کہ اس سلسلہ میں زبانی کلامی دعوے اور ظن وتخمین قابل قبول نہیں، بلکہ اس کے ثبوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے ماہرین ونقادِ فن اور علمائے اہل حدیث مثلاً امام بخاری، امام مسلم وغیرہ جیسے ثقہ مشہور ائمہ دین، جن کی کتابوں کی صحت پر مشرق ومغرب کی اسلامی دنیا کا اتفاق ہو چکا ہے، کی طرف رجوع ضروری ہے، جنہوں نے (انتھک محنت اور جانفشانی سے) نبی کریم ﷺ کے ارشادات عالیہ، آپ ﷺ کے احوال وافعال اور حرکات وسکنات، نیز صحابہ، مہاجرین وانصار اور ان کے تمام کے تمام متبعین بالاحسان کے حالات واعمال کو صحیح سندوں سے جمع کیا ہے، قرآن وحدیث کے بعد پھر اُس کے قول وفعل کو دیکھا جائے گا، جس نے ان (صحابہ وتابعین) کے طریقہ کو مضبوطی سے تھام لیا، ان کے نقشِ قدم پر چلا، اُصول وفروع میں انہی کے طریقے کا اتباع کیا۔ اس سے ثابت ہو جائے گا کہ یہ اہل حق میں سے ہے۔ یہی حق وباطل کے درمیان فرق کرنے والی واضح اور ٹھوس دلیل ہے، کون صراط مستقیم (راہِ حق) پر ہے اور کون باطل وگمراہی پر ہے؟ یہ جاننے کے لیے یہی معیار وکسوٹی ہے۔''

(حاشية الطّحطاوي على الدّر المختار : 153/4)

فِقْهُ الْبُخَارِيِّ فِي تَرَاجُمِهِ :

یقول شاعر:

أَعْيَا فُحُولَ العِلْمِ حَلُّ رُمُوزِ مَا

أَبْدَاهُ فِي الْأَبْوَابِ مِنْ أَسْرَارِ .

''ماہرین علم کو امام بخاری کے ذکر کردہ ابواب میں چھپے اسرار ورموز کے حل نے تھکا دیا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ (۸۰۸ھ) فرماتے ہیں:

لَقَدْ سَمِعْتُ كَثِيرًا مِنْ شُيُوخِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ يَقُولُونَ : شَرْحُ كِتَابِ الْبُخَارِيِّ دَيْنٌ عَلَى الْأُمَّةِ يَعْنُونَ أَنَّ أَحَدًا مِنْ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ لَمْ يُوَفِّ مَا يَجِبُ لَهُ مِنَ الشَّرْحِ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ .

''میں نے اپنے کئی شیوخ رحمہم اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: بخاری کی شرح اُمت پر قرض ہے، یعنی کسی بھی عالم نے اس کتاب کی شرح کا پوری طرح حق ادا نہیں کیا۔''

(تاريخ ابن خلدون :560/1)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ كَانَ أَصْلُ مَوْضُوعِهِ إِيرَادَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ فَإِنَّ أَكْثَرَ الْعُلَمَاءِ فَهِمُوا مِنْ إِيرَادِهِ أَقْوَالَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَفُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ أَنَّ مَقْصُودَهُ أَنْ يَكُونَ كِتَابُهُ جَامِعًا لِلرِّوَايَةِ وَالدِّرَايَةِ وَمِنْ جُمْلَةِ الدِّرَايَةِ شَرْحُ غَرِيبِ الْحَدِيثِ وَجَرَتْ عَادَتُهُ أَنَّ الْحَدِيثَ إِذَا وَرَدَتْ فِيهِ لَفْظَةٌ غَرِيبَةٌ وَقَعَتْ أَوْ أَصْلُهَا أَوْ نَظِيرُهُ فِي الْقُرْآنِ أَنْ يَشْرَحَ اللَّفْظَةَ الْقُرْآنِيَّةَ فَيُفِيدُ تَفْسِيرَ الْقُرْآنِ وَتَفْسِيرَ الْحَدِيثِ مَعًا .

''اگرچہ صحیح بخاری کا اصل موضوع احادیث صحیحہ ذکر کرنا ہے، مگر اکثر اہل علم یہی سمجھے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا کتاب میں صحابہ، تابعین اور فقہائے امصار کے اقوال نقل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ان کی کتاب میں روایت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درایت دونوں جمع ہو جائیں۔غریب الحدیث کی شرح بھی درایت حدیث کا حصہ ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ کی عادت ہے کہ جب کسی حدیث میں غریب لفظ وارد ہوں یا اس کی اصل یا نظیر قرآن کریم میں آئی ہو،تو اس قرآنی لفظ کی شرح کر دیتے ہیں،یوں قرآن اور حدیث کی یکساں تفسیر ہو جاتی ہے۔''

(فتح الباري : 366/6)

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں تین ہزار آٹھ سو بیاسی (۳۸۸۲) ابواب قائم کیے ہیں اور ان میں ہزاروں مسائل مستنبط کیے ہیں۔اپنی صحیح میں فقہ کے دریا بہا دیے ہیں۔

① حدیث:

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ :سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ،

امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث کو اپنی صحیح میں تین مختلف مقامات (6406، 6682، 7563) پر لے کر آئیں ہیں،تینوں جگہ الگ الگ استدلال کیا ہے،:

① کتاب الدعوت،باب التسبیح میں ذکر کیا۔

② کتاب الأیمان والنذور میں اس عنوان کے تحت ذکر کیا:

بَابُ إِذَا قَالَ : وَاللَّهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ، فَصَلَّى، أَوْ قَرَأَ، أَوْ سَبَّحَ، أَوْ كَبَّرَ، أَوْ حَمِدَ، أَوْ هَلَّلَ، فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ .

''کوئی شخص کہہ دے کہ اللہ کی قسم میں آج کلام نہیں کروں گے، پھر نماز پڑھ لے،یا تلاوت کر لے،یا سبحان اللہ،اللہ اکبر، الحمدللہ یا لا الہ الا اللہ کہہ دے،تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی نے اپنی نیت میں سبحان اللہ جیسے اذکار نہ کرنے کی نیت کی ہوگی، تو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کہنے سے وہ حانث ہو جائے گا، کیونکہ یہ بھی کلام ہے۔

③ کتاب التوحید، باب قول اللہ: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ ---﴾ وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوزَنُ میں ذکر کیا ہے۔ اور اعمال کے وزن کیے جانے پر استدلال حدیث کے اس ٹکڑے سے کیا:

..... ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ .....

آخری حدیث پر درس:

قَالَ الْإِمَامُ الْبُخَارِيُّ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ (بْنِ غَزْوَانَ)، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ (بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ)، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ .

شرح الحدیث:

كَلِمَتَانِ «كَلَامَانِ» کے معنی میں ہے۔

کلام پر بھی کلمہ کا لفظ بولا جا سکتا ہے، جیسے کلمہ شہادت، کلمہ اخلاص وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَلِمَتَانِ خبر مقدم ہے، حَبِيبَتَانِ .....صفت ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ .....مبتدا مؤخر ہے۔

جب خبر کے اوصاف زیادہ ہوں، تو مبتدا کو مؤخر لانا مستحسن ہے، تاکہ خبر کے اوصاف سن کر سامعین کا شوق بڑھ جائے۔

خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ

خفت سے مراد یہ ہے کہ ان کلمات کا زبان پر جاری ہونا نہایت آسان ہے، اس کے لیے زیادہ مشقت نہیں اٹھانی پڑھتی۔ البتہ ان کے پڑھنے سے جو ثواب واجر ملتا ہے، اس کا وزن میزان یعنی ترازو میں بہت زیادہ بھاری ہے۔

حَبِيبَتَانِ، مَحْبُوبَتَانِ کے معنی میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کو یہ کلمات بھی محبوب ہیں اور وہ شخص بھی محبوب ہے، جو ان کلمات کا ورد کرتا ہے، حدیث کے اس حصہ میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ محبت کا ثبوت ہے، کما یلیق بجلالہ

إِلَى الرَّحْمٰنِ

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ''الرحمٰن'' کا خاص ذکر کرنی کی وجہ یہ ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کا ذکر کرنا مقصود ہے کہ وہ اپنے مؤمن بندے کو تھوڑا ذکر کرنے پر بھی اتنا اجر دیتا ہے کہ ترازو میں بہت بھاری ہوتا ہے۔

مسجع کلامی: حدیث میں مذکور کلام میں مسجع کلامی ہے، جبکہ اس سے منع بھی کیا گیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کاہنوں جیسی مسجع کلامی سے منع کیا گیا ہے کہ وہ کلام کو مسجع اور ملمع کرنے کے لیے باطل اور جھوٹے الفاظ کا تکلف کرتے ہیں۔ البتہ اگر حق اور سچ پر مبنی کلام میں غیر ارادی طور پر مسجع کلامی ہو جائے، تو کوئی حرج نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُبْحَانَ اللّٰهِ

یہ لفظ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، اس کا فعل مضمر ہوتا ہے۔ یہ تسبیح کا عَلَم (نام) ہے۔ جیسے عثمان، سفیان اشخاص کے ذاتی نام ہیں، اسی طرح ''سبحان'' تسبیح کا علم ہے۔

وَبِحَمْدِهٖ

اس میں ''وَ'' حالیہ ہے، تقدیری عبارت یوں ہوگی:

أُسَبِّحُ اللّٰهَ مُلْتَبِسًا بِحَمْدِي لَهٗ

''میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے ساتھ ساتھ اس کی حمد بھی کرتا ہوں۔''

بعض ''وَ'' کو عاطفہ بھی بناتے ہیں، تو اصل عبارت یوں ہوگی:

أُسَبِّحُ اللّٰهَ وَأَتَلَبَّسُ بِحَمْدِهٖ

''میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اور اس کے ساتھ اس کی حمد بھی بیان کرتا ہوں۔''

اسی طرح ''باء'' محذوف مقدم کے متعلق ہوگی، اصل عبارت یوں ہوگی:

وَأُثْنِي عَلَيْهِ بِحَمْدِهٖ اس اعتبار سے سُبْحَانَ اللّٰهِ ایک مستقل جملہ ہے اور وَبِحَمْدِهٖ بھی مستقل جملہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ تسبیح میں اللہ تعالیٰ کی صفات جلال کی طرف اشارہ ہے اور وَبِحَمْدِهٖ تحمید میں اللہ تعالیٰ کی صفات اکرام کی طرف اشارہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

الْعَظِيم کا لفظ اللہ تعالیٰ کو ان تمام اشیاء سے منزہ کرتا ہے، جو باری تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں ہے اور ان تمام اشیا کو باری تعالیٰ کے لیے ثابت کرتا ہے، جو باری تعالیٰ کے لائق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، کیونکہ ''عظمۃ'' کا تقاضا ہے کہ اس کا نظیر اور مثیل نہ ہو۔

فوائد الحدیث:

۱۔ یہ ذکر اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی لیے صفت محبت کا اثبات، کما یلیق بجلالہ

۳۔ مسجع کلامی جائز ہے، بشرطیکہ باطل، جھوٹ اور تکلف پر مبنی نہ ہو۔

۴۔ اللہ کی وسیع رحمت کا ثبوت کہ وہ اتنے چھوٹے اور آسان ذکر پر اتنا زیادہ اجر دیتا ہے کہ میزان بھاری ہو جاتا ہے۔

۵۔ میزان کا ثبوت

۶۔ اعمال کا وزن ہوگا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود یہی ہے۔

۷۔ مشبہہ کا رد کہ جو باری تعالیٰ کے لیے صفات ثابت کرنے کو مخلوق سے تشبیہ دیتے ہوئے انکار کر دیتے ہیں۔ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے لیے صفتِ عظمت اور صفت محبت کا اثبات ہے۔ نیز معطلہ کا بھی رد ہے۔

۸۔ اہل سنت والجماعت کے متوسط عقائد کی تائید ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو ہر نقص سے پاک کرتے ہیں جس کی تائید سُبْحَانَ اللّٰهِ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے تمام صفات کمال کا اثبات کرتے ہیں، جس کی تائید وَبِحَمْدِهٖ، الْعَظِيم اور حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ وغیرہ سے ہوتی ہے۔ اہل سنت نہ معطلہ کی طرح اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا انکار کرتے ہیں اور نہ مشبہہ کی طرح خالق کی صفات کو مخلوق کی صفات سے تشبیہ دیتے ہیں۔

۹۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ .....کلام تام ہے۔ اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آج سارا دن کلام نہیں کروں گا، تو پھر اس نے نماز پڑھ لی، تسبیح کر لی، یا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہہ دیا، تو کیا وہ حانث ہوگا یا نہیں؟ تو امام بخاری کا مسلک یہ ہے کہ اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ اگر قسم اٹھاتے وقت اس کی نیت میں اس طرح کا کلام بھی تھا، تو وہ حانث ہو جائے گا، کیونکہ یہ کلام تامّ ہے۔

۱۰۔ اللِّسَانِ کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر وہ ہی معتبر ہے، جو زبان سے کیا جائے، صوفیا کی طرح دل سے ذکر کی کوئی حیثیت نہیں۔

۱۱۔ ''اللہ اللہ'' یا ''اللہ ہو'' ذکر نہیں، کیونکہ یہ کلام تامّ نہیں۔ ذکر کے لیے کلام تام ہونا ضروری ہے، مفرد کلمہ کا ذکر جائز نہیں۔

۱۲۔ صحیح بخاری کی پہلی اور آخری حدیث کا تعلق یوں ہے کہ پہلی حدیث میں اخلاص کا ذکر ہے کہ تمام انبیا کی نبوتوں کی بنیاد اخلاص پر ہے۔ یہ حدیث لا کر بتایا جا رہا ہے کہ پورے دین کی بنیاد اخلاص پر ہے، ذکر الٰہی میں بھی اخلاص چاہیے۔

میزان اور وزنِ اعمال:

اہل سنت والجماعت کا اجماعی واتفاقی عقیدہ ہے کہ روز قیامت ترازو قائم ہوگا، یہ ترازو حسی اور حقیقی ہوگا۔ اس کے دو پلڑے اور ایک ڈنڈی ہوگی۔ جن پر بندوں کے اچھے برے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ اعمال کے ساتھ ساتھ عمل کرنے والے انسان کو بھی تولا جائے گا۔ معتزلہ اور بعض متکلمین کہتے ہیں کہ میزان سے مراد عدل ہے، کیونکہ اعمال اعراض ہیں، اعراض کو تولا نہیں جا سکتا۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ اعمال کو جسم دیے جائیں گے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾(الأنبياء : ٤٧)

''ہم روز قیامت عدل وانصاف کے ترازو قائم کریں گے۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ﴾

(المؤمنون : ١٠٢۔١٠٣)

''جن کا ترازو بھاری ہوا، وہ فلاح پا جائیں گے اور جن کا میزان ہلکا نکلا، تو یہ وہ ظالم ہوں گے، جنہوں نے خود پر ہی ظلم ڈھایا، یہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ؛ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ .

''دو کلمے، رحمٰن کو بہت محبوب ہیں، زبان پر (ادا کرنے میں) بہت آسان ہیں اور میزان میں بہت وزنی ہیں؛ سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔''

(صحيح البخاري : 7563، صحيح مسلم : 2694)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَقُّ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنَّ الْأَعْمَالَ حِينَئِذٍ تُجَسَّدُ أَوْ تُجْعَلُ فِي أَجْسَامٍ فَتَصِيرُ أَعْمَالُ الطَّائِعِينَ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ وَأَعْمَالُ الْمُسِيئِينَ فِي صُورَةٍ قَبِيحَةٍ ثُمَّ تُوزَنُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اہل سنت والجماعت کے نزدیک حق بات یہ ہے کہ روز قیامت اعمال کو جسم دیا جائے گا اور انہیں اجسام کی صورت دی جائے گی، نیکوکاروں کے اعمال کو اچھی صورت دی جائے گی اور برے اعمال کرنے والوں کے اعمال کو بری صورت دی جائے گی، پھر ان اجسام کا وزن ہوگا۔''

(فتح الباري : 539/13)

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الثِّقْلُ فَعَلَى الْحَقِيقَةِ عِنْدَ عُلَمَاءِ أَهْلِ السُّنَّةِ؛ إِذِ الْأَعْمَالُ تُتَجَسَّمُ حِينَئِذٍ .

''(ان کلمات کا میزان میں) بھاری ہونا اہل سنت کے ہاں حقیقی ہے، کیونکہ اس وقت اعمال کو جسم دے دیا جائے گا۔''

(قوت المُغتذي : 855/2)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، وَقَالَ : اقْرَؤُوا : ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾(الكهف : ١٠٥)

''روز قیامت ایک بھاری بھرکم آدمی آئے گا، اس کا وزن اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پَر کے برابر بھی نہ ہوگا۔ مزید یہ آیت پڑھ لیں: ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾(الكهف : ١٠٥) ''روز قیامت ہم ان کے لیے میزان ہی قائم نہیں کریں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(صحيح البخاري : 4729، صحيح مسلم : 2785)

❁ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا:

مِمَّ تَضْحَكُونَ؟ قَالُوا : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مِنْ دِقَّةِ سَاقَيْهِ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَهُمَا أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ أُحُدٍ .

''آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے نبی! ابن مسعود کی باریک باریک پنڈلیوں سے۔ فرمایا: اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ پنڈلیاں میزان میں اُحد پہاڑ سے بھی وزنی ہوں گی۔''

(مسند الإمام أحمد : 420/1، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۷۰۶۹) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلٰى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ : أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ : لَا، يَا رَبِّ، فَيَقُولُ : أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ : لَا يَا رَبِّ، فَيَقُولُ : بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا : أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ، فَيَقُولُ : احْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ : يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ، فَقَالَ : إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ : فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ، فَطَاشَتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ .

''اللہ تعالیٰ روز قیامت میری امت کے ایک آدمی کو تمام لوگوں کے سامنے الگ کرے گا، اس کے (اعمال کے) ننانوے دفاتر پھیلا دیے جائیں گے، ہر دفتر تا حد نگاہ وسیع ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا تجھے اس میں سے کسی چیز پر اعتراض ہے؟ کیا تم پر میرے محافظ کاتبوں نے ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، میرے رب! اللہ تعالیٰ کہے گا: تیرے پاس کوئی عذر؟ وہ کہے گا: نہیں، میرے رب! اللہ تعالیٰ کہے گا: بلکہ تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے، آج تیرے ساتھ ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ایک پرچی نکالی جائے گی، جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ، اپنے اعمال کا وزن خود دیکھ لو۔ وہ کہے گا: میرے رب! اس پرچی کا ان (بڑے بڑے) دفاتر کے ساتھ کیا مقابلہ؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ سے کوئی ظلم وزیادتی نہیں ہوگی۔ تو تمام دفاتر کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور پرچی کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا، وہ تمام دفاتر (ہلکے ہونے کی وجہ سے) اوپر اُٹھ جائیں گے اور پرچی جھک جائے گی۔ (در اصل) اللہ کے نام سے زیادہ کسی چیز کا وزن نہیں ہوگا۔''

(سنن التّرمذي : 2639، سنن ابن ماجه : 4300، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۲۵) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۵۲۹) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ يُمْكِنُ الْجَمْعُ بَيْنَ هٰذِهِ الْآثَارِ بِأَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ صَحِيحًا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَتَارَةً تُوزَنُ الْأَعْمَالُ، وَتَارَةً تُوزَنُ مَحَالُّهَا، وَتَارَةً يُوزَنُ فَاعِلُهَا .

''ان احادیث میں جمع وتطبیق کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ یہ تمام حدیثیں صحیح ہیں، لہٰذا کبھی اعمال کو تولا جائے گا، کبھی اعمال کے دفاتر کو اور کبھی اعمال کرنے والے کو۔''

(تفسیر ابن کثیر : 390/3)

❁ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

لَا يُلْتَفَتُ إِلٰى مُلْحِدٍ مُعَانِدٍ يَقُولُ : الْأَعْمَالُ أَعْرَاضٌ لَا تَقْبَلُ الْوَزْنَ، وَإِنَّمَا يَقْبَلُ الْوَزْنَ الْأَجْسَامُ! فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْلِبُ الْأَعْرَاضَ أَجْسَامًا ..... فَثَبَتَ وَزْنُ الْأَعْمَالِ وَالْعَامِلِ وَصَحَائِفِ الْأَعْمَالِ، وَثَبَتَ أَنَّ الْمِيزَانَ لَهُ كِفَّتَانِ، وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ بِمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْكَيْفِيَّاتِ، فَعَلَيْنَا الْإِيمَانُ بِالْغَيْبِ، كَمَا أَخْبَرَنَا الصَّادِقُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَلَا نُقْصَانٍ، وَيَا خَيْبَةَ مَنْ يَنْفِي وَضْعَ الْمَوَازِينِ الْقِسْطِ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ كَمَا أَخْبَرَ الشَّارِعُ، لِخَفَاءِ الْحِكْمَةِ عَلَيْهِ، وَيَقْدَحُ فِي النُّصُوصِ بِقَوْلِهِ : لَا يَحْتَاجُ إِلَى الْمِيزَانِ إِلَّا الْبَقَّالُ والفوَّال! وَمَا أَحْرَاهُ بِأَنْ يَكُونَ مِنَ الَّذِينَ لَا يُقِيمُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْحِكْمَةِ فِي وَزْنِ الْأَعْمَالِ إِلَّا ظُهُورُ عَدْلِهِ سُبْحَانَهُ لِجَمِيعِ عِبَادِهِ، فَإِنَّهُ لَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ أَرْسَلَ الرُّسُلَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ، فَكَيْفَ وَوَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحِكَمِ مَا لَا اطِّلَاعَ لَنَا عَلَيْهِ .

''ملحد ومعاند کا یہ قول نا قابل التفات ہے کہ اعمال اعراض ہیں، ان کا وزن نہیں ہوسکتا، وزن تو جسم والی اشیا کا ہوتا ہے! اللہ تعالیٰ اعراض کو اجسام میں تبدیل کر دے گا۔..... پس ثابت ہوا کہ اعمال، عامل اور صحیفوں کا وزن ہوگا، یہ بھی ثابت ہوا کہ ترازو کے دو پلڑے ہوں گے، اس کے ماورا کیا کیفیات ہیں؟ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہمارے ذمہ تو غیب پر ایمان لانا ہے، جیسا کہ سچے نبی ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے، اس میں نہ زیادتی کی جائے اور نہ کمی۔ کتنے بد بخت ہیں وہ لوگ، جو قیامت کے دن عدل کا ترازو قائم ہونے کا انکار صرف اس وجہ سے کرتے ہیں کہ اس کی حکمت پوشیدہ ہے۔ یہ نصوص میں قدح کرتے ہوئے کہتے ہیں: ترازو کی ضرورت تو دکاندار اور سبزی فروش کو ہوتی ہے!! خدشہ ہے کہ ان لوگوں کا شمار ان میں نہ ہو جائے، (کہ کفر کی وجہ سے) جن کے لیے اللہ تعالیٰ ترازو ہی قائم نہیں کرے گا۔ اگر اعمال کے وزن میں یہی حکمت ہو کہ اللہ تعالیٰ تمام بندوں کے لیے عدل وانصاف کو ظاہر کرے گا، تو اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کس کے پاس یہ وجہ ہوسکتی ہے؟ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو بشیر اور نذیر بنا کر مبعوث کیا۔ (یہ تو ہے ایک حکمت) اس کے علاوہ جن حکمتوں کو ہم نہیں جانتے، معلوم نہیں وہ کیا ہوں گی؟''

(شرح الطّحاوية، ص 419)

❁ علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

''اگر کوئی کہے: کیا اللہ تعالیٰ اعمال کی مقدار کو نہیں جانتا؟، پھر بھلا ان کا وزن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے میں کیا حکمت؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں پانچ حکمتیں پنہاں ہیں؛ ① اس کے ذریعہ دنیا میں لوگوں کے ایمان کا امتحان کرنا ② آخرت میں خوش بختی اور بدبختی کے لیے نشانی ظاہر کرنا ③ بندوں کو معلوم کرانا کہ ان کی نیکیاں کیا ہیں اور برائیاں کیا ہیں؟ ④ بندوں پر حجت قائم کرنا ⑤ اس بات کا اظہار کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے، ظلم نہیں کرتا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اعمال کو ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے اور بغیر کسی نسیان کے انہیں لکھ دیا ہے۔''

(زاد المَسير في علم التّفسير : 103/2)

اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ غیر محسوس چیزوں کا وزن کرے۔ آج کے دور میں بھی کئی غیر محسوس چیزوں کو ماپا تولا جاتا ہے، مثلاً ہوا کا وزن، بخار کا درجہ، خون کا دباؤ (بلیڈ پریشر)، درجہ حرارت اور بجلی کے یونٹس وغیرہ چیک کرنے کے آلات۔

فائدہ:

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) بیان کرتے ہیں:

لَمَّا وَرَدَ بَغْدَادَ كَانَ قَدِ اصْطَحَبَ مَعَهُ كُتُبَهُ عَازِمًا عَلَى الْمُجَاوَرَةِ بِمَكَّةَ وَكَانَتْ وَقْرَ بَعِيرٍ وَفِي جُمْلَتِهَا «صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ»، وَكَانَ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي الْهَيْثَمِ الْكُشْمِيهَنِيِّ عَنِ الْفِرَبْرِيِّ فَلَمْ يُقْضَ لِقَافِلَةِ الْحَجِيجِ النَّفُوذُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ لِفَسَادِ الطَّرِيقِ وَرَجَعَ النَّاسُ فَعَادَ إِسْمَاعِيلُ مَعَهُمْ إِلَى نِيسَابُورَ، وَلَمَّا كَانَ قَبْلَ خُرُوجِهِ بِأَيَّامٍ خَاطَبْتُهُ فِي قِرَاءَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كِتَابِ الصَّحِيحِ، فَأَجَابَنِي إِلٰى ذٰلِكَ فَقَرَأْتُ جَمِيعَهُ عَلَيْهِ فِي ثَلَاثَةِ مَجَالِسَ، اثْنَانِ مِنْهَا فِي لَيْلَتَيْنِ كُنْتُ أَبْتَدِأُ بِالْقِرَاءَةِ وَقْتَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَأَقْطَعُهَا عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَقَبْلَ أَنْ أَقْرَأَ الْمَجْلِسَ الثَّالِثَ عَبَّرَ الشَّيْخُ إِلَى الْجَانِبِ الشَّرْقِيِّ مَعَ الْقَافِلَةِ وَنَزَلَ الْجَزِيرَةَ بِسُوقِ يَحْيٰى، فَمَضَيْتُ إِلَيْهِ مَعَ طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا كَانُوا حَضَرُوا قِرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي اللَّيْلَتَيْنِ الْمَاضِيَتَيْنِ، وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فِي الْجَزِيرَةِ مِنْ ضَحْوَةِ النَّهَارِ إِلَى الْمَغْرِبِ ثُمَّ مِنَ الْمَغْرِبِ إِلٰى وَقْتِ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَفَرَغْتُ مِنَ الْكِتَابِ، وَرَحَلَ الشَّيْخُ فِي صَبِيحَةِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مَعَ الْقَافِلَةِ .

''جب امام اسماعیل بن احمد بن عبد اللہ ابو عبد الرحمٰن ضریر رحمہ اللہ (۴۳۰ھ) بغداد میں تشریف لائے، آپ رحمہ اللہ مکہ کی طرف عازم سفر تھے، آپ رحمہ اللہ کے پاس بہت سی کتابیں تھیں، جن کا بوجھ ایک اونٹ کے برابر تھا، ان کتب میں ایک صحیح بخاری بھی تھی، جس کا انہوں نے ابو الہیثم کشمیہنی رحمہ اللہ (۳۸۹ھ) کے واسطہ سے محدث محمد بن یوسف فربری رحمہ اللہ (۳۲۰ھ) سے سماع کر رکھا تھا۔ چنانچہ راستے کی خرابی کی وجہ سے اس سال حجاج کرام کے قافلہ کی روانگی نہ ہو سکی، لوگ واپس ہو لیے، امام اسماعیل بن احمد رحمہ اللہ بھی انہیں کے ساتھ نیشاپور واپس لوٹ آئے، بغداد سے کوچ کرنے سے کچھ دن پہلے میں (خطیب بغدادی) نے امام اسماعیل بن احمد رحمہ اللہ سے گزارش کی تھی کہ مجھے صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری پڑھا دیں، تو امام اسماعیل رحمہ اللہ نے میری درخواست قبول فرمالی، تو میں نے امام رحمہ اللہ پر تین مجلسوں میں مکمل صحیح بخاری کی قرأت کی، پہلی دو مجلسیں رات کے وقت تھیں، میں نماز مغرب کے وقت پڑھنا شروع کرتا اور نماز فجر کے وقت قرأت ختم کرتا۔ قبل اس کے کہ میں تیسری مجلس کی قرأت کرتا، شیخ امام اسماعیل رحمہ اللہ قافلہ کے ہمراہ مشرقی جانب کوچ کر گئے اور جزیرہ میں ''یحییٰ'' نامی بازار میں پڑاؤ ڈالا، تو میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچا، میرے یہ ساتھی پہلی دو مجلسوں میں بھی میرے ساتھ شریک تھے، چنانچہ میں نے امام اسماعیل رحمہ اللہ پر جزیرہ کے مقام پر (صحیح بخاری کی بقیہ) قرأت کی، یہ مجلس دن چڑھے سے لے کر نماز مغرب تک جاری رہی، پھر مغرب سے طلوع فجر تک جاری رہی، یوں میں صحیح بخاری کی قرأت سے فارغ ہو گیا، شیخ اسماعیل رحمہ اللہ اگلی ہی صبح قافلے کے ہمراہ کوچ کر گئے۔''

(تاريخ بغداد : 7/318-319)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا شَيْءٌ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا فِي زَمَانِنَا يَسْتَطِيعُهُ .

''یہ ایسا عظیم واقعہ ہے کہ میں نے جانتا کہ اب ہمارے دور میں کوئی اس کی استطاعت رکھتا ہوگا۔''

(تاريخ الإسلام : 10/175)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ

(۲۰۴۔۲۶۱ھ)

امام ابوالحسین، مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری خراسان کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے، اسی نسبت سے آپ کو نیشاپوری کہا جاتا ہے۔ قشیری کی وجہ تسمیہ عرب کا مشہور قبیلہ بنو قشیر ہے، ممکن ہے کہ امام رحمہ اللہ ان کے موالی میں سے ہوں۔ کیونکہ اصلاً تو آپ رحمہ اللہ فارسی النسل تھے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ ـ أَوْ قَالَ ـ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلَهُ .

''اگر دین ثریا ستارے پر بھی پہنچ گیا، تو اہل فارس میں سے ایک شخص اسے (وہاں جا کر بھی) حاصل کر لے گا۔''

(صحيح البخاري : 4897، صحيح مسلم : 2546)

امام مسلم رحمہ اللہ اس حدیث کے مصداق ہیں، آپ رحمہ اللہ فارسی تھے۔

ولادت:

امام مسلم رحمہ اللہ کے سن ولادت کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں: ۲۰۱ھ، ۲۰۲ھ، ۲۰۴ھ، ۲۰۶ھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلالت علمی:

آپ رحمہ اللہ کی امامت اور ثقاہت پر محدثین کا اتفاق ہے، تمام متقدمین اور متاخرین ائمہ حدیث آپ کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان رہے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ جلالت وامامت اور حفظ واتقان کی بلند چوٹیوں پر فائز تھے۔

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے ''صدوق'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 183/8)

❁ امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ ثِقَةً مِّنَ الْحُفَّاظِ لَهٗ مَعْرِفَةٌ بِالْحَدِيثِ .

''آپ رحمہ اللہ ثقہ، حافظ تھے، نیز حدیث کی خاص معرفت رکھتے تھے۔''

(الجرح والتّعديل : 182/8)

❁ محدث احمد بن سلمہ نیشاپوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ أَبَا زُرْعَةَ، وَأَبَا حَاتِمٍ، يُقَدِّمَانِ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحِيحِ عَلٰى مَشَايِخِ عَصْرِهِمَا .

''میں نے امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رحمہما اللہ کو دیکھا، وہ دونوں امام مسلم رحمہ اللہ کو دیگر تمام ہم عصر مشائخ پر مقدم سمجھتے ہیں۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 121/15، سندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوعبداللہ محمد بن اسحاق ابن مندہ رحمہ اللہ (۳۹۵ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحُفَّاظُ الَّذِيْنَ أَخْرَجُوا الصَّحِيحَ وَمَيَّزُوا الثَّابِتَ مِنَ الْمَعْلُولِ، وَالْخَطَأَ مِنَ الصَّوَابِ أَرْبَعَةٌ؛ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النَّيْسَابُورِيُّ، وَبَعْدَهُمَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ .

''حفاظ حدیث میں سے جنہوں نے صحیح احادیث کو جمع کیا، معلول اور خطا کو درست سے جدا کیا، (ان میں مشہور ترین) چار ہیں؛ امام ابو عبد اللہ بخاری رحمہ اللہ، ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ، پھر ان دونوں کے بعد امام ابوداود سجستانی اور امام عبدالرحمٰن نسائی رحمہما اللہ ہیں۔''

(مُقدمة أبي الطّاهر السّلفي على معالم السّنن للخطابي : 367/4، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَحُفَّاظِ الْمُحَدِّثِينَ، وَمُتْقِنِ الْمُصَنِّفِينَ، أَثْنٰى عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْأَئِمَّةِ الْمُتَقَدِّمِينَ، وَأَجْمَعُوا عَلٰى إِمَامَتِهٖ، وَتَقْدِيمِهٖ وَصِحَّةِ حَدِيثِهٖ، وَمَيْزِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ، وَثِقَتِهٖ، وَقُبُولِ كِتَابِهٖ .

''امام مسلم رحمہ اللہ کا شمار ائمہ مسلمین، حفاظ محدثین اور پختہ کار مصنفین میں ہوتا ہے۔ کئی متقدمین ائمہ نے آپ کی تعریف کی ہے۔ انہوں نے آپ کی ثقاہت، امامت، تحقیق حدیث کی مہارت اور علم میں آپ کی دیگر معاصرین پر تقدیم پر اجماع کیا ہے، نیز آپ کی کتاب (صحیح مسلم) کی مقبولیت بھی متفق علیہ حیثیت کی حامل ہے۔''

(إكمال المُعلم بفوائد مسلم :79/1)

امام حاکم رحمہ اللہ، خطیب بغدادی، حافظ ابن عساکر اور حافظ ذہبی وغیرہم رحمہم اللہ نے آپ کا ترجمہ ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثِقَةٌ، حَافِظٌ، إِمَامٌ، مُصَنِّفٌ، عَالِمٌ بِالْفِقْهِ.

''آپ رحمہ اللہ ثقہ، حافظ، امام، مصنف اور فقہ اسلامی کے عالم تھے۔''

(تقریب التھذیب: 6623)

❁ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے امام مسلم رحمہ اللہ کی طرف دیکھا اور فرمایا:

مرد کامل بوذ

''کیا ہی عظیم انسان ہے!''

(مَعرِفة عُلوم الحديث للحاكم، ص 78، وسندهٗ صحيحٌ)

اساتذہ کرام:

آپ رحمہ اللہ کے کبار مشائخ میں محمد بن اسماعیل بخاری، یحییٰ بن معین، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، ابوخیثمہ زہیر بن حرب، محمد بن مہران الجمال، علی بن الجعد، احمد بن حنبل، عبیداللہ قواریری، سریج بن یونس، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، اسماعیل بن ابی اویس، سعید بن منصور اور ابومصعب زہری رحمہم اللہ وغیرہم قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ کئی اہل علم نے کسب فیض کیا، جن میں ابوالفضل احمد بن سلمہ، ابراہیم بن ابی طالب، حسین بن محمد القبانی، ابوعمرو الخفاف، صالح بن محمد الحافظ، علی بن الحسین بن الجنید، ابن خزیمہ، ابوحامد الشرقی، علی بن اسماعیل السفار، ابن ابی حاتم رازی، ابوعوانہ، ابو عیسیٰ ترمذی وغیرہم رحمہم اللہ شامل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمی اسفار:

آپ رحمہ اللہ نے حصول علم کے لئے حجاز، شام اور مصر وغیرہ کی طرف اسفار کیے۔

صحیح مسلم:

امام مسلم رحمہ اللہ سے صحیح متواتر منقول ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

صَحِيحُ مُسْلِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي نِهَايَةٍ مِّنَ الشُّهْرَةِ وَهُوَ مُتَوَاتِرٌ عَنْهُ مِنْ حَيْثُ الْجُمْلَةِ فَالْعِلْمُ الْقَطْعِيُّ حَاصِلٌ بِأَنَّهُ تَصْنِيفُ أَبِي الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ .

''امام مسلم رضی اللہ عنہ کی ''صحیح'' انتہائی مشہور کتاب ہے، مجموعی طور پر یہ امام رحمہ اللہ سے متواتر ثابت ہے، اس کا امام مسلم رحمہ اللہ کی تصنیف ہونا علم قطعی ویقینی سے معلوم ہے۔''

(شرح النّووي: 11/1)

امام مسلم رحمہ اللہ ۳۰ سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ جن میں سے اجل اور اصح کتاب صحیح مسلم ہے۔ اس کتاب کا نام «اَلْمُسْنَدُ الصَّحِيحُ الْمُخْتَصَرُ مِنَ السُّنَنِ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» ہے۔ یہ نام صحیح مسلم کے امتیازات کی عکاسی کرتا ہے۔

صحیح مسلم کے راوی امام ابو اسحاق، ابراہیم بن محمد بن سفیان نیشاپوری رحمہ اللہ (۳۰۸ھ) ہیں۔ اس کتاب کی دوسری روایت کے راوی ابو محمد احمد بن علی بن الحسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قلانسی رحمہ اللہ ہیں۔ تیسری روایت کے راوی مکی بن عبدان، ابو حاتم نیشاپوری رحمہ اللہ (۳۲۵ھ) ہیں۔ چوتھی روایت کے راوی احمد بن محمد بن الحسن، ابو حامد نیشاپوری المعروف بہ ''ابن الشرقی'' رحمہ اللہ (۳۲۵ھ) ہیں۔

امام بخاری اور امام مسلم کی دونوں کتابیں بالاجماع صحیحین کے نام سے موسوم ہیں۔ انہیں امت کا تلقی بالقبول حاصل ہے اور دونوں اپنے مصنفین سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں۔

ان میں مذکور تمام احادیث صحیح ہیں۔ بخاری و مسلم کی ہر حدیث کے بارے میں آنکھیں بند کر کے کہا جا سکتا ہے کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

❁ محدث ابو علی نیشاپوری رحمہ اللہ (۳۴۹ھ) فرماتے ہیں:

مَا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ أَصَحُّ مِنْ كِتَابِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ.

''آسمان کی چھت کے نیچے فن حدیث میں (صحیح بخاری کے بعد) صحیح مسلم سے زیادہ صحیح ترین کتاب کوئی نہیں ہے۔''

(تاريخ بغداد: 121/15، وسندهٗ صحيحٌ، ت بشار)

مطلب یہ ہے کہ صحیح بخاری کے بعد صحیح مسلم سے بڑھ کر کوئی کتاب صحیح نہیں۔

❁ حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ (۶۴۳ھ) فرماتے ہیں:

كِتَابَاهُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ.

''کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں۔''

(مقدمة ابن الصّلاح، ص 84، ت الفحل)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلٰى أَنَّ أَصَحَّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ الصَّحِيحَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَلَقَّتْهُمَا الْأُمَّةُ بِالْقَبُولِ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ قرآن عزیز کے بعد صحیح ترین کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں، امت نے انہیں ہاتھوں ہاتھ قبول کیا ہے۔''

(شرح النّووي :14/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَيْنِ الْكِتَابَيْنِ، وَوُجُوبِ الْعَمَلِ بِأَحَادِيثِهِمَا .

''امت کا اجماع ہے کہ یہ دونوں کتابیں ''صحیح'' ہیں اور ان کی احادیث پر عمل کرنا واجب ہے۔''

(تهذيب الأسماء واللّغات :74/1)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ كِتَابٌ أَصَحُّ مِنَ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ بَعْدَ الْقُرْآنِ .

''آسمان کی چھت کے نیچے قرآن کے بعد صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے زیادہ صحیح کتاب کوئی نہیں ہے۔''

(الفتاوى الكبرىٰ :86/5)

❁ علامۃ الہند، شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ (۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الصَّحِيحَانِ فَقَدِ اتَّفَقَ الْمُحَدِّثُونَ عَلٰى أَنَّ جَمِيعَ مَا فِيهِمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمُتَّصِلِ الْمَرْفُوعِ صَحِيحٌ بِالْقطعِ، وَأَنَّهُمَا مُتَوَاتِرَانِ إِلٰى مُصَنِّفَيْهِمَا، وَأَنَّهُ كُلُّ مَنْ يُهَوِّنُ أَمْرَهُمَا فَهُوَ مُبْتَدِعٌ مُتَّبِعٌ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ .

''محدثین کا اتفاق ہے کہ صحیحین میں تمام مرفوع متصل روایات قطعی طور پر صحیح ہیں اور دونوں کتابیں اپنے مصنفین سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں، نیز (اجماع ہے کہ) جو انہیں حقیر جانے، وہ بدعتی ہے اور سبیل مومنین سے ہٹا ہوا ہے۔''

(حُجّة اللّٰه البالغة :232/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

ثَانِيهِمْ مُسْلِمٌ النَّيْسَابُورِيُّ، تَوَخّٰى تَجْرِيدَ الصِّحَاحِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا بَيْنَ الْمُحَدِّثِينَ الْمُتَّصِلَةِ الْمَرْفُوعَةِ مِمَّا يُسْتَنْبَطُ مِنْهُ السُّنَّةُ، وَأَرَادَ تَقْرِيبَهَا إِلَى الْأَذْهَانِ وَتَسْهِيلَ الْاِسْتِنْبَاطِ مِنْهَا، فَرَتَّبَ تَرْتِيبًا جَيِّدًا، وَجَمَعَ طُرُقَ كُلِّ حَدِيثٍ فِي مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ، لِيَتَّضِحَ اخْتِلَافُ الْمُتُونِ، وَتَشَعُّبُ الْأَسَانِيدِ أَصْرَحَ مَا يَكُونُ وَجَمَعَ بَيْنَ الْمُخْتَلَفَاتِ فَلَمْ يَدَعْ لِمَنْ لَهُ مَعْرِفَةٌ لِسَانَ الْعَرَبِ عُذْرًا فِي الْأَعْرَاضِ عَنِ السُّنَّةِ إِلٰى غَيْرِهَا .

''دوسرے نمبر پر امام مسلم نیشاپوری رحمہ اللہ ہیں، آپ رحمہ اللہ نے بھی ان صحیح احادیث کو الگ کیا، جن کے صحیح ہونے پر محدثین کا اجماع ہے، متصل اور مرفوع ہیں، جن سے سنت کا استنباط ہو سکتا ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے قصد کیا کہ ان احادیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ذہنوں کے قریب کر دیں اور اس سے استنباط کو آسان تر بنا دیں۔ آپ رحمہ اللہ نے بہترین ترتیب لگائی، ہر حدیث کے طرق ایک ہی جگہ جمع کر دیے، تاکہ متون اور سندوں کے مختلف طرق کا اختلاف خوب واضح ہو جائے، آپ رحمہ اللہ نے مختلف احادیث کو یکجا کر دیا، تاکہ جو بھی عربی جانتا ہے، اس کے لیے حدیث سے منہ موڑ کر کسی اور طرف جانے کا بہانہ باقی نہ رہے۔''

(حُجّة اللّٰه البالغة :258/1)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

حَصَلَ لِمُسْلِمٍ فِي كِتَابِهٖ حَظٌّ عَظِيمٌ مُّفْرِطٌ لَّمْ يَحْصُلْ لِأَحَدٍ مِّثْلَهٗ بِحَيْثُ أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ كَانَ يُفَضِّلُهٗ عَلٰى صَحِيحِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَذٰلِكَ لِمَا اخْتَصَّ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الطُّرُقِ وَجَوْدَةِ السِّيَاقِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلٰى أَدَاءِ الْأَلْفَاظِ كَمَا هِيَ مِنْ غَيْرِ تَقْطِيعٍ وَّلَا رِوَايَةٍ بِمَعْنًى وَقَدْ نَسَجَ عَلٰى مَنْوَالِهٖ خَلْقٌ عَنِ النِّيسَابُورِيِّينَ فَلَمْ يَبْلُغُوا شَأْوَهٗ.

''امام مسلم رحمہ اللہ کی صحیح مسلم میں وافر امتیازات ہیں، جو کسی اور کے حصہ میں نہیں آ سکے، اسی لیے بعض لوگوں نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر فضلیت بھی دی ہے، صحیح مسلم کو کئی لحاظ سے خصوصیت حاصل ہے، مثلاً طرق جمع کرنا، ترتیب میں عمدگی اور بغیر تقطیع و روایت بالمعنی کے الفاظ کی من وعن ادائیگی کا اہتمام۔ امام رحمہ اللہ کے منہج پر نیشاپور کے کئی محدثین نے چلنے کی کوشش کی ہے، وہ لیکن آپ رحمہ اللہ کے مقام و مرتبہ کو حاصل نہ کر سکے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تهذيب التهذيب : 127/10)

امام مسلم رحمہ اللہ سے یہ کتاب متعدد اسانید سے ثابت ہے۔

شروحات:

ہر دور کے علما نے صحیح مسلم کی خدمت کی ہے، اس کی بے شمار شروحات لکھی گئی ہیں، جن میں سے علامہ مازری رحمہ اللہ (۵۳۶ھ) کی اَلْمُعْلِمُ بِفَوَائِدِ مُسْلِمٍ، قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) کی إِكْمَالُ الْمُعْلِمِ بِفَوَائِدِ مُسْلِمٍ، علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) کی اَلْمُفْهِمُ لِمَا أَشْكَلَ مِنْ تَلْخِيصِ كِتَابِ مُسْلِمٍ، حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) کی اَلْمِنْهَاجُ شَرْحُ صَحِيحِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ اور ابو عبداللہ محمد بن خلفہ الابی رحمہ اللہ (۸۲۷ھ) کی إِكْمَالُ إِكْمَالِ الْمُعْلِمِ شروحات مشہور ہیں۔

متاخر الذکر شرح میں پہلی چاروں شروحات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

فائدہ علمیہ:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے صحیح بخاری کی بسیط شرح لکھی، جس کا نام فتح الباری رکھا، بعض علماء کہا کرتے ہیں کہ صحیح مسلم کی کوئی بڑی شرح نہیں لکھی گئی، صحیح مسلم کو ابن حجر نہیں ملے۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ نے لمبی شرح نہ لکھنے کی وجہ بایں الفاظ بیان کی ہے:

لَوْلَا ضُعْفُ الْهِمَمِ وَقِلَّةُ الرَّاغِبِينَ ..... فَبَلَغْتُ بِهِ مَا يَزِيدُ عَلٰى مِائَةٍ مِّنَ الْمُجَلَّدَاتِ ..... لٰكِنِّي اَقْتَصِرُ عَلَى التَّوَسُّطِ .

''اگر ہمت کی کمزوری اور رغبت کرنے والوں کی قلت (کا اندیشہ) نہ ہوتا..... تو میں سو سے زائد جلدیں لکھ دیتا..... مگر میں نے شرح میں درمیانہ انداز اپنایا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(شرح مسلم :5/1)

مستخرجات:

امام مسلم رحمہ اللہ کی اسانید نازل تھیں، اس لیے ائمہ نے اس کی تمام احادیث کو اپنی عالی سندوں سے دو یا اس سے زیادہ درجے عالی بیان کر دیا، اس کا نام اَلْمُسْتَخْرَجُ عَلٰی صَحِیحِ مُسْلِمٍ رکھا، کئی شاہسوارانِ علم حدیث نے یہ کارنامہ سرانجام دیا۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَفِظْتُ مِنْهُمْ أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ إِمَامًا مِّمَّنْ صَنَّفَ الْمُسْتَخْرَجَ عَلٰى مُسْلِمٍ.

''میرے علم کے مطابق بیس سے زائد ائمہ حدیث نے صحیح مسلم پر مستخرجات لکھی ہیں۔''

(تهذيب التّهذيب : 127/10)

ان میں سے امام ابوعوانہ رحمہ اللہ ہیں، جنہوں نے صحیح ابی عوانہ کے نام سے صحیح مسلم پر مستخرج لکھی۔ مستخرج کے کئی فوائد ہیں؛

① سند عالی ہو جاتی ہے۔

② متن میں الفاظ کی زیادت کا فائدہ ہوتا ہے۔

③ کثرت طرق سے حدیث کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

④ مبہم کی تعیین ہو جاتی ہے۔

⑤ مہمل کی تعیین ہو جاتی ہے۔

⑥ مدلس اور مختلط راویوں اور دیگر علل حدیث کے حوالے سے فوائد حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔

بعض اہل علم نے اس کا اختصار بھی کیا ہے۔

استدراکات:

اس کتاب پر استدراک بھی کیا گیا، جن میں اول نام ناقد حدیث، محدث، امام دارقطنی رحمہ اللہ کا ہے۔ اسی طرح حافظ ابوعلی حسین بن محمد غسانی (۴۹۸ھ) نے تَقْيِيدُ الْمُهْمِلِ وَتَمْيِيزُ الْمُشْكِلِ نام سے کتاب لکھی۔ تقریبا دوسو استدراکات کیے گئے، جن میں سے ہر ایک کا جواب دیا جا چکا ہے۔

علامہ ابراہیم بن محمد ابومسعود دمشقی رحمہ اللہ (۴۰۰ھ) نے «اَلْأَجْوَبَةُ عَمَّا أَشْكَلَ الشَّيْخُ الدَّارَقُطْنِيُّ عَلٰى صَحِيحِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ» کے نام سے کتاب لکھی، اسی طرح حافظ نووی رحمہ اللہ نے بھی ایک ایک اشکال رفع کیا ہے۔ شکر اللہ سعیہ

صحیح مسلم کی صحت پر اجماع:

امام مسلم رحمہ اللہ اپنی صحیح میں صرف وہی احادیث لائے ہیں، جن کی صحت پر اجماع ہو چکا ہے۔

❁ امام مسلم رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

إِنَّمَا وَضَعْتُ هَا هُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ .

''میں نے صحیح مسلم میں وہی حدیث درج کی ہے، جس (کی صحت) پر محدثین کا اجماع ہے۔''

(صحيح مسلم، تحت الحديث : 404)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ (۶۴۳ھ) فرماتے ہیں:

شَرْطُ مُسْلِمٍ فِي صَحِيحِهِ أَنْ يَّكُونَ الْحَدِيثُ مُتَّصِلَ الْإِسْنَادِ بِنَقْلِ الثِّقَةِ عَنِ الثِّقَةِ مِنْ أَوَّلِهِ إِلٰى مُنْتَهَاهُ سَالِمًا مِّنَ الشُّذُوذِ وَمِنَ الْعِلَّةِ وَهٰذَا هُوَ حَدُّ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ .

''امام مسلم رحمہ اللہ کی اپنی صحیح میں شرط یہ ہے کہ اس حدیث کی سند متصل ہو، شروع سے آخر تک پوری سند ثقہ راویوں کی نقل کردہ ہو، نیز شذوذ اور (ظاہری ومخفی) علتوں سے محفوظ ہو۔ صحیح حدیث کی تعریف بھی یہی ہے۔''

(صِيانة صحيح مسلم، ص 72)

صحیح مسلم میں ضعیف راوی:

اگر کوئی یہ کہے کہ صحیح مسلم میں بعض ضعیف راوی بھی موجود ہیں، تو جواب یہ ہے:

① ان کی روایت متابعت ومقارنت میں لی گئی ہے۔

② امام بخاری رحمہ اللہ کی طرح امام مسلم رحمہ اللہ بھی ناقد اور علل حدیث کے ماہر ہیں، آپ رحمہ اللہ نہ تو ثقہ کی ہر روایت لیتے ہیں اور نہ ضعیف کی ہر روایت ترک کرتے ہیں، بلکہ جس روایت میں ضعیف نے خطا نہیں کی، اسے لے لیتے ہیں اور جس روایت میں ثقہ سے خطا ہوگئی، اسے ترک بھی کر دیتے ہیں۔

③ سند کو عالی کرنے کے لیے ضعیف راوی سے روایت نقل کر دیتے ہیں، جبکہ وہی روایت کئی ثقہ راویوں نے نازل سند سے بیان کر رکھی ہوتی ہے۔

یاد رہے کہ اصلِ مسلم میں کوئی راوی ضعیف نہیں ہے۔ سارے کے سارے جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ثقہ ومعتبر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدلس راوی:

صحیحین میں مدلسین کی معنعن روایات سماع پر محمول ہیں۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ مَا كَانَ فِي الصَّحِيحَيْنِ عِنْدَ الْمُدَلِّسِينَ بِعَنْ وَنَحْوِهَا فَمَحْمُولٌ عَلٰى ثُبُوتِ السَّمَاعِ مِنْ جِهَةٍ أُخْرٰى .

''جان لیجئے کہ صحیحین میں مدلسین کی عن وغیرہ والی تمام روایات دوسرے طریق سے سماع پر محمول ہیں۔''

(شرح النّووي :33/1)

مختلط راوی:

اسی طرح صحیحین میں مختلطین کی اکثر روایات قبل از اختلاط ہیں۔

❁ حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ (۶۴۳ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ مُحْتَجًّا بِرِوَايَتِهٖ فِي الصَّحِيحَيْنِ أَوْ أَحَدِهِمَا فَإِنَّا نَعْرِفُ عَلَى الْجُمْلَةِ أَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا تَمَيَّزَ وَكَانَ مَأْخُوذًا عَنْهُ قَبْلَ الْاِخْتِلَاطِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''جان لیجئے کہ جس مختلط راوی سے بخاری و مسلم دونوں یا ان میں سے کسی ایک میں بطور حجت روایت لی گئی ہے، تو ہم جان لیں گے کہ یہ روایت تنقیح شدہ ہے اور اختلاط سے پہلے کی ہے، واللہ اعلم!''

(مقدمة ابن الصّلاح، ص 499)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیحین میں ان راویوں کی روایات بھی صحیح ہیں، جنہوں نے اپنے شیخ سے بعد از اختلاط سماع کیا ہے، کیونکہ امام بخاری وامام مسلم رحمہما اللہ علل حدیث کے ماہر تھے، وہ ان کی تمام روایات ذکر نہیں کرتے تھے، بلکہ تنقیح کرتے ہوئے وہی روایات ذکر کرتے تھے، جن میں ان کا اختلاط مضر نہیں تھا۔

معلقاتِ صحیح مسلم:

صحیح مسلم میں صحیح بخاری کی بہ نسبت معلقات بہت کم ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ معلق روایت اس لیے لاتے ہیں کہ ان کے نزدیک وہ حدیث تو صحیح ہوتی ہے، لیکن وہ سند ان کی شرط پر صحیح نہیں ہوتی، اس لیے پوری سند یا سند کا کچھ حصہ حذف کر دیتے ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے شاگرد خاص ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں امام بخاری رحمہ اللہ کی پیروی کی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث کی کئی کئی سندیں ذکر کر دینا، فرق صرف اتنا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ ایک حدیث کی مختلف سندیں مختلف مقامات پر ذکر کرتے ہیں اور امام مسلم رحمہ اللہ تمام سندیں ایک جگہ جمع کر دیتے ہیں۔ ہر سند اور ہر متن فائدے سے خالی نہیں ہوتا۔ آپ رحمہ اللہ نے تبویب تو کی، مگر تراجم ابواب ذکر نہیں کیے، اس کی کیا وجہ ہے؟ اللہ اعلم!

امام مسلم رحمہ اللہ بکثرت آثار ذکر نہیں کرتے، بلکہ خال خال آثار لائے ہیں، آپ نے اپنی صحیح کے شروع میں ایک وقیع مقدمہ یا خطبہ کتاب ذکر کیا ہے، جو علوم حدیث کے فوائد سے لبریز ہے۔ یوں صحیح مسلم علوم حدیث کا ایک مستند ذخیرہ بھی ہے۔ یہ دیگر ائمہ حدیث سے ہٹ کر ایک منفرد اسلوب ہے۔ یہ صحیح مسلم کا امتیاز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک قول ثلاثیات میں سے ہے، کوئی مرفوع حدیث ثلاثیات میں سے نہیں۔ رباعیات سے لے کر عشاریات تک مرفوع احادیث موجود ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کئی لاکھ احادیث سے منتخب کی ہے۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ امت کو علم حدیث کا انتہائی مختصر خزینہ وگنجینہ پیش کیا جائے، جس پر عمل کرنا بھی آسان ہو۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ حَقَّقَ نَظْرَهٗ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاطَّلَعَ عَلٰى مَا أَوْرَدَهٗ فِي أَسَانِيدِهٖ وَتَرْتِيبِهٖ وَحُسْنِ سِيَاقَتِهٖ وَبَدِيعِ طَرِيقَتِهٖ مِنْ نَفَائِسِ التَّحْقِيقِ وَجَوَاهِرِ التَّدْقِيقِ وَأَنْوَاعِ الْوَرْعِ وَالْاِحْتِيَاطِ وَالتَّحَرِّي فِي الرِّوَايَةِ وَتَلْخِيصِ الطُّرُقِ وَاخْتِصَارِهَا وَضَبْطِ مُتَفَرِّقِهَا وَانْتِشَارِهَا وَكَثْرَةِ اطِّلَاعِهٖ وَاتِّسَاعِ رِوَايَتِهٖ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا فِيهِ مِنَ الْمَحَاسِنِ وَالْأَعْجُوبَاتِ وَاللَّطَائِفِ الظَّاهِرَاتِ وَالْخَفِيَّاتِ عَلِمَ أَنَّهٗ إِمَامٌ لَّا يَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ عَصْرِهٖ وَقَلَّ مَنْ يُّسَاوِيهِ بَلْ يُدَانِيهِ مِنْ أَهْلِ وَقْتِهٖ وَدَهْرِهٖ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

''جو شخص باریک بینی سے صحیح مسلم میں نظر کرے اور اس کی اسانید، ترتیب، حسن سیاق اور عمدہ انداز تصنیف، اس میں موجود تحقیقی مواد، دقیق موتی، تقویٰ وورع کی جملہ اقسام، روایت میں کمال احتیاط اور جستجو، طرق کا اختصار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وایجاز، کثرت مطالعہ، وسیع علم روایت اور اس کے علاوہ دیگر محاسن وامتیازات اور ظاہری ومخفی لطائف کا مطالعہ کرے، وہ جان لے گا کہ امام مسلم رحمہ اللہ ایسے امام تھے کہ بعد والے آپ کے مقام کو نہ پا سکے اور آپ کے ہم عصر میں سے شاید ہی کوئی ہوگا، جو فضلیت میں آپ کے برابر، بلکہ آپ کے قریب ہو سکا ہو۔ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے، عطا کرتا ہے۔ اللہ عظیم فضل والے ہیں۔''

(شرح النووي :11/1)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ كِتَابٌ نَفِيسٌ، كَامِلٌ فِي مَعْنَاهُ.

''صحیح مسلم نفیس اور عمدہ کتاب ہے اور اپنے مقصود میں کامل واکمل ہے۔''

(سير أعلام النبلاء : 568/12)

امتیازات:

① امام مسلم رحمہ اللہ نے تمام صحیح احادیث کو جمع کرنے کا التزام نہیں کیا، بلکہ بالاجماع صحیح احادیث پر مشتمل ایک مختصر مجموعہ پیش کیا۔

② آپ رحمہ اللہ تینوں طبقات کے راویوں سے روایات لیتے ہیں، کتاب کی ترتیب کے سلسلہ میں عمدہ اور پختہ انداز اختیار کیا ہے، جن ابواب میں ایک سے زائد احادیث لاتے ہیں، ان میں وافر اسنادی فوائد اور حدیثی نکات کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اپنے نزدیک سب سے صحیح حدیث پہلے لاتے ہیں۔

③ اگر حدیث کی کئی سندیں ہوں، تو انہیں ایک جگہ جمع کر دیتے ہیں، کتاب کے اکثر حصے میں یہی طریق اپنایا گیا ہے، سوائے آخری آٹھویں حصے کے، اس میں یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریق نہیں۔

④ بغیر حذف واختصار کے پورا متن ذکر کر دیتے ہیں، اصول میں جو روایات مختصر ہیں، ان کے بارے میں بتا دیتے ہیں۔ جن کے بارے میں نہیں بتاتے اور اختصار کر دیتے ہیں، وہ متابعات میں ہوتی ہیں۔

⑤ ادا کے صیغوں کا فرق ملحوظ رکھتے ہیں، مثلاً حدثنا اور اخبرنا وغیرہما۔ حدثنا کا صیغہ صرف اس صورت میں استعمال ہوتا ہے، جب راوی اپنے شیخ کے الفاظ بیان کرے اور اخبرنا شیخ پر پڑھنے کی صورت میں۔ یہ فرق امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور اہل علم کرتے ہیں۔ دو سندوں کے درمیان ''ح'' لاتے ہیں، تاکہ امتیاز ہو سکے، اسے ''تحویل سند'' کہتے ہیں۔ تحویل کی دو قسمیں ہیں، ایک یہ کہ مؤلف کتاب سے دو الگ الگ سندیں ہوں، اوپر جا کر ایک راوی پر جمع ہو جائیں، جس پر اجتماع ہو، اسے ''مدار الاسناد'' یا ''مخرج الاسناد'' کہا جاتا ہے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ مصنف سے ایک ہی سند چلے، آگے جا کر راستے مختلف ہو جائیں، صحاح ستہ میں تحویل کی یہ صورت شاذ ونادر ہے۔ محدثین کا عام دستور یہ ہے کہ تحویل کی صورت میں متن عالی سند کا ذکر کرتے ہیں۔

⑥ الفاظ اور صیغ ادا میں متن والے راوی کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔

⑦ زیاداتِ متن کو راویوں کی طرف منسوب بھی کر دیتے ہیں۔

⑧ الفاظ حدیث میں شدید احتیاط سے کام لیتے ہیں۔

⑨ عام کے بعد خاص احادیث لاتے ہیں۔

⑩ مجمل روایات کے بعد مبین روایات ذکر کرتے ہیں۔

⑪ منسوخ کے بعد ناسخ حدیث لاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑫ جب ثقہ کے ساتھ ضعیف کی روایت مقرونا لائیں، تو اشارہ کر دیتے ہیں۔

⑬ مہمل راوی کی وضاحت کر دیتے ہیں۔

⑭ غریب الفاظ کی تفسیر کر دیتے ہیں۔

⑮ معلول حدیث تین طرح سے ذکر کرتے ہیں؛

۱۔ علت والے الفاظ حذف کر کے صراحت کر دیتے ہیں۔

۲۔ معلول الفاظ حذف کر کے صراحت نہیں کرتے، کبھی اشارہ کر دیتے ہیں۔

۳۔ معلول روایت کا ایک ٹکڑا ذکر کر دیتے ہیں، باقی حذف کر دیتے ہیں، مخفی اشارہ بھی کرتے ہیں۔

⑯ راویوں سے واقع ہونے والی تصحیف و تحریف بیان کر دیتے ہیں۔

⑰ حدیث میں علما کے اقوال بہت کم ذکر کرتے ہیں۔

⑱ صحیفہ ہمام بن منبہ سے روایات نقل کرتے وقت احتیاط، تقویٰ اور تحقیق سے کام لیتے ہیں۔

⑲ خبر واحد سے حجت پکڑتے ہیں۔

⑳ مرسل سے حجت نہیں پکڑتے۔

❁ امام مسلم رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

اَلْمُرْسَلُ مِنَ الرِّوَايَاتِ فِي أَصْلِ قَوْلِنَا، وَقَوْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ لَيْسَ بِحُجَّةٍ.

''ہمارے اور دیگر اہل علم محدثین کے نزدیک مرسل روایت قابل حجت نہیں۔''

(مقدمة صحيح مسلم، ص 29)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام رحمہ اللہ مرسل روایت بھی ذکر کر دیتے ہیں، یہ بتانے کے لیے کہ یہ روایت ایسے بھی ہم تک پہنچی ہے، آگے اسے متصل بھی ذکر کر دیتے ہیں۔

اگر وہاں متصل ذکر نہ کریں، تو دیگر کتب میں متصل سند سے مل جاتی ہے، ورنہ مرسل روایت کے وہ الفاظ جن سے حجت پکڑی ہوتی ہے، وہ دیگر ثقہ راویوں نے مسند بیان کر دیے ہوتے ہیں۔

(۲۱) متشابہ اسما میں بہت کم فرق کرتے ہیں۔

(۲۲) امام رحمہ اللہ کے ہاں صحابی کی تفسیر مرفوع کے حکم میں ہے، بشرطیکہ یہ تفسیر لغت عرب سے منقول نہ ہو، نہ ہی اس میں اجتہاد کی گنجائش ہو۔

(۲۳) ایک آیت کے کئی سبب نزول بیان کئے گئے ہوں، تو صحابی کا بیان کردہ سبب نزول مرفوع نہ ہوگا، بلکہ موقوف ہوگا۔

(۲۴) امام بخاری رحمہ اللہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صحیح، متصل اور مرفوع احادیث بیان کرتے ہیں، حدیث کی صحت میں تساہل کا شکار نہیں ہوتے، اگرچہ وہ ترغیب وترہیب اور فضائل میں ہی ہو۔

(۲۵) سند یا متن میں واقع تصحیف وتحریف بیان کر دیتے ہیں، بسا اوقات صرف صحیح الفاظ ذکر کر دیتے ہیں، بیان نہیں کرتے۔

(۲۶) حدیث رسول میں مدرج الفاظ کو صراحتاً یا اشارۃً بیان کر دیتے ہیں۔

(۲۷) امام بخاری رحمہ اللہ وغیرہ کے برعکس روایت بالمعنی نہیں کرتے۔

(۲۸) معنعن سند سے دو شرطوں کے ساتھ حجت پکڑتے ہیں؛

ا۔ راوی مدلس نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔راوی نے اپنے شیخ کا زمانہ پایا ہو۔

۳۔دونوں میں لقا وسماع ممکن ہو۔

صحیح مسلم میں کل (۷۳۷۸) احادیث ہیں۔جن میں (۲۳۲۱) احادیث بلا تکرار ہیں۔امام صاحب آخری حدیث کتاب التفسیر میں لائے ہیں۔صحیح مسلم میں کتاب التفسیر انتہائی مختصر ہے۔آخری باب ملاحظہ ہو:

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾(الحج : 19)

''فرمان باری تعالیٰ کا بیان:''یہ دو گروہ،جنہوں نے اپنے رب کے لیے قتال کیا۔''(الحج:۱۹)

(۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ، يُقْسِمُ قَسَمًا : إِنَّ ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ (الحجّ : ۱۹)، إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ، حَمْزَةُ، وَعَلِيٌّ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ، وَعُتْبَةُ، وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ .

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ قسم اٹھا کر فرمایا کرتے تھے کہ آیت:﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ ''یہ دو گروہ،جنہوں نے اپنے رب کے لیے قتال کیا۔''ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئے جو میدان بدر میں ایک دوسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلے میں برسرِ پیکار تھے۔(مومنوں میں) سیدنا حمزہ، سیدنا علی اور سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم تھے اور (مشرکین میں) عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے۔''

(ب) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ﴾ (الحج: 19) بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

یہ متفق علیہ حدیث ہے۔ پہلی سند سداسیات اور دوسری سباعیات میں سے ہے۔ دوسری سند لانے کا مقصد ہشیم بن بشیر واسطی کی متابعت بیان کرنا ہے، یہاں ہشیم کی متابعت سفیان ثوری نے کی ہے۔

ہشیم بن بشیر مدلس ہیں، انہوں نے صحیح بخاری (۴۷۴۳) میں سماع کی تصریح کی ہے۔ یہ حدیث بھی ان احادیث میں سے ہے، جن پر امام دارقطنی رحمہ اللہ نے استدراک کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔

قیس بن عباد کبھی سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اور کبھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ امام بخاری نے ایک سند میں اسے ابومجلز تابعی کا قول ثابت کیا ہے۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر (فتح الباری: ۸/۴۴۴) نے اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے:

''یہ اضطراب نہیں ہے بلکہ قیس بن عباد نے یہ حدیث سیدنا ابو ذر اور سیدنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہما دونوں سے سن رکھی ہے، پھر کبھی سیدنا ابوذر سے نقل کر دی اور کبھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے۔ کبھی سیدنا علی سے مختصر بیان کیا اور کبھی مکمل۔ اسی طرح ابومجلز نے کبھی اسے قیس بن عباد عن ابی ذر کی سند سے بیان کیا اور کبھی اپنے الفاظ میں سبب نزول بیان کر دیا، کیونکہ راوی کبھی روایت ذکر کرتا ہے اور کبھی فتویٰ دیتا ہے۔ دونوں صورتوں میں کوئی اختلاف نہیں، یہ اضطراب نہیں ہوتا اور نہ ہی صحت حدیث میں جرح کا موجب ہوتا ہے، بشرطیکہ تمام روایات میں راوی ثقہ حافظ ہوں۔ ان روایات میں بھی ہر راوی ثقہ ثبت ہے۔''

یہ تفسیری روایت مرفوع کے حکم میں ہے۔

① اس میں اہل بدر کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

② سیدنا حمزہ، سیدنا علی اور سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم کی فضیلت ومنقبت کا ثبوت ہے۔

③ مشرکین مکہ، عتبہ، شیبہ اور ولید کی مذمت ہوتی ہے۔

④ اہل بدر اپنے رب کے لیے دشمنان اسلام کے مقابلہ میں صف آرا ہوئے۔

⑤ جنگ میں مبارزت بھی جائز ہے۔

⑥ بات کو موکد کرنے کے لیے حلف اٹھانا جائز ہے۔

⑦ قرآن کی تفسیر اقوال صحابہ سے کی جا سکتی ہے۔

فائدہ:

جب الفاظ اور معانی ایک ہوں، تو ''مثلہ'' اور جب الفاظ مختلف اور معانی ایک ہوں، تو ''نحوہ'' کے لفظ سے ذکر کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ:

امام مسلم رحمہ اللہ نے مقدمہ صحیح مسلم میں اتصال سند کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ ائمہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ راوی مدلس نہ ہو اور اپنے شیخ سے بصیغہ ''عن'' روایت کرے، تو وہ سماع پر محمول ہے، دونوں کے لقا و سماع کا امکان کافی ہے، اگرچہ سماع یا لقا کا ثبوت نہ بھی ہو۔

اس کے بعد ایک شخص پر سخت رد کیا کہ جس کا کہنا تھا کہ اتصال سند کے لیے راوی اور شیخ کے مابین کم از کم ایک بار سماع و لقا کا ثبوت ضروری ہے، صرف امکان کافی نہیں۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ رد امام بخاری رحمہ اللہ پر کیا ہے، لیکن مقدمہ صحیح مسلم میں ایسا کوئی اشارہ موجود نہیں، یہ ان حضرات کی غلط فہمی ہے۔ واللہ اعلم!

مسئلۃ اللفظ اور امام مسلم رحمہ اللہ:

امام بخاری رحمہ اللہ اور امام ذہلی رحمہ اللہ کے مابین مسئلۃ اللفظ کے حوالہ سے غلط فہمی پیدا ہوئی، جس کی وجہ سے بڑی پریشانی واقع ہوگئی۔ امام مسلم رحمہ اللہ امام ذہلی رحمہ اللہ کے حلقہ حدیث سے اٹھ کر چلے گئے، اس واقعہ کی بنا پر امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں امام بخاری اور امام ذہلی رحمہما اللہ دونوں سے روایت بیان نہیں کی، تاکہ کوئی اعتراض نہ کر سکے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَنْصَفَ مُسْلِمٌ فَلَمْ يُحَدِّثْ فِي كِتَابِهِ عَنْ هٰذَا وَلَا عَنْ هٰذَا .

''امام مسلم رحمہ اللہ نے انصاف کرتے ہوئے اپنی کتاب میں نہ امام ذہلی رحمہ اللہ سے روایت لی اور نہ امام بخاری رحمہ اللہ سے۔''

(هدى الساري، ص 491)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات حسرت آیات:

امام مسلم رحمہ اللہ کی وفات ۲۶۱ھ میں ہوئی۔

❁ محدث احمد بن سلمہ نیشاپوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

عُقِدَ لِأَبِي الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ مَجْلِسٌ لِّلْمُذَاكَرَةِ، فَذُكِرَ لَهُ حَدِيثٌ لَّمْ يَعْرِفْهُ، فَانْصَرَفَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ، وَأَوْقَدَ السِّرَاجَ، وَقَالَ لِمَنْ فِي الدَّارِ : لَا يَدْخُلَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْبَيْتَ، فَقِيلَ لَهُ أُهْدِيَتْ لَنَا سَلَّةٌ فِيهَا تَمْرٌ، فَقَالَ : قَدِّمُوهَا إِلَيَّ، فَقَدَّمُوهَا إِلَيْهِ، فَكَانَ يَطْلُبُ الْحَدِيثَ، وَيَأْخُذُ تَمْرَةً تَمْرَةً يَّمْضَغُهَا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ فَنِيَ التَّمْرُ، وَوَجَدَ الْحَدِيثَ .

''امام ابوحسین مسلم بن حجاج رحمہ اللہ کے لیے مجلسِ مذاکرہ منعقد کی گئی۔ دورانِ مذاکرہ ایک حدیث بیان ہوئی، جو آپ کے علم میں نہ تھی، گھر واپس لوٹے، چراغ روشن کیا اور اہل خانہ سے کہا کہ کمرے میں کوئی نہ آئے۔ کہا گیا: کھجوروں کی ٹوکری ہدیہ میں آئی ہے۔ فرمایا: مجھے دے دیں، آپ کو دے دی گئی۔ آپ حدیث تلاش کرتے رہے اور ساتھ ساتھ کھجوریں کھاتے رہے۔ صبح ہوئی، تو کھجوریں ختم ہو چکی تھی اور حدیث بھی مل گئی۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 13/103، وسندهٗ صحيحٌ)

اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد محمد بن عبداللہ نیشاپوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

زَادَنِي الثِّقَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا أَنَّهٗ مِنْهَا مَاتَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مجھے ایک ثقہ نے یہ بھی بیان کیا ہے آپ رحمہ اللہ کھجوریں کھانے سے فوت ہو گئے۔''

واقعہ کا یہ حصہ ''ضعیف'' اور غیر ثابت ہے، کیونکہ اسے بیان کرنے والا شخص مجہول اور مبہم ہے۔ ثابت ہوا کہ امام مسلم رحمہ اللہ کی وفات والا یہ واقعہ ثابت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُرَّةُ الْعَيْنَيْنِ فِي حُكْمِ أَحَادِيثِ الصَّحِيحَيْنِ

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ساری کی ساری احادیث صحیح ہیں۔ ان دونوں کی احادیث کو امت نے تلقی بالقبول بخشا ہے۔

❁ امام نسائی رحمہ اللہ (۳۰۳ھ) فرمایا کرتے تھے:

مَا فِي هٰذِهِ الْكُتُبِ أَجْوَدُ مِنْ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيِّ.

''ان کتابوں میں امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی کتاب سے زیادہ باکمال کتاب کوئی نہیں۔''

(تاريخ بغداد للخطيب: 322/2، وسنده، صحيحٌ)

❁ حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر بن علی مقدسی رحمہ اللہ (۵۰۷ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ شَرْطَ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ أَنْ يُخْرِجَا الْحَدِيثَ الْمُتَّفَقَ عَلٰى ثِقَةِ نَقَلَتِهِ إِلَى الصَّحَابِيِّ، الْمَشْهُورَ مِنْ غَيْرِ اخْتِلَافٍ بَيْنَ الثِّقَاتِ الْأَثْبَاتِ وَيَكُونُ إِسْنَادُهُ مُتَّصِلًا غَيْرَ مَقْطُوعٍ، فَإِنْ كَانَ لِلصَّحَابِيِّ رَاوِيَانِ فَصَاعِدًا فَحَسَنٌ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا رَاوٍ وَاحِدٌ إِذَا صَحَّ الطَّرِيقُ إِلٰى ذٰلِكَ الرَّاوِي أَخْرَجَاهُ.

''جان لیجئے کہ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی شرط یہ ہے کہ وہ اس حدیث کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اپنی صحیح میں) نقل کرتے ہیں، جس کے صحابہ تک تمام راویوں کے ثقہ ہونے پر اتفاق ہو، وہ حدیث مشہور ہو، ثقات اور اثبات محدثین کے ہاں اس میں اختلاف نہ ہو، اس کی سند متصل ہو، منقطع نہ ہو، اگر صحابی سے نیچے سند (کے ہر طبقہ) میں دو دو راوی ہوں، تو بہت اچھا ہے، اگر روایت کرنے والا ایک ہی راوی ہو، مگر اس راوی تک سند صحیح ہو، تو امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ اس حدیث کو (اپنی صحیح میں) نقل کر لیتے ہیں۔''

(شروط الأئمة الستّة، ص 10)

❁ علامہ ابن ہبیرہ رحمہ اللہ (۵۶۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنِّي رَأَيْتُ إِجْمَاعَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْكِتَابَيْنِ الصَّحِيحَيْنِ اللَّذَيْنِ انْتَدَبَ لِتَخْرِيجِهِمَا الْإِمَامَانِ الْكَبِيرَانِ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ، وَأَنَّ الْأُمَّةَ تَلَقَّتْ ذٰلِكَ بِالْقُبُولِ، وَأَنَّهُ لَا كِتَابَ فِي الْحَدِيثِ عَلَى الْإِطْلَاقِ يُفَضَّلُ عَلَيْهِمَا.

''بلاشبہ میں نے دیکھا کہ صحیحین جنہیں کبار ائمہ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری اور ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری رحمہما اللہ نے تالیف کیا ہے، پر مسلمانوں کا اجماع ہے، نیز اُمت نے انہیں تلقی بالقبول سے نوازا ہے، حدیث کی ایسی کوئی کتاب نہیں، جسے صحیحین پر فضیلت حاصل ہو۔''

(الإفصاح عن مَعاني الصحاح: 40/1)

❁ علامہ زرکشی رحمہ اللہ علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ (۶۴۳ھ) سے نقل کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ أَحَادِيثَ الصَّحِيحَيْنِ مَقْطُوعٌ بِصِحَّتِهَا لِتَلَقِّي الْأُمَّةُ لَهَا بِالْقبُولِ وَالْإِجْمَاعُ حُجَّةٌ قَطْعِيَّةٌ .

''صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی تمام (مرفوع متصل) احادیث قطعی طور پر صحیح ہیں، کیونکہ انہیں اُمت کا تلقی بالقبول حاصل ہے اور اجماع قطعی دلیل ہوتی ہے۔''

(النكت على مقدمة ابن الصلاح :276/1)

❁ علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ (۶۴۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأُمَّةَ تَلَقَّتْ ذٰلِكَ بِالْقبُولِ سِوٰى مَنْ لَا يُعْتَدُّ بِخِلَافِهٖ وَوِفَاقِهٖ فِي الْإِجْمَاعِ .

''یقیناً صحیح بخاری کو پوری اُمت نے ہاتھوں ہاتھ لے لیا ہے، سوائے چند ایسے لوگوں کے کہ اجماع کے منعقد ہونے میں جن کی مخالفت یا موافقت کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(صِيانة صحيح مسلم، ص 85)

❁ نیز فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ مَا اتَّفَقَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلٰى صِحَّتِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَصِدْقٌ .

''یقیناً اس پر اُمت کا اجماع ہے کہ جس حدیث کی صحت پر امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کا اتفاق ہو جائے، وہ حدیث حق اور سچ ہے۔''

(النُكت للزركشي :276/1)

❁ مزید فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كِتَابَاهُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ .

''کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں۔''

(مقدمة ابن الصلاح، ص 84، ت الفحل)

❁ علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

اِنْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلٰى تَلَقِيبِهِمَا بِاسْمِ الصَّحِيحَيْنِ أَوْ كَادَ .

''صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو ''صحیحین'' کے لقب سے متصف کرنے پر اجماع منعقد ہو چکا ہے، یا کم سے کم معاملہ اجماع کے قریب قریب ہے۔''

(المُفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم: 99/1)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلٰى أَنَّ أَصَحَّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ الصَّحِيحَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَلَقَّتْهُمَا الْأُمَّةُ بِالْقُبُولِ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ قرآن عزیز کے بعد صحیح ترین کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں، امت نے انہیں ہاتھوں ہاتھ قبول کیا ہے۔''

(شرح النّووي: 14/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَيْنِ الْكِتَابَيْنِ، وَوُجُوبِ الْعَمَلِ بِأَحَادِيثِهِمَا .

''امت کا اجماع ہے کہ یہ دونوں کتابیں ''صحیح'' ہیں اور ان کی احادیث پر عمل کرنا واجب ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تهذيب الأسماء واللّغات :74/1)

❁ مزید فرماتے ہیں:

إِنَّهُمَا صَحِيحَانِ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

''بخاری و مسلم کے صحیح ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(خلاصة الأحكام :50/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْآنِ .

''صحیح بخاری و صحیح مسلم قرآن کریم کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں۔''

(التّقريب والتّيسير، ص 26، الأربعين، ص 47، رِياض الصّالحين :1، تهذيب الأسماء واللّغات :73/1، إرشاد الطُّلاب :116/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

هُوَ أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْآنِ .

''صحیح بخاری قرآن کریم کے بعد صحیح ترین کتاب ہے۔''

(التّبيان في آداب حَمَلة القرآن، ص 14، الأذكار، ص 9، بُستان العارفين، ص 14)

❁ علامہ صرصری رحمہ اللہ (۷۱۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ كَمَا قَالَ الشَّيْخُ .

''صحیح بخاری اور صحیح مسلم صحیح ترین کتابیں ہیں، جیسا کہ شیخ (حافظ نووی رحمہ اللہ) نے فرمایا ہے۔''

(التّعيين في شرح الأربعين :27/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الَّذِي اتَّفَقَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدَ الْقُرْآنِ كِتَابٌ أَصَحُّ مِنْ كِتَابِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ .

''اس پر اہل علم کا اتفاق ہے کہ قرآن کریم کے بعد صحیح بخاری وصحیح مسلم سے زیادہ صحیح کتاب کوئی نہیں۔''

(مَجموع الفتاوىٰ: 321/20)

❁ نیز فرماتے ہیں:

لَيْسَ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ كِتَابٌ أَصَحُّ مِنَ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ بَعْدَ الْقُرْآنِ .

''آسمان کی چھت کے نیچے قرآن کے بعد صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے زیادہ صحیح کتاب کوئی نہیں ہے۔''

(الفتاوى الكبرىٰ: 86/5)

❁ علامہ طیبی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ فِي الصَّحِيحِ الْمُجَرَّدِ الْإِمَامُ الْبُخَارِيُّ، ثُمَّ مُسْلِمٌ، وَكِتَابُهُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ .

''سب سے پہلے جس نے خالص صحیح احادیث پر مشتمل کتاب تصنیف کی، وہ امام بخاری رحمہ اللہ ہیں، پھر امام مسلم رحمہ اللہ۔ دونوں کی کتابیں کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین ہیں۔''

(الخُلاصة في معرفة الحديث، ص 36)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا جَامِعُهُ الصَّحِيحُ فَأَجَلُّ كُتُبِ الْإِسْلَامِ وَأَفْضَلُهَا بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَهُوَ أَعْلٰى شَيْءٍ فِي وَقْتِنَا إِسْنَادًا لِلنَّاسِ .

''امام بخاری کی الجامع الصحیح کتب اسلام میں سب سے جلیل القدر اور کتاب اللہ کے بعد افضل ترین ہے، ہمارے زمانے میں لوگوں کا سب سے زیادہ اعتماد اسی کتاب پر ہے۔''

(تاريخ الإسلام : 140/6)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ قُرْآنٍ .

''صحیح بخاری و صحیح مسلم قرآن کریم کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں۔''

(النّونية، ص 344)

❁ حافظ علائی رحمہ اللہ (۷۶۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأَئِمَّةَ اتَّفَقَتْ عَلٰى أَنَّ كُلَّ مَا أَسْنَدَهُ الْبُخَارِيُّ أَوْ مُسْلِمٌ، فِي كِتَابَيْهِمَا الصَّحِيحَيْنِ فَهُوَ صَحِيحٌ، لَا يُنْظَرُ فِيهِ .

''ائمہ کا اتفاق ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے صحیحین میں جو (مرفوع) روایت باسند ذکر کی ہے، وہ صحیح ہے، اس میں تردد اور شک نہیں کیا جائے گا۔''

(النّقد الصّحيح، ص 22)

❁ علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (۷۷۱ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا كِتَابُهُ الْجَامِعُ الصَّحِيحُ فَأَجَلُّ كُتُبِ الْإِسْلَامِ وَأَفْضَلُهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا عِبْرَةَ بِمَنْ يُرَجِّحُ عَلَيْهِ صَحِيحَ مُسْلِمٍ فَإِنَّ مَقَالَتَهٗ هٰذِهٖ شَاذَّةٌ لَا يُعَوَّلُ عَلَيْهَا .

''امام بخاری رحمہ اللہ کی ''جامع صحیح'' دواوین اسلام میں سب سے جلیل القدر اور کتاب اللہ کے بعد افضل ترین کتاب ہے۔ جنہوں نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی ہے، ان کا قول معتبر نہیں، اس کی بات شاذ اور نا قابل اعتماد ہے۔''

(طَبَقات الشّافعية الكبرىٰ : 215/2)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ عَلٰى قَبُولِهٖ وَصِحَّةِ مَا فِيهِ أَهْلُ الْإِسْلَامِ .

''اہل اسلام کا اجماع ہے کہ صحیح بخاری کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور اس میں موجود تمام (مرفوع مسند احادیث) صحیح ہیں۔''

(البِداية والنّهاية : 527/14)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اَلْمُتَلَقّٰى بِالْقُبُولِ .

''صحیح بخاری کو تلقی بالقبول حاصل ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 455/2)

❁ مزید فرماتے ہیں:

حَكٰى أَنَّ الْأُمَّةَ تَلَقَّتْ هٰذَيْنِ الْكِتَابَيْنِ بِالْقُبُولِ، سِوٰى أَحْرُفٍ يَسِيرَةٍ، انْتَقَدَهَا بَعْضُ الْحُفَّاظِ، كَالدَّارَقُطْنِيِّ وَغَيْرِهٖ، ثُمَّ اسْتَنْبَطَ مِنْ ذٰلِكَ الْقَطْعَ بِصِحَّةِ مَا فِيهِمَا مِنَ الْأَحَادِيثِ، لِأَنَّ الْأُمَّةَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَعْصُومَةٌ عَنِ الْخَطَأِ، فَمَا ظَنَّتْ صِحَّتَهٗ وَوَجَبَ عَلَيْهَا الْعَمَلُ بِهٖ لَا بُدَّ وَأَنْ يَكُونَ صَحِيحًا فِي نَفْسِ الْأَمْرِ، وَهٰذَا جَيِّدٌ .

''حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ اُمت نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو تلقی بالقبول سے نوازا ہے، سوائے چند احادیث کے، کہ جن پر امام دارقطنی رحمہ اللہ وغیرہ جیسے بعض حفاظ نے نقد کیا ہے۔ پھر ابن صلاح رحمہ اللہ نے استنباط کیا ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی (متفق علیہ) احادیث قطعی طور پر صحیح ہیں، کیونکہ اُمت معصوم عن الخطا ہے، لہٰذا اُمت جس حدیث کے صحیح ہونے کا گمان کرے اور اس پر عمل بھی واجب ہو، تو لازمی طور پر وہ حقیقت میں بھی صحیح ہوگی۔ (حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ عمدہ بات ہے۔''

(اِختصار عُلوم الحديث، ص 35)

❁ علامہ کرمانی رحمہ اللہ (۷۸۶ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُحَقِّقُونَ عَلٰى أَنَّ كِتَابَهٗ أَصَحُّ كِتَابٍ بَعْدَ الْقُرْآنِ .

''محققین کا اجماع ہے کہ صحیح بخاری قرآن کریم کے بعد صحیح ترین کتاب ہے۔''

(الكواكب الدراري شرح صحيح البخاري :11/1)

❁ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الَّذِي قَالَهٗ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَنَّهٗ لَيْسَ بَعْدَ الْقُرْآنِ كِتَابٌ أَصَحَّ مِنْ كِتَابَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ .

''اہل علم نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کے بعد صحیح بخاری و صحیح مسلم سے زیادہ صحیح کتاب کوئی نہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الإتباع، ص 46، 50)

❁ علامہ ابناسی رحمہ اللہ (۸۰۲ھ) فرماتے ہیں:

كِتَابَاهُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ .

''صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں۔''

(الشّذا الفياح :82/1)

❁ علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ أَصَحَّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ وَصَحِيحُ مُسْلِمٍ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ قرآن عزیز کے بعد صحیح ترین کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں۔''

(الإعلام بفوائد عمدة الأحكام : 1 / 127، التّوضيح : 2 / 9، البدر المنير : 297/1-298، المقنع :57/1، المُعين، ص 73)

❁ علامہ بلقینی رحمہ اللہ (۸۰۵ھ) فرماتے ہیں:

تَلَقَّتْهُمَا الْأُمَّةُ بِالْقُبُولِ .

''صحیح بخاری وصحیح مسلم کو اُمت نے تلقی بالقبول بخشا ہے۔''

(مَحاسن الاصطلاح، ص 187)

❁ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶ھ) فرماتے ہیں:

كِتَابَاهُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ .

''صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(التّقييد والإيضاح، ص 25)

❁ علامہ شریف جرجانی رحمہ اللہ (۸۱۶ھ) فرماتے ہیں:

كِتَابَاهُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ .

''صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں۔''

(رِسالة في أصول الحديث، ص 69)

❁ علامہ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ (۸۱۷ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ صَحِيحَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ قَدْ تَلَقَّتْهُمَا الْأُمَّةُ بِالْقُبُولِ، وَالْأُمَّةُ مَعْصُومَةٌ مِنَ الْإِجْمَاعِ عَلٰى ضَلَالٍ وَّبَاطِلٍ .

''صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو اُمت کی تلقی بالقبول حاصل ہے، اُمت اس بات سے معصوم ہے کہ وہ گمراہی اور باطل پر اجماع کر لے۔''

(الرّدّ على الرّافضة، ص 57)

❁ علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ (۸۳۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى تَلَقِّي هٰذَيْنِ الْكِتَابَيْنِ بِالْقُبُولِ وَالْحُكْمِ بِصِحَّةِ مَا فِيهِمَا .

''اُمت کا اجماع ہے کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور ان کی تمام (مرفوع متصل) روایات صحیح ہیں۔''

(مَناقب الأسد الغالب علي بن أبي طالب، ص 60)

❁ علامہ محمد بن موسیٰ ابوعبداللہ برماوی رحمہ اللہ (۸۳۷ھ) فرماتے ہیں:

أَصَحَّ كِتَابٍ جُمِعَ فِي الْوَحْيِ بَعْدَ الْقُرْآنِ، وَأَسْنَدُ أَسَانِيدَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِاتِّفَاقِ الْحُفَّاظِ أَهْلِ الْإِتْقَانِ .

''قرآن کریم کے بعد وحی الٰہی کے بارے میں جمع کردہ سب سے صحیح کتاب صحیح بخاری ہے، حفاظ اور اہل اتقان کا اتفاق ہے کہ صحیح بخاری کی سند سب سے زیادہ صحیح اور متصل ہے۔''

(اللّامع الصّبيح بشرح الجامع الصّحيح :3/1)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

مَجْمُوعُ ذٰلِكَ : وَصَفَ الْأَئِمَّةُ كِتَابَهٗ قَدِيمًا وَّحَدِيثًا بِأَنَّهٗ أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ فِي الْحَدِيثِ، وَلَمْ يُنْقَلْ عَنْ أَحَدٍ أَنَّهٗ خَالَفَ فِي ذٰلِكَ .

''خلاصہ بحث یہ ہے کہ پہلے اور بعد والے ائمہ حدیث نے صحیح بخاری کو فن حدیث میں تصنیف کی جانے والی سب سے صحیح کتاب کہا ہے۔ کسی نے اس کی مخالفت کرنا منقول نہیں۔''

(النُّكت على صحيح البخاري :77/1)

❁ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ عُلَمَاءُ الشَّرَقِ وَالْغَرَبِ عَلٰى أَنَّهٗ لَيْسَ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَصَحُّ مِنْ صَحِيحَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ .

''مشرق و مغرب کے علما کا اتفاق ہے کہ کتاب اللہ تعالیٰ کے بعد صحیح بخاری و صحیح مسلم سے زیادہ صحیح کتاب کوئی نہیں۔''

(عُمدة القاري :5/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ نیز فرماتے ہیں:

هُوَ بَحْرٌ يَتَلَاطَمُ أَمْوَاجًا رَأَيْتُ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِيهِ أَفْوَاجًا فَمَنْ خَاضَ فِيهِ ظَفَرَ بِكَنْزٍ لَا يَنْفَدُ أَبَدًا وَفَازَ بِجَوَاهِرِهِ الَّتِي لَا تُحْصٰى عَدَدًا .

''صحیح بخاری ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ میں نے لوگوں کو فوج در فوج اس میں غوطہ زن ہوتے دیکھا ہے۔ جو اس میں غوطہ زن ہوگا وہ کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ حاصل کر لے گا اور ڈھیروں قیمتی (علمی) جواہرات پالے گا۔''

(عمدة القاري: 13/1)

❁ علامہ بقاعی رحمہ اللہ (۸۸۵ھ) فرماتے ہیں:

مَعْلُومٌ أَنَّ الْأُمَّةَ تَلَقَّتْ كِتَابَيْهِمَا بِالْقَبُولِ .

''یہ بات معلوم ہے کہ یقیناً صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو اُمت نے تلقی بالقبول سے نوازا ہے۔''

(نظم الدُّرر: 88/19)

❁ علامہ احمد بن اسماعیل کورانی رحمہ اللہ (۸۹۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأُمَّةَ قَدْ تَلَقَّتْهُمَا بِالْقَبُولِ .

''یقیناً اُمت نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کو تلقی بالقبول بخشا ہے۔''

(الدّرر اللوامع: 74/4)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوا عَلٰى أَنَّ كِتَابَهُ أَصَحُّ كِتَابٍ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے۔''

(الكوثر الجاري: 23/1)

❁ حافظ سخاوی رحمہ اللہ (۹۰۲ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى .

''بلاشبہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں۔''

(الغاية في شرح الهداية في علم الرِّواية، ص 77)

❁ نیز فرماتے ہیں:

حَصَلَ الْإِجْمَاعُ عَلَى التَّلَقِّي مِنْهَا بِالْقُبُولِ لِصَحِيحَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَعَوَّلَ عَلَيْهِمَا بِلَا نِزَاعٍ مُنْذُ جُمِعَا وَإِلٰى هٰذَا الْحِينِ كُلُّ مُسْلِمٍ .

''صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو تلقی بالقبول سے نوازنے پر اجماع منعقد ہو چکا ہے، جس وقت سے یہ دونوں کتابیں تالیف ہوئی ہیں، تب سے لے کر آج تک ہر مسلمان نے ان پر اعتماد کیا ہے۔''

(بَذل المَجهود في ختم سنن أبي داود، ص 47)

❁ علامہ محمد بن محمد ابن ابی شریف الکمال رحمہ اللہ (۹۰۶ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ أَصَحُّ كِتَابٍ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ .

''کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے۔''

(اليواقيت والدُّرَر للمَناوي: 269/1)

❁ علامہ احمد قسطلانی رحمہ اللہ (۹۲۳ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمَّا فَضِيلَةُ الْجَامِعِ الصَّحِيحِ فَهُوَ كَمَا سَبَقَ أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُؤَلَّفَةِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ، وَالْمُتَلَقّٰى بِالْقُبُولِ مِنَ الْعُلَمَاءِ فِي كُلِّ أَوَانٍ.

''الجامع الصحیح کی فضیلت یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ یہ فن حدیث میں تالیف کی جانے والی کتابوں میں صحیح ترین کتاب ہے، اسے ہر دور کے علما نے تلقی بالقبول سے نوازا ہے۔''

(إرشاد السّاري: 28/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ الْأُمَّةُ عَلٰى تَلَقِّي الصَّحِيحَيْنِ بِالْقُبُولِ.

''یقیناً صحیح بخاری وصحیح مسلم کو تلقی بالقبول سے نوازنے پر اُمت نے اتفاق کیا ہے۔''

(إرشاد السّاري: 20/1)

❁ علامہ ابن نجار فتوحی رحمہ اللہ (۹۷۲ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْآنِ، لِاتِّفَاقِ الْأُمَّةِ عَلٰى تَلَقِّيهِمَا بِالْقَبُولِ.

''بلاشبہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم قرآن کریم کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں، کیونکہ اُمت نے انہیں تلقی بالقبول سے نوازنے پر اتفاق کیا ہے۔''

(شرح الكوكب المُنير: 651/4)

❁ علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (۹۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْآنِ بِإِجْمَاعِ مَنْ يُّعْتَدُّ بِهٖ.

''قابل اعتماد اہل علم کا اجماع ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتابیں صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری اور صحیح مسلم ہیں۔''

(الصّواعق المُحرقة :31/1، الفتح المبين، ص 116)

❁ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

اتَّفَقَتِ الْعُلَمَاءُ عَلٰى تَلَقِّي الصَّحِيحَيْنِ بِالْقَبُولِ، وَأَنَّهُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُؤَلَّفَةِ .

''صحیح بخاری و صحیح مسلم کو تلقی بالقبول سے نوازنے پر اہل علم نے اتفاق کیا ہے، نیز اتفاق ہے کہ فن حدیث میں صحیح ترین کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں۔''

(مِرقاة المَفاتيح :18/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ هُوَ الْأَصَحُّ مُطْلَقًا عَلَى الْأَصَحِّ .

''راجح قول کے مطابق (کتب احادیث میں) صحیح بخاری مطلق طور پر صحیح ترین کتاب ہے۔''

(مِرقاة المَفاتيح :270/1)

❁ علامہ احمد سرہندی حنفی (۱۰۳۴ھ) لکھتے ہیں:

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ الَّذِي هُوَ أَصَحُّ كِتَابٍ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ .

''کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے۔''

(رسالة رد الرّوافض، ص 9)

❁ علامہ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ (۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ الَّذِي تَقَرَّرَ عِنْدَ جُمْهُورِ الْمُحَدِّثِينَ أَنَّ صَحِيحَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْبُخَارِيِّ مُقَدَّمٌ عَلٰى سَائِرِ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ، حَتّٰى قَالُوا : أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ .

''جان لیجئے کہ جمہور محدثین کا مؤقف یہی ہے کہ صحیح بخاری (فن حدیث میں لکھی جانے والی) دیگر تمام تصنیفات پر مقدم ہے، اہل علم نے تو یہ تک کہہ دیا کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے۔''

(لَمعات التّنقيح :123/1، مقدمة في أصول الحديث، ص 85)

❁ علامہ حسین مغربی رحمہ اللہ (۱۱۱۹ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَلَقَّتْهُمَا الْأُمَّةُ بِالْقُبُولِ .

''یقیناً اُمت نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کو تلقی بالقبول بخشا ہے۔''

(البدر التّمام :44/1)

❁ علامہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ (۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الصَّحِيْحَانِ فَقَدِ اتَّفَقَ الْمُحَدِّثُوْنَ عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ مَا فِيْهِمَا مِنَ الْمُتَّصِلِ الْمَرْفُوْعِ صَحِيْحٌ بِالْقَطْعِ، وَأَنَّهُمَا مُتَوَاتِرَانِ إِلٰى مُصَنِّفَيْهِمَا، وَأَنَّه، كُلُّ مَنْ يُهَوِّنُ أَمْرَهُمَا فَهُوَ مُبْتَدِعٌ مُّتَّبِعٌ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ .

''صحیح البخاری اور صحیح مسلم کے متعلق محدثین کا اجماع ہے کہ ان میں موجود تمام متصل مرفوع احادیث قطعی صحیح ہیں اور اس پر بھی اجماع ہے کہ یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین تک متواتر روایت ہوئی ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو ان کے معاملے کو کمزور کرنا چاہتا ہے، بدعتی ہے اور مومنین کے راستے سے ہٹا ہوا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حُجّة اللّٰه البالغة :232/1)

❁ علامہ طحطاوی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۳۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ قُلْتَ : مَا وُقُوفُكَ عَلٰى أَنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْفِرَقِ يَدَّعِي أَنَّهُ عَلَيْهِ، قُلْتُ : لَيْسَ ذَاكَ بِالْإِدِّعَاءِ وَالتَّشَبُّثِ بِاسْتِعْمَالِهِمُ الْوَهْمَ الْقَاصِرَ وَالْقَوْلَ الزَّاعِمَ، بَلْ بِالنَّقْلِ عَنْ جَهَابِذَةِ هٰذِهِ الصَّنْعَةِ وَعُلَمَاءِ أَهْلِ الْحَدِيثِ، الَّذِينَ جَمَعُوا صِحَاحَ الْحَدِيثِ فِي أُمُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْوَالِهِ، وَأَفْعَالِهِ، وَحَرَكَاتِهِ، وَسَكَنَاتِهِ، وَأَحْوَالِ الصَّحَابَةِ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ مِثْلِ الْإِمَامِ الْبُخَارِيِّ، وَمُسْلِمٍ، وَغَيْرِهِمَا مِنَ الثِّقَاتِ الْمَشْهُورِينَ الَّذِينَ اتَّفَقَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ عَلٰى صِحَّةِ مَا أُوْرِدَ فِي كُتُبِهِمْ مِنْ أُمُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، ثُمَّ بَعْدَ النَّقْلِ، يُنْظَرُ إِلَى الَّذِي تَمَسَّكَ بِهَدْيِهِمْ، وَاقْتَفٰى أَثَرَهُمْ وَاهْتَدٰى بِسِيَرِهِمْ فِي الْأُصُولِ وَالْفُرُوعِ، فَيُحْكَمُ بِأَنَّهُ مِنَ الَّذِينَ هُمْ هُمْ، وَهٰذَا هُوَ الْفَارِقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَالْمُمَيِّزُ بَيْنَ مَنْ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ وَبَيْنَ مَنْ هُوَ عَلَى السَّبِيلِ الَّذِي عَلٰى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ .

”اگر آپ پوچھیں کہ کیسے پتہ چلے گا کہ آپ صراط مستقیم (راہِ حق) پر گامزن ہیں، جبکہ ہر فرقے کا یہی دعویٰ ہے کہ وہ حق پر ہے؟ تو میرا جواب یہ ہے کہ اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ میں زبانی کلامی دعوے اور ظن وتخمین قابل قبول نہیں، بلکہ اس کے ثبوت کے لیے ماہرین ونقادِ فن اور علمائے اہل حدیث مثلاً امام بخاری، امام مسلم وغیرہ جیسے ثقہ مشہور ائمہ دین، جن کی کتابوں کی صحت پر مشرق ومغرب کی اسلامی دنیا کا اتفاق ہو چکا ہے، کی طرف رجوع ضروری ہے، جنھوں نے (انتھک محنت اور جانفشانی سے) نبی کریم ﷺ کے ارشادات عالیہ، آپ ﷺ کے احوال وافعال اور حرکات وسکنات، نیز صحابہ، مہاجرین وانصار اور ان کے تمام کے تمام متبعین بالاحسان کے حالات واعمال کو صحیح سندوں سے جمع کیا ہے، قرآن وحدیث کے بعد پھر اُس کے قول وفعل کو دیکھا جائے گا، جس نے ان (صحابہ وتابعین) کے طریقہ کو مضبوطی سے تھام لیا، ان کے نقشِ قدم پر چلا، اُصول وفروع میں انہی کے طریقے کا اتباع کیا۔ اس سے ثابت ہو جائے گا کہ یہ اہل حق میں سے ہے۔ یہی حق وباطل کے درمیان فرق کرنے والی واضح اور ٹھوس دلیل ہے، کون صراط مستقیم (راہِ حق) پر ہے اور کون باطل وگمراہی پر ہے؟ یہ جاننے کے لیے یہی معیار وکسوٹی ہے۔''

(حاشية الطّحطاوي على الدّر المختار : 153/4)

❁ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ هٰذَا الشَّأْنِ أَنَّ أَحَادِيثَ الصَّحِيحَيْنِ، أَوْ أَحَدِهِمَا كُلِّهَا مِنَ الْمَعْلُومِ صِدْقُهُ الْمُتَلَقّٰى بِالْقَبُولِ الْمُجْمَعِ عَلٰى ثُبُوتِهٖ.

''فن حدیث کے ماہرین کا اجماع ہے کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کے (متفق علیہ) احادیث یا ان کی منفرد احادیث سب کی سب قطعی طور پر سچی ہیں، انہیں تلقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالقبول حاصل ہے اور ان کے ثابت ہونے پر اجماع ہے۔''

(قَطر الوَلي، ص 218)

❁ علامہ آلوسی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۷۰ھ) فرماتے ہیں:

هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى .

''صحیح بخاری اور صحیح مسلم کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں۔''

(الأجوبة العراقية، ص 22)

❁ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (۱۳۰۷ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَطْبَقُوا عَلٰى أَنَّ أَصَحَّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ ثُمَّ صَحِيحُ مُسْلِمٍ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب صحیح بخاری ہے، پھر صحیح مسلم ہے۔''

(الحِطّة، ص 103، 225، أبجد العلوم، ص 366)

فائدہ:

❁ علامہ ابونصر، وائلی سجزی رحمہ اللہ (۴۴۴ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْفُقَهَاءُ وَغَيْرُهُمْ عَلٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنَّ جَمِيعَ مَا فِي كِتَابِ الْبُخَارِيِّ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَحَّ عَنْهُ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ لَا شَكَّ فِيهِ، أَنَّهُ لَا يَحْنَثُ وَالْمَرْأَةُ بِحَالِهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي حِبَالَتِهِ .

''اہل علم فقہا وغیرہم کا اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص طلاق کی قسم اٹھائے کہ صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ سے مروی (مرفوع متصل) جتنی روایات ہیں، سب صحیح ثابت ہیں اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین ہیں، تو اس شخص کی قسم نہیں ٹوٹے گی اور اس کی بیوی اس کے عقد میں ہی رہے گی۔''

(مقدمة ابن الصّلاح، ص 26)

❁ امام ہبۃ اللہ، لالکائی رحمہ اللہ (۴۱۸) فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ فَقَالَ لِي : صَحِيحٌ كُلُّهُ أَوْ جَيِّدٌ كُلُّهُ أَوْ نَحْوُ هٰذَا مِنَ الْكَلَامِ لَوْ أَنَّهُ أَدْخَلَ فِيهِ الشَّافِعِيَّ .

''میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ صحیح بخاری کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ساری کی ساری بخاری صحیح ہے یا جید، یا اس طرح کی بات فرمائی، ہاں اگر شافعی کی حدیث داخل کر لیتے (تو بہت اچھا تھا)۔''

(الاحتجاج بالشّافعي للخطيب، ص 79)

❁ امام الحرمین جوینی رحمہ اللہ (۴۷۸ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ حَلَفَ إِنْسَانٌ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ أَنَّ مَا فِي كِتَابَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ مِمَّا حَكَمَا بِصِحَّتِهِ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا أَلْزَمْتُهُ الطَّلَاقُ وَلَا حَنَثْتُهُ لِإِجْمَاعِ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى صِحَّتِهِمَا .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر کوئی انسان طلاق کی قسم اٹھائے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود تمام روایات، جن پر امام بخاری وامام مسلم نے صحیح کا حکم لگا ہے، وہ سب نبی کریم ﷺ کے فرامین ہیں، تو اس کی بیوی کو طلاق نہیں پڑے گی، نہ اس کی قسم ٹوٹے گی، کیونکہ بخاری ومسلم کی صحت پر علمائے مسلمین کا اجماع ہے۔''

(مقدمة شرح النّووي، ص 19)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابوداود رحمہ اللہ

(۲۰۲۔۲۷۵ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابوداود، سلیمان بن اشعث بن اسحاق، ازدی سجستانی، بصری۔

اہل علم کی مدح وثناء:

❁ امام محمد بن اسحاق صاغانی رحمہ اللہ (۲۷۰ھ) فرماتے ہیں:

لُيِّنَ لِأَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيِّ الْحَدِيثُ كَمَا لُيِّنَ لِدَاوُدَ الْحَدِيدُ .

''امام ابوداود سجستانی رحمہ اللہ کے لیے حدیث اسی طرح نرم ومسخر کر دی گئی، جیسے سیدنا داود علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم ومسخر کر دیا گیا۔''

(تاريخ ابن عساكر : 196/22، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابراہیم بن اسحاق حربی رحمہ اللہ (۲۸۵ھ) فرماتے ہیں:

لَمَّا صَنَّفَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا الْكِتَابَ أُلِينَ لِأَبِي دَاوُدَ الْحَدِيثُ كَمَا أُلِينَ لِدَاوُدَ الْحَدِيدُ .

''جب امام ابوداود رحمہ اللہ نے کتاب تصنیف کی، تو آپ رحمہ اللہ کے لیے حدیث اسی طرح نرم کر دی گئی، جیسے سیدنا داود علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کر دیا گیا۔''

(مَعالم السّنن للخطابي :7/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام زکریا بن یحییٰ ساجی رحمہ اللہ (۳۰۷ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَصْلُ الْإِسْلَامِ وَكِتَابُ السُّنَنِ لِأَبِي دَاوُدَ عَهْدُ الْإِسْلَامِ .

''اللہ عزوجل کی کتاب (قرآن کریم) اسلام کی اصل اصیل ہے اور امام ابو داود رحمہ اللہ کی سنن اسلام کا (فقہی) شاہکار ہے۔''

(تاريخ ابن عساكر : 197/22، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ابوعبداللہ محمد بن مخلد رحمہ اللہ (۳۳۱ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ يَفِي بِمُذَاكَرَةِ مِائَةِ أَلْفِ حَدِيْثٍ، وَلَمَّا صَنَّفَ كِتَابَ السُّنَنِ، وَقَرَأَهٗ عَلَى النَّاسِ، صَارَ كِتَابُهٗ لِأَصْحَابِ الْحَدِيْثِ كَالْمُصْحَفِ، يَتَّبِعُونَهٗ وَلَا يُخَالِفُوْنَهٗ، وَأَقَرَّ لَهٗ أَهْلُ زَمَانِهٖ بِالْحِفْظِ وَالتَّقَدُّمِ فِيْهِ .

''امام ابوداود سلیمان بن اشعث رحمہ اللہ نے ایک لاکھ احادیث کا مذاکرہ مکمل کیا، پھر جب سنن کی تصنیف کی اور اسے لوگوں پر قرأت کیا، تو آپ رحمہ اللہ کی کتاب محدثین کے لیے مصحف کی حیثیت حاصل کر گئی، وہ اسی مجموعہ کا اتباع کرنے لگے، اس کی مخالفت نہیں کرتے تھے، نیز امام ابوداود رحمہ اللہ کے زمانہ کے محدثین نے آپ رحمہ اللہ کے حفظ اور برتری کا اقرار دیا۔''

(مقدمة أبي الطّاهر السّلفي على معالم السّنن للخطابي : 367/4، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ مسلمہ بن قاسم رحمہ اللہ (۳۵۳ھ) ''کتاب الصلہ'' میں فرماتے ہیں:

كَانَ ثِقَةً زَاهِدًا عَارِفًا بِالْحَدِيثِ إِمَامُ عَصْرِهٖ فِي ذٰلِكَ .

''آپ رحمہ اللہ ثقہ، زاہد اور حدیث کی معرفت رکھنے والے تھے، فن حدیث میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے عہد کے امام تھے۔‘‘

(إكمال تهذيب الكمال لمُغلطاي الحنفي : 38/6)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ أَبُو دَاوُدَ أَحَدَ أَئِمَّةِ الدُّنْيَا فِقْهًا وَّعِلْمًا وَّحِفْظًا وَّنَسْكًا وَوَرْعًا وَإِتْقَانًا مِمَّنْ جَمَعَ وَصَنَّفَ وَذَبَّ عَنِ السُّنَنِ وَقَمَعَ مَنْ خَالَفَهَا وَانْتَحَلَ ضِدَّهَا .

’’امام ابوداود رحمہ اللہ کا شمار دنیا کے ان ائمہ میں ہوتا ہے، جو فقہ، علم، حفظ، زہد وورع اور اتقان میں امامت کے درجہ پر فائز ہیں، آپ رحمہ اللہ نے احادیث جمع کیں، کتابیں تصنیف کیں، احادیث کا دفاع کیا اور احادیث کی مخالفت کرنے والوں اور ان کے خلاف مسلک اختیار کرنے والوں کا خوب رد کیا۔‘‘

(الثّقات : 282/8)

❁ حافظ ابوعلی احمد بن ابراہیم قوہستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ وَكِيعٌ يُشْبِهُ بِسُفْيَانَ، وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يُشْبِهُ بِوَكِيعٍ، وَكَانَ أَبُو دَاوُدَ يُشْبِهُ بِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ .

’’امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ (حفظ واتقان میں) امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے مشابہ تھے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ امام وکیع رحمہ اللہ کے مشابہ تھے اور امام ابو داود رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مشابہ تھے۔‘‘

(تاريخ بغداد : 75/10، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ مؤرخ ہراۃ احمد بن محمد بن یاسین ہروی (۳۳۴ھ) نے کہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ أَحَدَ حُفَّاظِ الْإِسْلَامِ لِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِلْمِهِ، وَعِلَلِهِ وَسَنَدِهِ، فِي أَعْلَا دَرَجَةِ النُّسُكِ وَالْعَفَافِ وَالصَّلَاحِ وَالْوَرَعِ مِنْ فُرْسَانِ الْحَدِيثِ.

''آپ رحمہ اللہ کا شمار ان حفاظ اسلام میں ہوتا ہے، جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث، ان کی (ظاہری ومخفی) علتوں اور سندوں پر دسترس رکھتے تھے، آپ رحمہ اللہ عبادت گزاری، پاکدامنی، نیکی اور ورع وتقویٰ کے بلند پایہ مقام پر فائز تھے، آپ حدیث کے شاہسوار تھے۔''

(تاريخ بغداد : 75/10، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوعبداللہ محمد بن اسحاق ابن مندہ رحمہ اللہ (۳۹۵ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحُفَّاظُ الَّذِيْنَ أَخْرَجُوا الصَّحِيحَ وَمَيَّزُوا الثَّابِتَ مِنَ الْمَعْلُولِ، وَالْخَطَأَ مِنَ الصَّوَابِ أَرْبَعَةٌ؛ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النَّيْسَابُورِيُّ، وَبَعْدَهُمَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ.

''حفاظ حدیث میں سے جنہوں نے صحیح احادیث کو جمع کیا، معلول اور خطا کو درست سے جدا کیا، (ان میں مشہور ترین) چار ہیں؛ امام ابو عبد اللہ بخاری رحمہ اللہ، ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ، پھر ان دونوں کے بعد امام ابوداود سجستانی اور امام عبدالرحمٰن نسائی رحمہما اللہ ہیں۔''

(مُقدمة أبي الطّاهر السّلفي على معالم السّنن للخطابي : 367/4، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ (۴۰۵ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِمَامُ أَهْلِ عَصْرِهِ بِلَا مُدَافَعَةٍ .

''آپ رحمہ اللہ بلاشک وشبہ اپنے عہد کے امام تھے۔''

(تاریخ نیسابور : 298)

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ مَنْ رَحَلَ وَطَوَّفَ، وَجَمَعَ وَصَنَّفَ، وَكَتَبَ عَنِ الْعِرَاقِيِّينَ، وَالْخُرَاسَانِيِّينَ، وَالشَّامِيِّينَ، وَالْمِصْرِيِّينَ، وَالْجَزْرِيِّينَ ..... وَكَانَ أَبُو دَاوُدَ قَدْ سَكَنَ الْبَصْرَةَ، وَقَدِمَ بَغْدَادَ غَيْرَ مَرَّةٍ، وَرَوٰى كِتَابَهُ الْمُصَنَّفَ فِي السُّنَنِ بِهَا، وَنَقَلَهُ عَنْهُ أَهْلُهَا، وَيُقَالُ : إِنَّهُ صَنَّفَهُ قَدِيمًا وَعَرَضَهُ عَلٰى أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَاسْتَجَادَهُ وَاسْتَحْسَنَهُ .

''آپ رحمہ اللہ کا شمار ان محدثین میں ہوتا ہے، جنہوں نے (طلب علم کے لیے) کئی اسفار کیے، دور دراز علاقوں کی گشت کی، احادیث جمع کیں، کتابیں تصنیف کیں، اہل عراق، اہل خراسان، اہل شام، اہل مصر اور اہل جزرہ سے احادیث لکھیں۔..... امام ابوداود رحمہ اللہ نے بصرہ میں سکونت اختیار کی، بغداد میں کئی مرتبہ تشریف لائے اور یہاں اپنی سنن کو روایت کیا، آپ رحمہ اللہ سے بغداد کے کئی باشندوں نے یہ کتاب نقل کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے سنن بہت پہلے تصنیف کی تھی اور اسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر پیش کیا، تو آپ رحمہ اللہ نے اسے سراہا اور اس کی تحسین فرمائی۔''

(تاریخ بغداد : 75/10)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ قاضی ابوالحسین ابن الفراء بغدادی رحمہ اللہ (۵۲۶ھ) فرماتے ہیں:

أَبُو دَاوُدَ الْإِمَامُ فِي زَمَانِهِ .

''ابوداود رحمہ اللہ اپنے زمانے کے امام تھے۔''

(إكمال تهذيب الكمال لمُغلطاي الحَنَفي : 39/6)

❁ حافظ ابن القطان فاسی رحمہ اللہ (۶۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِمَامُ عَصْرِهِ .

''آپ رحمہ اللہ اپنے عہد کے امام تھے۔''

(بَيان الوَهم والإيهام : 637/5)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَى الثَّنَاءِ عَلٰى أَبِي دَاوُدَ، وَوَصَفَهُ بِالْحِفْظِ التَّامِّ، وَالْعِلْمِ الْوَافِرِ، وَالْإِتْقَانِ، وَالْوَرْعِ، وَالدِّينِ، وَالْفَهْمِ الثَّاقِبِ فِي الْحَدِيثِ وَغَيْرِهِ .

''اہل علم نے بالاتفاق امام ابوداود رحمہ اللہ کی مدح وستائش فرمائی ہے، انہیں حفظ تام، علم وافر، اتقان، تقویٰ وورع، دین داری اور فن حدیث اور دیگر فنون میں فہم ثاقب کے ساتھ متصف کیا ہے۔''

(تهذيب الأسماء واللُّغات : 225/2)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ، شَيْخُ السُّنَّةِ، مُقَدَّمُ الْحُفَّاظِ، أَبُو دَاوُدَ الْأَزْدِيُّ، السِّجِسْتَانِيُّ، مُحَدِّثُ الْبَصْرَةِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''امام ابو داود ازدی سجستانی رحمہ اللہ امام، شیخ السنہ، بلند پایہ حافظ اور بصرہ کے محدث تھے۔''

(سِير أعلام النُّبلاء : 203/13)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ الثَّبْتُ سَيِّدُ الْحُفَّاظِ ..... صَاحِبُ السُّنَنِ .

''آپ رحمہ اللہ ثقہ ثبت امام اور سید الحفاظ تھے۔.....آپ صاحب السنن ہیں۔''

(تذكرة الحُفّاظ : 127/2)

❁ مزید فرماتے ہیں:

كَانَ أَبُو دَاوُدَ مَعَ إِمَامَتِهِ فِي الْحَدِيْثِ وَفُنُوْنِهِ مِنْ كِبَارِ الْفُقَهَاءِ، فَكِتَابُهُ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ، وَهُوَ مِنْ نُجَبَاءِ أَصْحَابِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ، لَازَمَ مَجْلِسَهُ مُدَّةً، وَسَأَلَهُ عَنْ دِقَاقِ الْمَسَائِلِ فِي الْفُرُوْعِ وَالْأُصُوْلِ، وَكَانَ عَلٰى مَذْهَبِ السَّلَفِ فِي اتِّبَاعِ السُّنَّةِ وَالتَّسْلِيمِ لَهَا، وَتَرْكِ الْخَوْضِ فِي مَضَائِقِ الْكَلَامِ .

''حدیث اور فنون حدیث میں امامت کے ساتھ ساتھ امام ابو داود رحمہ اللہ کا شمار کبار فقہا میں بھی ہوتا ہے، آپ رحمہ اللہ کی کتاب اس پر دلالت کناں ہے۔ آپ رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ارشد اور قابل تلامذہ میں سے ہیں، آپ رحمہ اللہ لمبے عرصہ تک امام احمد رحمہ اللہ کے پاس رہے اور اصول وفروع کے دقیق مسائل بارے سوالات کرتے رہے۔ آپ رحمہ اللہ سلفی المذہب تھے، سنت کا اتباع کرتے، اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتے تھے اور (اہل کلام کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح بے وجہ) باتوں کی گہرائی میں جانے سے مجتنب رہتے تھے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 215/13)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ الرَّحَّالِينَ الْجَوَّالِينَ فِي الْآفَاقِ وَالْأَقَالِيمِ، جَمَعَ وَصَنَّفَ وَخَرَّجَ وَأَلَّفَ، وَسَمِعَ الْكَثِيرَ عَنْ مَشَايِخِ الْبُلْدَانِ فِي الشَّامِ وَمِصْرَ وَالْجَزِيرَةِ وَالْعِرَاقِ وَخُرَاسَانَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، وَلَهُ السُّنَنُ الْمَشْهُورَةُ الْمُتَدَاوَلَةُ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ .

''آپ رحمہ اللہ کا شمار ان ائمہ حدیث میں ہوتا ہے، جنہوں نے (حصول علم کے لیے) کئی علاقوں اور شہروں کے طویل اسفار کیے۔ آپ رحمہ اللہ نے احادیث جمع کیں، کتابیں تصنیف کیں، احادیث کو کتابوں میں جمع کیا۔ شام، مصر، جزیرہ، عراق اور خراسان وغیرہ میں مشائخ سے بہت سی احادیث کا سماع کیا۔ آپ رحمہ اللہ کی ایک مشہور سنن ہے، جو اہل علم کے یہاں متداول ہے۔''

(البداية والنّهاية : 616/14)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

ثِقَةٌ حَافِظٌ مُصَنِّفُ السُّنَنِ وَغَيْرِهَا مِنَ كِبَارِ الْعُلَمَاءِ .

''آپ رحمہ اللہ ثقہ، حافظ، سنن اور دیگر کتب کے مصنف ہیں، آپ رحمہ اللہ کا شمار کبار اہل علم میں ہوتا ہے۔''

(تقريب التّهذيب : 2533)

❁ علامہ ابن تغری بردی حنفی رحمہ اللہ (۸۷۴ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْإِمَامُ الْحَافِظُ النَّاقِدُ صَاحِبُ السُّنَنِ ..... كَانَ إِمَامَ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَصْرِهِ بِلَا مُدَافَعَةٍ ..... وَكَانَ عَارِفًا بِعِلَلِ الْحَدِيثِ وَرَعًا .

''آپ رحمہ اللہ امام، حافظ، ناقد حدیث اور سنن کے مصنف ہیں۔ ..... آپ رحمہ اللہ بلاشک وشبہ اپنے دور کے محدثین کے امام تھے۔.....آپ رحمہ اللہ علل حدیث کے ماہر اور ورع وتقویٰ سے متصف شخصیت تھے۔''

(النُّجوم الزّاهرة : 73/3)

عقیدہ:

امام ابوداود رحمہ اللہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ پر تھے، آپ رحمہ اللہ کی کتب اس پر بین دلیل ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں جہمیہ، معطلہ، مفوضہ اور دیگر گمراہ فرق کا رد کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے عقائد نقل کیے ہیں، وہ سب اعتقادات اہل سنت والجماعت والے ہیں۔

ذیل میں امام ابوداود رحمہ اللہ کے عقائد کا مجموعہ پیش کیا جاتا ہے، جو ان سے ان کے فرزند ارجمند امام ابوبکر بن ابی داود رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔ یہ قصیدہ ملاحظہ فرمائیں اور آخر میں تبصرہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

❁ امام ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ (۳۶۰ھ) بیان کرتے ہیں:

قَدْ كَانَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنْشَدَنَا قَصِيدَةً قَالَهَا فِي السُّنَّةِ وَهٰذَا مَوْضِعُهَا وَأَنَا أَذْكُرُهَا لِيَزْدَادَ بِهَا أَهْلُ الْحَقِّ بَصِيرَةً وَقُوَّةً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، أَمْلٰى عَلَيْنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي مَسْجِدِ الرَّصَافَةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّثَلَاثِمِائَةٍ فَقَالَ تَجَاوَزُ اللّٰهُ عَنْهُ :

''امام ابوبکر بن ابی داود رحمہ اللہ ہمیں ایک قصیدہ سنایا کرتے تھے، جوانہوں نے اپنی ''السنہ'' میں کہا ہے۔ یہاں ہم وہ قصیدہ ذکر کیے دیتے ہیں، تاکہ اہل حق کی بصیرت اور قوت بڑھ جائے، ان شاء اللہ! امام ابوبکر بن ابی داود رحمہ اللہ نے ہمیں مسجد رصاص میں بروز جمعہ، ۲۵ شعبان سن ۳۰۹ھ کو یہ قصیدہ املا کرایا:

«تَمَسَّكْ بِحَبْلِ اللّٰهِ وَاتَّبِعِ الْهُدٰى

وَلَا تَكُ بِدْعِيًا لَعَلَّكَ تُفْلِحُ

''اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں، ہدایت کی پیروی کریں اور بدعتی مت بنیں، آپ فلاح پا جائیں گے۔''

وَدِنْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَالسُّنَنِ الَّتِي

أَتَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ تَنْجُو وَتَرْبَحُ

''کتاب اللہ اور ان احادیث کو دین بنا لیں، جو رسول اللہ ﷺ سے (بسند ثابت) منقول ہیں، آپ نجات پا جائیں گے اور فائدے میں رہیں گے۔''

وَقُلْ : غَيْرُ مَخْلُوقٍ كَلَامُ مَلِيكِنَا

بِذٰلِكَ دَانَ الْأَتْقِيَاءُ وَأَفْصَحُوا

''یہ عقیدہ بنائیں کہ ہمارے مالک کا کلام مخلوق نہیں ہے، اہل تقویٰ نے یہی عقیدہ بنایا ہے اور اسی کی صراحت کی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَغْلُ فِي الْقُرْآنِ بِالْوَقْفِ قَائِلًا

كَمَا قَالَ أَتْبَاعٌ لِجَهْمٍ وَأَسْجَحُوا

''قرآن کریم کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے میں توقف سے کام مت لیں، جیسے جہنم بن صفوان کے پیروکاروں نے صراحت اور اشارے میں بات کی ہے۔''

وَلَا تَقُلِ : الْقُرْآنُ خَلْقٌ قَرَأْتُهُ

فَإِنَّ كَلَامَ اللّٰهِ بِاللَّفْظِ يُوضَحُ

''یہ بھی مت کہیں کہ جو میں نے قرآن پڑھا ہے، وہ مخلوق ہے، کیونکہ کلام اللہ کو الفاظ کے ساتھ ہی واضح کیا گیا ہے (یعنی اس کے الفاظ اور معانی دونوں ہی من جانب اللہ ہیں)۔''

وَقُلْ يَتَجَلَّى اللّٰهُ لِلْخَلْقِ جَهْرَةً

كَمَا الْبَدْرُ لَا يَخْفٰى وَرَبُّكَ أَوْضَحُ

''یہ عقیدہ اپنائیں کہ اللہ تعالیٰ (روز قیامت) مخلوق کے سامنے واضح طور پر تجلی فرمائے گا، جیسے چودھویں رات کا چاند بالکل واضح ہوتا ہے۔''

وَلَيْسَ بِمَوْلُودٍ وَلَيْسَ بِوَالِدٍ

وَلَيْسَ لَهٗ شِبْهٌ تَعَالَى الْمُسَبَّحُ

''نہ اللہ کسی کی اولاد ہے اور وہ کسی کا والد ہے، نہ کوئی اس کے مشابہ ہے، وہ (ہر نقص وعیب سے) بلند اور پاک ہے۔''

وَقَدْ يُنْكِرُ الْجَهْمِيُّ هٰذَا وَعِنْدَنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِمِصْدَاقِ مَا قُلْنَا حَدِيثٌ مُصَرِّحُ

''جہنمی اس (رؤیت باری تعالیٰ) کا انکار کرتے ہیں، جبکہ ہمارے پاس اپنے دعویٰ کی صداقت پر صحیح حدیث موجود ہے۔''

رَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ مَقَالِ مُحَمَّدٍ

فَقُلْ مِثْلَ مَا قَدْ قَالَ فِي ذَاكَ تَنْجَحُ

''جسے سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے (بخاری: ۵۵۴، مسلم: ۶۳۳)، لہٰذا آپ بھی رؤیت باری تعالیٰ کے بارے میں وہی کہیں، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، آپ نجات پا جائیں گے۔''

وَقَدْ يُنْكِرُ الْجَهْمِيُّ أَيْضًا يَمِينَهُ

وَكِلْتَا يَدَيْهِ بِالْفَوَاضِلِ تَنْضَحُ

''جہمی نے باری تعالیٰ کے ہاتھ کا بھی انکار کیا ہے، اس کے دونوں ہاتھ احسان وکرم کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔''

وَقُلْ : يَنْزِلُ الْجَبَّارُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

بِلَا كَيْفٍ جَلَّ الْوَاحِدُ الْمُتَمَدَّحُ

''یہ بھی عقیدہ رکھیں کہ جبار ہر رات (آسمان دنیا پر) نزول فرماتا ہے، جس کی کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی، وہ اکیلا جلیل القدر ہے اور تعریف کیا گیا ہے۔

إِلٰى طَبَقِ الدُّنْيَا يَمُنُّ بِفَضْلِهِ

فَتُفْرَجُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُفْتَحُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''(یہ نزول) آسمان دنیا کی طرف ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے ساتھ احسان فرماتا ہے، (دعا کی قبولیت کے لیے) آسمانوں کے دروازے پوری طرح کھول دیے جاتے ہیں۔''

يَقُولُ : أَلَا مُسْتَغْفِرٍ يَلْقَى غَافِرًا

وَمُسْتَمْنِحٌ خَيْرًا وَرِزْقًا فَيُمْنَحُ

''رب تعالیٰ فرماتا ہے: ہے کوئی استغفار کرنے والا، وہ اسے معاف کرنے والا پائے گا، ہے کوئی خیر اور رزق کا طلب گار، اسے عطا کر دیا جائے گا۔''

رَوٰى ذَاكَ قَوْمٌ لَا يُرَدُّ حَدِيثُهُمْ

أَلَا خَابَ قَوْمٌ كَذَّبُوهُمْ وَقُبِّحُوا

''یہ عقیدہ (نزول) اتنی بڑی تعداد نے روایت کیا ہے کہ جن کی احادیث رد نہیں کی جاسکتیں، مگر ایک قوم برباد ہوگئی، انہوں نے ان راویان کو ہی جھٹلا دیا اور قبیح عمل کے مرتکب ٹھہرے۔''

وَقُلْ : إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ

وَزِيرَاهُ قِدْمًا ثُمَّ عُثْمَانُ الْأَرْجَحُ

''نیز یہ بھی عقیدہ رکھیے کہ محمد کریم ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخصیات آپ ﷺ کے دو وزیر (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) ہیں، پھر راجح قول کے مطابق سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا نمبر ہے۔''

وَرَابِعُهُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ بَعْدَهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلِيٌّ حَلِيفُ الْخَيْرِ بِالْخَيْرِ مُنْجِحُ

''پھر چوتھے نمبر پر سب سے افضل انسان سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں، جو کہ خیر والے اور بہادر ہیں۔''

وَإِنَّهُمْ وَالرَّهْطُ لَا رَيْبَ فِيهِمُ

عَلٰى نُجُبِ الْفِرْدَوْسِ فِي الْخُلْدِ تَسْرَحُ

''یہ ہستیاں اور دیگر صحابہ ایسا گروہ ہیں، جو بلا شک وشبہ جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوں گے، اس میں ہمیشہ ہمیشہ نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔''

سَعِيدٌ وَسَعْدٌ وَابْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ

وَعَامِرُ فِهْرٍ وَالزُّبَيْرُ الْمُمَدَّحُ

''(عشرہ مبشرہ صحابہ میں خلفائے اربعہ کے علاوہ) سعید بن زید، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمٰن بن عوف، طلحہ بن عبیداللہ، عامر فہر (ابوعبیدہ ابن الجراح) اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم شامل ہیں، جو سب کے سب قابل ستائش ہیں۔''

وَقُلْ : خَيْرُ قَوْلٍ فِي الصَّحَابَةِ كُلِّهِمُ

وَلَا تَكُ طَعَّانًا تَعِيبُ وَتَجْرَحُ

''ہر صحابی کے بارے میں کلمہ خیر کہیے، ان کی عیب جوئی اور ان پر جرح کرنے والوں میں سے مت ہوئیے۔

فَقَدْ نَطَقَ الْوَحْيُ الْمُبِينُ بِفَضْلِهِمُ

وَفِي الْفَتْحِ آيٌ فِي الصَّحَابَةِ تَمْدَحُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحی الٰہی ان کے فضائل بیان کرتی ہے اور سورت فتح کی آیات ان کی تعریف کرتی ہیں۔

وَبِالْقَدَرِ الْمَقْدُورِ أَيْقِنْ فَإِنَّهُ

دِعَامَةُ عِقْدِ الدِّينِ وَالدَّيْنُ أَفْيَحُ

''تقدیر پر ایمان رکھیں، کیونکہ یہ عقائد دینیہ میں ایک مضبوط ستون کی حیثیت رکھتی ہے اور دین (میں عقیدہ کا باب) وسیع ہے۔''

وَلَا تُنْكِرَنَّ جَهْلًا نَكِيرًا وَّمُنْكَرًا

وَلَا الْحَوْضَ وَالْمِيزَانَ إِنَّكَ تُنْصَحُ

''منکر ونکیر (کے سوال وجواب) کا انکار ہرگز مت کیجئے، نہ حوض کوثر اور میزان کا انکار کریں، بے شک آپ کو یہ نصیحت کی جاتی ہے۔''

وَقُلْ : يُخْرِجُ اللّٰهُ الْعَظِيمُ بِفَضْلِهٖ

مِنَ النَّارِ أَجْسَادًا مِنَ الْفَحْمِ تُطْرَحُ

''عقیدہ رکھیں کہ اللہ العظیم اپنے فضل وکرم کے ساتھ جہنم سے ایسے (گناہ گار موحدین) افراد کو باہر نکالے، جن کے اجسام کوئلہ بن چکے ہوں گے۔''

عَلَى النَّهَرِ فِي الْفِرْدَوْسِ تَحْيَا بِمَائِهٖ

كَحَبَّةِ حَمْلِ السَّيْلِ إِذْ جَاءَ يَطْفَحُ

''انہیں جنت کی ایک نہر میں پھینکا جائے گا، جس کے پانی سے وہ ایسے زندہ ہو جائیں گے، جیسے سیلاب کے پانی سے کناروں پر دانے اُگ آتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ لِلْخَلْقِ شَافِعٌ

وَقُلْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ : حَقٌّ مُوَضَّحُ

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ مخلوق کی شفاعت کریں گے، نیز یہ عقیدہ رکھیں کہ عذاب قبر واضح حق ہے۔''

وَلَا تُكَفِّرَنَّ أَهْلَ الصَّلَاةِ وَإِنْ عَصَوْا

فَكُلُّهُمْ يَعْصِي وَذُو الْعَرْشِ يَصْفَحُ

''نماز پڑھنے والوں (اہل قبلہ) کی تکفیر مت کیجئے، اگرچہ وہ گناہ گار ہوں، ہر کوئی گناہ کرتا ہے اور عرش والا معاف کر دیتا ہے۔''

وَلَا تَعْتَقِدْ رَأْيَ الْخَوَارِجِ إِنَّهُ

مَقَالٌ لِمَنْ يَهْوَاهُ يُرْدِي وَيَفْضَحُ

''خوارج جیسا عقیدہ مت رکھیں، کیونکہ یہ ایسا عقیدہ ہے، جو اس کا قائل ہوتا ہے، وہ تباہ و برباد اور ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے۔''

وَلَا تَكُ مُرْجِئًا لَعُوبًا بِدِينِهِ

أَلَا إِنَّمَا الْمُرْجِيُّ بِالدِّيْنِ يَمْزَحُ

''آپ مرجئ بھی مت بنیں، جو دین کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں، یاد رکھنا کہ مرجیہ نے دین (کی نصوص) کا مزاح بنایا ہوا ہے۔''

وَقُلْ : إِنَّمَا الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَنِيَّةٌ

وَفِعْلٌ عَلٰى قَوْلِ النَّبِيِّ مُصَرَّحُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ عقیدہ رکھیں کہ ایمان دراصل قول (زبان کے اقرار، نیت (دل کے اعتقاد) اور عمل کا نام ہے، نبی کریم ﷺ کے فرامین میں اس کی صراحت ہے۔''

وَيَنْقُصُ طَوْرًا بِالْمَعَاصِي وَتَارَةً

بِطَاعَتِهِ يُنَمّٰى وَفِي الْوَزْنِ يَرْجَحُ

''گناہوں سے ایمان میں کمی آتی اور نیکیوں سے بڑھتا ہے اور میزان میں اس کا وزن ہوگا۔''

وَدَعْ عَنْكَ آرَاءَ الرِّجَالِ وَقَوْلَهُمْ

فَقَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ أَزْكٰى وَأَشْرَحُ

''(نص کی موجودگی میں) لوگوں کی آراء اور اقوال سے بچ جائیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہی پاکیزہ اور مرغوب ہے۔''

وَلَا تَكُ مِنْ قَوْمٍ تَلَهَّوْا بِدِينِهِمْ

فَتَطْعَنُ فِي أَهْلِ الْحَدِيثِ وَتَقْدَحُ

''آپ ان لوگوں (اہل الرائے اور اہل کلام) میں سے مت ہونا، جنہوں نے دین سے کھلواڑ کیا، ورنہ آپ محدثین کرام پر طعن اور قدح کرنے لگیں گے۔''

إِذَا مَا اعْتَقَدْتَ الدَّهْرَ يَا صَاحِ هٰذِهِ

فَأَنْتَ عَلٰى خَيْرٍ تَبِيتُ وَتُصْبِحُ»

''جب تک آپ ان (مذکورہ بالا) عقائد پر ڈٹے رہیں گے، تو آپ کی شام بھی خیر پر ہوگی اور صبح بھی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ : هٰذَا قَوْلِي وَقَوْلُ أَبِي وَقَوْلُ أَحْمَدَ ابْنِ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ مَنْ أَدْرَكْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَنْ لَمْ نُدْرِكْ مِمَّنْ بَلَغَنَا عَنْهُ، فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ غَيْرَ هٰذَا فَقَدْ كَذَبَ .

اس کے بعد امام ابن ابی داؤد رحمہ اللہ نے ہمیں فرمایا: یہ عقیدہ میرا، میرے والد (امام ابو داؤد رحمہ اللہ)، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور جن علما سے ہماری ملاقات ہوئی ہے، ان کا ہے اور وہ علما بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں، جن کے عقائد تو معلوم ہوئے، مگر ان سے ملاقات نہیں ہوسکی، میری طرف کسی اور عقیدے کی نسبت کرنے والا جھوٹا ہے۔''

(الشّريعة : 2562/5)

اساتذہ کرام:

امام رحمہ اللہ نے اپنے عہد کے کبار محدثین سے کسب فیض کیا، جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے، جن میں مشہور ترین یہ ہیں؛

مسلم بن ابراہیم ازدی، سلیمان بن حرب، ابو ولید طیالسی، موسیٰ بن اسماعیل تبوذکی، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، مسدد بن مسرہد، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل، علی بن المدینی، علی بن الجعد، ابراہیم بن بشار، قتیبہ بن سعید، حسن بن علی حلوانی، سعید بن منصور، ہناد بن السری، احمد بن یونس مصری، عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن صالح مصری، ابوجعفر نفیلی وغیرہم رحمہم اللہ۔

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ سے امام ترمذی، امام نسائی، ابوبکر بن ابی داود، ابوبکر خلال، اسحاق بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ رملی، اسماعیل بن محمد صفار، احمد بن سلمان نجاد، علی بن حسن بن عبد، محمد بن مخلد دوری، حرب بن اسماعیل کرمانی، ابوبکر ابن ابی الدنیا، زکریا بن یحییٰ ساجی، عبداللہ بن احمد اہوازی وغیرہم رحمہم اللہ جیسے کبار محدثین نے کسب فیض کیا۔

سنن ابی داود:

امام ابوداود رحمہ اللہ کی سنن فقہ اسلام کا شاہکار ہے، فقہی ترتیب میں یہ بے مثال کتاب ہے، ہر دور کے اہل علم نے اسے پسند فرمایا ہے اور اس کی تعریف وثنا میں رطب اللسان رہے ہیں۔ امام ابوداود رحمہ اللہ نے اس میں کئی لاکھ احادیث کا خلاصہ پیش کر دیا ہے اور اُمت پر احسان عظیم کیا ہے۔

❀ امام ابوداود رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

كَتَبْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ مِائَةَ أَلْفِ حَدِيثٍ، انْتَخَبْتُ مِنْهَا مَا ضَمَّنْتُهُ هٰذَا الْكِتَابَ، يَعْنِي كِتَابَ السُّنَنِ، جَمَعْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَثَمَانِ مِائَةَ حَدِيثٍ، ذَكَرْتُ الصَّحِيحَ وَمَا يُشْبِهُهُ وَيُقَارِبُهُ، وَيَكْفِي الْإِنْسَانَ لِدِينِهِ مِنْ ذٰلِكَ أَرْبَعَةُ أَحَادِيثَ؛ أَحَدُهَا : قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ»، وَالثَّانِي قَوْلُهُ : «مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ»، وَالثَّالِثُ قَوْلُهُ : «لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰى يَرْضٰى لِأَخِيهِ مَا يَرْضٰى لِنَفْسِهِ»، وَالرَّابِعُ قَوْلُهُ : «الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ مُّشْتَبِهَاتٌ» الْحَدِيثَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے (منقول باسند) پانچ لاکھ احادیث لکھی ہیں، جن میں سے میں نے سنن میں بعض احادیث کا انتخاب کیا ہے، میں نے اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو (۴۸۰۰) احادیث جمع کی ہیں، میں نے اس کتاب وہ احادیث ذکر کی ہیں، جو صحیح ہیں، یا صحیح کے مشابہ (حسن) ہیں یا اس کے قریب قریب (معمولی ضعف والی) ہیں۔ باقی انسان کے دین کے لیے ان میں سے بھی چار احادیث کافی ہیں؛ ① فرمان نبوی ہے: ''اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔'' ② فرمان نبوی: ایک انسان کے اسلام کی خوبی اور خوبصورتی یہ ہے کہ وہ لایعنی (بے مقصد) چیزوں کو ترک کر دے۔'' ③ فرمان نبوی: ''مؤمن تب تک (حقیقی) مؤمن نہیں بنتا، جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے، جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔'' ④ فرمان نبوی: ''حلال واضح ہے، حرام واضح ہے اور ان کے مابین بعض مشبہ اُمور ہیں.....''

(تاریخ بغداد للخطیب : 75/10، وسندہٗ حسنٌ)

❁ نیز فرماتے ہیں:

لَا أَعْلَمُ شَيْئًا بَعْدَ الْقُرْآنِ أَلْزَمَ لِلنَّاسِ أَنْ يَتَعَلَّمُوهُ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ وَلَا يَضُرُّ رَجُلًا أَنْ لَّا يَكْتُبَ مِنَ الْعِلْمِ بَعْدَ مَا يَكْتُبُ هٰذِهِ الْكُتُبَ شَيْئًا وَإِذَا نَظَرَ فِيهِ وَتَدَبَّرَهٗ وَتَفَهَّمَهٗ حِينَئِذٍ يَعْلَمُ مِقْدَارَهٗ.

''میرے علم کے مطابق قرآن کریم کے بعد لوگوں کے لیے جس کتاب کو جاننا سب سے زیادہ ضروری ہے، وہ یہی کتاب (سنن ابی داود) ہے۔ اگر کوئی شخص ان کتب (احادیث) میں سے لکھ لیتا ہے، تو پھر وہ کوئی علم نہ بھی لکھے، تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ جب کوئی شخص اس کتاب میں غور وفکر کرے، تدبر کرے اور اسے سمجھنے کی پوری کوشش کرے، تب اسے اس کتاب کی اہمیت اور قدر کا اندازہ ہوگا۔''

(رِسالة إلى أهل مكة، ص 28)

❁ حافظ ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد ابن الاعرابی رحمہ اللہ (۳۴۰ھ) فرماتے ہیں:

نَحْنُ نَسْمَعُ مِنْهُ هٰذَا الْكِتَابَ فَأَشَارَ إِلَى النُّسْخَةِ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا الْمُصْحَفُ الَّذِي فِيهِ كِتَابُ اللّٰهِ ثُمَّ هٰذَا الْكِتَابُ لَمْ يَحْتَجْ مَعَهُمَا إِلٰى شَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ اَلْبَتَّةَ .

''ہم امام ابوداود رحمہ اللہ سے یہ کتاب (سنن) کا سماع کرتے تھے، تو آپ رحمہ اللہ اپنے ہاتھ میں موجود نسخہ کی طرف اشارہ کرتے اور فرماتے: اگر کسی (عامی) شخص کے پاس (دینی وشرعی) علم کے لیے صرف قرآن کریم اور یہ کتاب (سنن ابی داود) موجود ہے، تو اسے مزید کسی اور علمی شے کی حاجت نہیں۔''

(مَعالم السّنن للخطابي :8/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ اس قول کے تحت حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا كَمَا قَالَ لَا شَكَّ فِيهِ ..... وَقَدْ جَمَعَ أَبُو دَاوُدَ فِي كِتَابِهٖ هٰذَا مِنَ الْحَدِيثِ فِي أُصُولِ الْعِلْمِ وَأُمَّهَاتِ السُّنَنِ وَأَحْكَامِ الْفِقْهِ مَا لَا نَعْلَمُ مُتَقَدِّمًا سَبَقَهٗ إِلَيْهِ وَلَا مُتَأَخِّرًا لَحِقَهٗ فِيهِ .

''امام ابوداود رحمہ اللہ نے یہ جو فرمایا ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔..... یقیناً امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداود رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب (سنن) میں وہ احادیث جمع کر دی ہیں، جن کا تعلق علمی اُصولوں، بنیادی سنتوں اور فقہی احکام ومسائل کے متعلق ہیں، ہم نہیں جانتے کہ آپ رحمہ اللہ سے پہلے یا بعد والوں میں کوئی بھی آپ کی برابری کر سکا ہو۔''

(مَعالم السّنن :8/1)

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ أَنَّ كِتَابَ السَّنُنِ لِأَبِي دَاوُدَ كِتَابٌ شَرِيفٌ لَمْ يُصَنَّفْ فِي عِلْمِ الدِّينِ كِتَابٌ مِثْلُهُ وَقَدْ رُزِقَ الْقَبُولُ مِنَ النَّاسِ كَافَّةً فَصَارَ حَكَمًا بَيْنَ فِرَقِ الْعُلَمَاءِ وَطَبَقَاتِ الْفُقَهَاءِ عَلَى اخْتِلَافِ مَذَاهِبِهِمْ فَلِكُلٍّ فِيهِ وِرْدٌ وَمِنْهُ شِرْبٌ وَعَلَيْهِ مُعَوَّلُ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَأَهْلِ مِصْرَ وَبِلَادِ الْمَغْرِبِ، وَكَثِيرٍ مِنْ مُدُنِ أَقْطَارِ الْأَرْضِ .

''خوب جان لیں، اللہ آپ سب پر رحم کرے کہ امام ابوداود رحمہ اللہ کی کتاب ''السنن'' نہایت عمدہ کتاب ہے، علم دین میں اس جیسی کتاب تصنیف نہیں کی گئی، اسے سبھی لوگوں کی طرف سے قبول عام نصیب ہوا، یہ اہل علم کے سارے کے سارے فرقوں اور اختلاف مذاہب کے باجود سبھی فقہا کے ہاں فیصل کی حیثیت رکھتی ہے، ہر کوئی اس پر وارد ہوتا ہے اور اس سے اخذ کرتا ہے۔ اہل عراق، اہل مصر، بلاد مغرب اور دنیا کے کئی شہروں میں اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔''

(مَعالم السُّنن :6/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ابوطاہر سلفی رحمہ اللہ (۵۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا كِتَابُ أَبِي دَاوُدَ فَهُوَ أَحَدُ الْكُتُبِ الْخَمْسَةِ الَّتِي اتَّفَقَ أَهْلُ الْحِلِّ وَالْعَقْدِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَحُفَّاظُ الْحَدِيثِ النُّبَهَاءُ عَلٰى قُبُولِهَا وَالْحُكْمِ بِصِحَّةِ أُصُولِهَا وَمَا ذَكَرَهُ فِي أَبْوَابِهَا وَفُصُولِهَا .

''سنن ابی داود کا شمار ان پانچ کتابوں میں ہوتا ہے، جن کے بارے میں تمام اہل حل وعقد فقہا اور ماہر ومشہور حفاظ حدیث کا اتفاق ہے کہ یہ کتب احادیث قبول ہیں، ان کے اُصول اور جو بھی ان کے ابواب اور فصلوں میں ذکر کیا گیا ہے، وہ سب صحیح ہیں۔''

(مقدمة أبي الطّاهر السّلفي على معالم السّنن للخطابي : 357/4)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

يَنْبَغِي لِلْمُشْتَغِلِ بِالْفِقْهِ وَلِغَيْرِهِ الْاِعْتِنَاءُ بِسُنَنِ أَبِي دَاوُدَ، وَبِمَعْرِفَتِهِ التَّامَّةِ، فَإِنَّ مُعْظَمَ أَحَادِيثَ الْأَحْكَامِ الَّتِي يُحْتَجُّ بِهَا فِيهِ، مَعَ سُهُولَةٍ مُتَنَاوِلِهِ، وَتَلْخِيصِ أَحَادِيثِهِ، وَبَرَاعَةِ مُصَنَّفِهِ، وَاعْتِنَائِهِ بِتَهْذِيبِهِ .

''جو شخص فقہ وغیرہ کے علم میں مشغول ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ سنن ابی داود سے استفادہ کرے اور اس پر مکمل دسترس حاصل کرے، کیونکہ شرعی احکام میں جن احادیث سے حجت پکڑی جاتی ہیں، ان میں اکثر احادیث اس کتاب میں موجود ہیں، پھر اس کتاب سے حاصل کرنا بہت آسان ہے، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں احادیث کا خلاصہ کیا گیا ہے، نیز اس کتاب کا مصنف نہایت قابل اور ماہر ہے اور انہوں نے اس کتاب میں ترتیب وتہذیب کا بھی اہتمام کیا ہے۔''

(الإيجاز شرح سنن أبي داود، ص 56)

❁ علامہ قاسم بن یوسف تجیبی رحمہ اللہ (۷۳۰ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْكِتَابُ هُوَ كِتَابُ الْفُقَهَاءِ أَصْحَابِ الْمَسَائِلِ لِأَنَّهُمْ يَجِدُونَ فِيهِ مَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ فِي كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْفِقْهِ مِمَّا يَشْهَدُ لَهُمْ بِصِحَّةِ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ، وَلَيْسَ يُوجَدُ فِي كُتُبِ السُّنَّةِ مِثْلُهُ فِي هٰذَا الْفَنِّ، وَقَدِ احْتَوٰى مِنْ أَحَادِيثِ الْأَحْكَامِ عَلٰى أَرْبَعَةِ آلَافٍ وَّثَمَانِ مِائَةٍ عَلَى الْأَصَحِّ، انْتَقَاهَا مِنْ حَدِيثٍ كَثِيرٍ .

''سنن ابی داود دراصل فقہا اور مسائل واحکام پر گفتگو کرنے والوں کی کتاب ہے، کیونکہ فقہا کو جس فقہی مسئلہ پر دلیل کی ضرورت ہوتی ہے، وہ اس کتاب میں مل جاتی ہے، جسے وہ اپنے مؤقف کے صحیح ہونے پر بطور دلیل پیش کرتے ہیں، اس فن (فقہ) میں سنن ابی داود جیسی حدیث کی کوئی دوسری کتاب نہیں، صحیح قول کے مطابق امام ابو داود رحمہ اللہ نے اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو (۴۸۰۰) احادیث جمع کیں ہیں، جو احکام ومسائل کے متعلق ہیں، جنہیں امام رحمہ اللہ نے بہت سی احادیث سے منتخب کیا ہے۔''

(برنامج التّجيبي، ص 97)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَارَ حَكَمًا بَيْنَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، وَفَصْلًا فِي مَوَارِدِ النِّزَاعِ وَالْخِصَامِ، فَإِلَيْهِ يَتَحَاكَمُ الْمُنْصِفُونَ، وَبِحُكْمِهِ يَرْضَى الْمُحِقُّونَ؛ فَإِنَّهُ جَمَعَ شَمْلَ أَحَادِيثِ الْأَحْكَامِ، وَرَتَّبَهَا أَحْسَنَ تَرْتِيبٍ، وَنَظَمَهَا أَحْسَنَ نِظَامٍ، مَعَ انْتِقَائِهَا أَحْسَنَ انْتِقَاءٍ .

''سنن ابی داود اہل اسلام کے مابین حکم اور اختلاف ونزوع میں فیصل کی حیثیت رکھتی ہے، انصاف پسند اہل علم اسی سے اختلاف کا حل کراتے ہیں اور حق پرست لوگ اس کے فیصلہ پر راضی ہو جاتے ہیں، کیونکہ امام ابوداود رحمہ اللہ نے احکام ومسائل سے متعلق احادیث کو جمع کر دیا ہے، انہیں احسن انداز سے مرتب کیا ہے، نہایت سلیقہ کے ان میں ربط قائم رکھا ہے، علاوہ ازیں بڑی عمدگی کے ساتھ ان کی جانچ پھٹک بھی کر دی ہے۔''

(تهذيب سنن أبي داود :6/1)

❁ علامہ بقاعی رحمہ اللہ (۸۸۵ھ) فرماتے ہیں:

تَخْتَصُّ الْكُتُبُ السِّتَّةُ الْمَشْهُورَةُ كَأَبِي دَاوُدَ مَثَلًا بِأَنَّا لَا نَحْتَاجُ فِيهَا إِلٰى إِسْنَادٍ خَاصٍ مِّنَّا إِلٰى مُصَنِّفِيهَا، فَإِنَّهُ تَوَاتَرَ عِنْدَنَا أَنَّ هٰذَا الْكِتَابَ تَصْنِيفُ أَبِي دَاوُدَ مَثَلًا حَتّٰى لَوْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ، حَصَلَ لِطُلَّابِ هٰذَا الْفَنِّ مِنَ الْاِسْتِخْفَافِ بِعَقْلِهِ، مَا يَحْصُلُ لَوْ قَالَ : لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ بَلَدٌ تُسَمّٰى بَغْدَادُ، وَعَنِ الْإِمَامِ نَجْمِ الدِّينِ الزَّاهِدِيِّ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فِي «الْقِنْيَةِ» : إِنَّ الْكُتُبَ الْمَشْهُورَةَ لَا يُحْتَاجُ فِيهَا إِلٰى إِسْنَادٍ خَاصٍ، بَلْ يُقْطَعُ بِنِسْبَتِهَا إِلٰى مَنِ اشْتُهِرَتْ عَنْهُ .

''حدیث کی کتب ستہ مثلاً سنن ابی داود کا خاصہ ہے کہ ہمیں ان کتب کی ان کے مصنفین تک سندوں کی ضرورت نہیں، کیونکہ ہمارے نزدیک یہ بات متواتر ثابت ہے کہ مثلاً سنن ابی داود، امام ابوداود رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، حتی کہ اگر کوئی شخص اس بات کا انکار کرے، تو فن حدیث کے طالب علموں کو چاہیے کہ ایسے شخص کی عقل کا مذاق اُڑائیں، جیسے اس شخص کی عقل کا مذاق اُڑانا بنتا ہے کہ جو کہے: ''کرۂ ارض پر ''بغداد'' نام کا کوئی شہر نہیں ہے۔'' حنفی امام نجم الدین زاہدی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''القنیہ'' میں فرمایا ہے: ''مشہور کتب کے لیے خاص سند کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ جو کتاب جس امام سے مشہور ہو جائے، ہم قطعیت کے ساتھ اس کتاب کی نسبت اس کی طرف کر سکتے ہیں۔''

(النُّكت الوفيّة بما في شرح الألفيّة :1/169-170)

❁ حافظ سخاوی رحمہ اللہ (۹۰۲ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ جَمَاعَةٌ مِنْ فُقَهَاءِ الْمَذَاهِبِ يَحْفَظُونَهُ وَيَعْتَمِدُونَ مُحَصَّلَهُ وَمَضْمُونَهُ .

''فقہائے مذاہب کی ایک بڑی جماعت نے سنن ابی داود کو حفظ کیا ہے اور اس کے (فقہی) خلاصے اور مضمون پر اعتماد کیا ہے۔''

(بذل المَجهود في ختم سنن أبي داود، ص 54)

❁ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثَالِثُهُمْ : أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، وَكَانَ هِمَّتُهُ جَمْعَ الْأَحَادِيثِ الَّتِي اسْتَدَلَّ بِهَا الْفُقَهَاءُ، وَدَارَتْ فِيهِمْ، وَبَنٰى عَلَيْهَا الْأَحْكَامَ عُلَمَاءُ الْأَمْصَارِ، فَصَنَّفَ سُنَنَهٗ، وَجَمَعَ فِيهَا الصِّحَاحَ وَالْحَسَنَ وَاللِّيِّنَ وَالصَّالِحَ لِلْعَمَلِ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ : مَا ذَكَرْتُ فِي كِتَابِي حَدِيثًا أَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰى تَرْكِهٖ، وَمَا كَانَ مِنْهَا ضَعِيفًا صَرَّحَ بِضَعْفِهٖ، وَمَا كَانَ فِيهِ عِلَّةٌ بَيَّنَهَا بِوَجْهٍ يَعْرِفُهُ الْخَائِضُ فِي هٰذَا الشَّأْنِ، وَتَرْجَمَ عَلٰى كُلِّ حَدِيثٍ بِمَا قَدِ اسْتَنْبَطَ مِنْهُ عَالِمٌ، وَذَهَبَ إِلَيْهِ ذَاهِبٌ، وَلِذٰلِكَ صَرَّحَ الْغَزَالِيُّ وَغَيْرُهٗ بِأَنَّ كِتَابَهٗ كَافٍ لِلْمُجْتَهِدِ .

''محدثین میں تیسرے نمبر پر امام ابوداود سجستانی رحمہ اللہ ہیں، آپ رحمہ اللہ کی کاوش ان احادیث کو جمع کرنا تھا، جن سے فقہا استدلال کرتے ہیں اور ان کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔ سنن ابی داود کی احادیث پر علمائے امصار نے احکام ومسائل کی بنیاد رکھی۔ امام ابوداود رحمہ اللہ نے سنن کی تصنیف کی، اس میں صحیح، حسن، کمزور اور ایسی احادیث جمع کیں، جو قابل عمل ہیں۔ امام ابو داود رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں ایسی کوئی حدیث ذکر نہیں کی، جس کے ترک پر اہل علم نے اجماع کیا ہو۔ سنن ابی داود میں اگر کوئی ضعیف روایت آئی ہے، تو امام رحمہ اللہ نے اس کا ضعف واضح کر دیا ہے، جس میں کوئی علت خفیہ ہے، تو اسے اس انداز میں واضح کر دیا ہے کہ علل کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہرین پہچان گئے ہیں۔امام ابوداود رحمہ اللہ نے ہر حدیث پر ایسا فقہی باب قائم کیا ہے کہ جس سے کسی عالم نے کوئی مسئلہ مستنبط کیا ہو یا کسی فقیہ نے اس کے مطابق مذہب اختیار کیا ہو۔اسی وجہ سے علامہ غزالی رحمہ اللہ وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ ایک مجتہد کے لیے سنن ابی داود کافی ہے۔''

(حُجّة اللّٰه البالغة :258/1)

سنن ابی داود کی روایات:

سنن ابی داود ایک متداول اور متواتر کتاب ہے۔امام ابو داود رحمہ اللہ سے اسے کئی تلامذہ نے روایت کیا ہے۔

① محدث ابوعلی محمد بن احمد بن عمر ولؤلؤی رحمہ اللہ (۳۳۳ھ)

محدث لؤلؤی رحمہ اللہ کی روایت کامل اور صحیح ترین ہے،امام ابوداود رحمہ اللہ نے یہ سب سے آخر میں املا کرائی،لؤلؤی رحمہ اللہ سے یہ روایت ایک جم غفیر نے نقل کی ہے۔

یہ نسخہ بلاد حجاز، ہند اور مشرق کے ہر علاقے میں متداول رہا ہے۔اکثر شارحین اور حفاظ نے اسی کو بنیاد بنایا ہے۔

② محدث ابوبکر محمد بن بکر بن عبدالرزاق بن داسہ رحمہ اللہ (۳۴۶ھ)

آپ رحمہ اللہ کا نسخہ بھی ان آخری نسخوں میں سے ہے، جو امام ابوداود رحمہ اللہ نے اپنے تلامذہ کو املاء کرایا۔بلاد مغرب میں یہ مشہور ترین نسخہ ہے۔حافظ خطابی رحمہ اللہ نے اسی نسخہ کو بنیاد بنا کر شرح لکھی ہے، حافظ جصاص، امام ابونعیم اصبہانی، امام بیہقی، علامہ ابن حزم اور حافظ ابن عبدالبر رحمہم اللہ نے اسی نسخہ پر اعتماد کیا ہے۔

محدث لؤلؤی اور محدث ابوبکر ابن داسہ رحمہما اللہ کے نسخے تقریباً ایک جیسے ہیں،بعض جگہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیم وتاخیر کا فرق ہے۔

③ امام محدث ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد ابن الاعرابی رحمہ اللہ (۳۴۰ھ)

یہ ناقص نسخہ ہے، اس میں وضو، نماز، نکاح، لباس، فتن اور ملاحم وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔

یہ ساری کتابیں اور ابواب محدث ابوعیسیٰ بن موسیٰ رملی رحمہ اللہ (۳۲۰ھ) نے امام ابوداود رحمہ اللہ سے روایت کردی ہیں۔

مذکورہ تینوں نسخے بہت سے اہل علم نے روایت کیے ہیں، ان پر سماعات ہیں، یہ متداول اور متواتر ہیں۔ حافظ مزی رحمہ اللہ نے تحفۃ الاشراف میں ان سے استفادہ کیا ہے۔

④ ابوالحسن علی بن حسن بن عبدانصاری وراق رحمہ اللہ (۳۲۸ھ)

یہ ناقص نسخہ ہے، کیونکہ یہ سنن ابی داود کی ابتدائی نسخوں میں سے ہے۔

⑤ ابوطیب احمد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن ابن الاشنانی بغدادی رحمہ اللہ

⑥ ابواسحاق اسحاق بن موسیٰ بن سعید رملی رحمہ اللہ (۳۲۰ھ)

یہ کامل نسخہ ہے اور تقریباً ابوبکر ابن داسہ رحمہ اللہ کے نسخہ کی طرح ہے۔

⑦ ابوعمر واحمد بن علی بن حسن بصری صیرفی ابن خمیرہ رحمہ اللہ (۳۲۲ھ)

⑧ ابواُسامہ محمد بن عبدالملک بن یزید روّاس رحمہ اللہ

ان کے علاوہ بھی امام داود رحمہ اللہ سے کئی تلامذہ نے سنن کو روایت کیا ہے۔

سکوت ابی داود:

❁ امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا كَانَ فِي كِتَابِي مِنْ حَدِيثٍ فِيهِ وَهْنٌ شَدِيدٌ فَقَدْ بَيَّنْتُهُ وَمِنْهُ مَا لَا يَصِحُّ سَنَدُهُ، مَا لَمْ أَذْكُرْ فِيهِ شَيْئًا فَهُوَ صَالِحٌ وَبَعْضُهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَصَحُّ مِنْ بَعْضٍ .

''میری اس کتاب میں اگر کوئی سخت ضعیف حدیث ہے، تو میں نے اس کی وضاحت کر دی ہے، بعض ایسی احادیث بھی ہیں، جن کی سندیں ثابت نہیں، جس حدیث کے بارے میں میں نے کچھ بھی ذکر نہیں کیا، وہ صالح (صالح للاحتجاج یا صالح للاعتبار) ہے، ان میں بعض احادیث بعض سے اصح ہیں۔''

(رِسالة إلى أهل مكة، 27)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ وَفّٰى رَحِمَهُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ بِحَسَبِ اجتِهَادِهٖ، وَبَيَّنَ مَا ضَعْفُهٗ شَدِيْدٌ، وَوَهْنُهٗ غَيْرُ مُحْتَمَلٍ، وَكَاسَرَ عَنْ مَا ضَعْفُهٗ خَفِيْفٌ مُحْتَمَلٌ، فَلَا يَلْزَمُ مِنْ سُكُوْتِهٖ، وَالْحَالَةِ هٰذِهٖ، عَنِ الْحَدِيْثِ أَنْ يَكُونَ حَسَنًا عِنْدَهٗ، وَلَا سِيَمَا إِذَا حَكَمْنَا عَلٰى حَدِّ الْحَسَنِ بِاصْطِلَاحِنَا الْمُوَلَّدِ الْحَادِثِ، الَّذِي هُوَ فِي عُرْفِ السَّلَفِ يَعُودُ إِلٰى قِسْمٍ مِّنْ أَقسَامِ الصَّحِيْحِ، الَّذِي يَجِبُ الْعَمَلُ بِهٖ عِنْدَ جُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ، أَوِ الَّذِي يَرْغَبُ عَنْهُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ، وَيُمَشِّيَهٗ مُسْلِمٌ، وَبِالْعَكْسِ، فَهُوَ دَاخِلٌ فِي أَدْنٰى مَرَاتِبِ الصِّحَّةِ، فَإِنَّهٗ لَوِ انْحَطَّ عَنْ ذٰلِكَ لَخَرَجَ عَنِ الْاِحْتِجَاجِ، وَلَبَقِيَ مُتَجَاذَبًا بَيْنَ الضَّعْفِ وَالْحَسَنِ، فَكِتَابُ أَبِي دَاوُدَ أَعْلٰى مَا فِيْهِ مِنَ الثَّابِتِ مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ، وَذٰلِكَ نَحْوٌ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَطْرِ الْكِتَابِ، ثُمَّ يَلِيْهِ مَا أَخْرَجَهُ أَحَدُ الشَّيْخَيْنِ، وَرَغِبَ عَنْهُ الْآخَرُ، ثُمَّ يَلِيْهِ مَا رَغِبَا عَنْهُ، وَكَانَ إِسْنَادُهُ جَيِّدًا، سَالِمًا مِّنْ عِلَّةٍ وَشُذُوْذٍ، ثُمَّ يَلِيْهِ مَا كَانَ إِسْنَادُهُ صَالِحًا، وَقَبِلَهُ الْعُلَمَاءُ لِمَجِيْئِهِ مِنْ وَجْهَيْنِ لَيِّنَيْنِ فَصَاعِدًا، يَعْضُدُ كُلُّ إِسْنَادٍ مِّنْهُمَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَلِيْهِ مَا ضُعِّفَ إِسْنَادُهُ لِنَقْصِ حِفْظِ رَاوِيهِ، فَمِثْلُ هٰذَا يُمَشِّيْهِ أَبُو دَاوُدَ، وَيَسْكُتُ عَنْهُ غَالِبًا، ثُمَّ يَلِيْهِ مَا كَانَ بَيِّنَ الضَّعْفِ مِنْ جِهَةِ رَاوِيْهِ، فَهٰذَا لَا يَسْكُتُ عَنْهُ، بَلْ يُوْهِنُهُ غَالِبًا، وَقَدْ يَسْكُتُ عَنْهُ بِحَسْبِ شُهْرَتِهِ وَنَكَارَتِهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''امام ابوداود رحمہ اللہ نے اپنے اجتہاد کے مطابق اس کتاب کا حق ادا کر دیا ہے، (اس میں موجود) سخت اور شدید ضعیف روایات کا ضعف واضح کر دیا اور جن روایات کو ضعف خفیف اور متحمل تھا، ان میں سکوت فرمایا ہے، لہٰذا آپ کے سکوت سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حدیث آپ رحمہ اللہ کے نزدیک حسن ہے، خاص طور پر اس وقت، جبکہ ہم نے حسن کی تعریف میں اپنی نئی اصطلاح متعارف کرائی ہوئی ہے اور سلف کی اصطلاح میں حسن حدیث بھی صحیح حدیث کی ہی ایک قسم ہے، جس پر جمہور اہل علم کے نزدیک عمل کرنا واجب ہے۔ یا جس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے (اپنی صحیح میں) نقل کرنے سے احتراز کیا ہو اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے صحیح میں نقل کیا ہے یا امام مسلم رحمہ اللہ نے نقل کرنے سے احتراز برتا ہو اور امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کر دیا ہو۔ تو یہ حدیث صحیح حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ادنیٰ درجہ میں داخل ہے، کیونکہ اگر یہ حدیث اس درجہ سے بھی نیچے ہوتی، تو درجہ احتجاج سے خارج ہو جاتی اور وہ ضعیف اور حسن کے درمیانی درجہ میں باقی رہتی۔ لہٰذا امام ابوداود رحمہ اللہ کی کتاب میں ثابت احادیث میں سب سے اعلیٰ درجہ کی احادیث وہ ہیں، جنہیں بخاری و مسلم نے بھی نقل کیا ہے اور یہ کل کتاب کا نصف ہے۔ پھر ان روایات کا درجہ ہے، جنہیں بخاری و مسلم میں سے کسی ایک نے روایت کیا ہے، پھر ان روایات کا درجہ ہے، جنہیں بخاری و مسلم میں سے کسی نے نقل نہیں کیا اور ان کی سندیں جید (حسن) ہیں، وہ شذوذ اور علت خفیہ سے سالم ہیں، پھر ان احادیث کا درجہ ہے، جن کی سندیں صالح ہیں، انہیں علما نے قبول کیا ہے، کیونکہ وہ دو یا زیادہ ضعیف سندوں سے منقول ہیں، ان میں سے ہر سند دوسری کو مضبوط کرتی ہے، پھر ان احادیث کا درجہ ہے، جن کی سندیں راوی کے حافظہ کے کمزور ہونے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ اس قسم کی احادیث کو امام ابوداود رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور اکثر ان پر سکوت فرمایا ہے۔ اس کے بعد ان احادیث کا درجہ ہے، جو راوی (کے ضعیف ہونے) کی وجہ سے واضح طور پر ضعیف ہیں، ایسے روایات سے امام ابوداود رحمہ اللہ سکوت نہیں فرماتے، بلکہ اکثر و اغلب طور پر انہیں ضعیف قرار دے دیتے ہیں اور کبھی کبھار ایسی روایات پر بھی ان کے مشہور اور منکر ہونے کی وجہ سے سکوت فرما لیتے ہیں۔"

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 214/13)

شروحات:

١۔ مَعَالِمُ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِيِّ (٣٨٨ھ) (مطبوع)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٢۔ مختصر سنن أبي داود للمنذري (٦٥٦ھ) (مطبوع)

٣۔ الإيجاز شرح أبي داود للنّووي (٦٧٦ھ) (لم يكمل)

٤۔ تهذيب سنن أبي داود لابن القيم (٧٥١ھ) (مطبوع)

٥۔ شرح أبي داود لأبي بكر دَعْسَيْن (٧٥٢ھ) (غير مطبوع)

٦۔ شرح مغلطاي الحنفي (٧٦٢ھ) (ناقص وغير مطبوع)

٧۔ انتحاء السُّنن واقتفاء السَّنَن لابن هلال المقدسي (٧٦٥ھ) (غير مطبوع)

٨۔ شرح ابن الملقن (٨٠٤ھ)

٩۔ شرح أبي زرعة ابن العراقي (٨٢٦ھ) (لم يكمل)

١٠۔ شرح ابن رسلان (٨٤٤ھ) (مطبوع)

١١۔ شرح العيني الحنفي (٨٥٥ھ) (مطبوع)

١٢۔ مرقاة الصُّعود إلى سنن أبي داود للسّيوطي (٩١١ھ) (مطبوع)

١٣۔ عون المَعبود شرح سنن أبي داود لشمس الحق العظيم آبادي (١٣٢٩ھ) (مطبوع)

١٤۔ بذل المَجهود في حل سنن أبي داود لخليل أحمد السهارنفوري الديوبندي (١٣٤٦ھ) (مطبوع)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

١٥۔ شيوخ أبي داود للحافظ الجياني (٤٩٨ھ) (مطبوع)

تصانیف:

آپ رحمہ اللہ کثیر التصانیف ہیں، جن میں السنن، المراسیل، الزہد، مسائل الامام احمد، الناسخ والمنسوخ، القدر، تسمیۃ الاخوۃ الذین روی عنہم الحدیث وغیرہا اہم ہیں، ان کے علاوہ بھی تصانیف ہیں۔

سؤالات ابی داود بروایۃ ابی عبید آجری۔ اس کی ساری نقول تاریخ بغداد میں مندرج ہیں، یہ نفیس کتاب ہے، مگر اس کتاب کا راوی ابوعبید محمد بن علی بن عثمان آجری کون ہے؟ اس کا علم نہیں۔

❁ امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ حُبُّ الرِّيَاسَةِ .

''ریاست کی محبت مخفی شہوت ہے۔''

(تاريخ بغداد : 75/10، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام نسائی رحمہ اللہ

(۲۱۵۔۳۰۳ھ)

نام، نسب وکنیت:

ابوعبدالرحمٰن، احمد بن شعیب بن علی بن سنان، نسائی۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ سن ۲۱۵ھ کو ''نساء'' میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، حمید بن مسعدہ، علی بن خشرم، محمد بن عبدالاعلیٰ، حارث بن مسکین، ہناد بن سری، محمد بن بشار، محمود بن غیلان اور امام ابو داود سلیمان بن اشعث وغیرہم رحمہم اللہ جیسے کبار حفاظ حدیث سے کسب فیض کیا۔

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ سے ابوالقاسم طبرانی، ابوعوانہ، ابوعلی حسین بن علی نیشاپوری، ابوجعفر طحاوی، محمد بن ہارون بن شعیب، ابراہیم بن محمد بن صالح بن سنان اور ابوبکر احمد بن اسحاق سنی رحمہم اللہ سمیت کئی کبار ائمہ کے جم غفیر نے شرف تلمذ حاصل کیا۔

توصیف وتوثیق:

- امام منصور بن اسماعیل فقیہ رحمہ اللہ (۳۰۶ھ) اور امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳۲۱) فرماتے ہیں:

أَبُو عَبد الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ .

''ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ مسلمانوں کے ائمہ میں سے ایک امام تھے۔''

(الكامل لابن عدي :236/1)

❁ حافظ حسین بن محمد بن داود میمون مصری رحمہ اللہ (۳۲۳ھ) بیان کرتے ہیں:

خَرَجْنَا مَعَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلٰى طَرَسُوسَ سَنَةً لِلْفَدَاءِ، فَاجْتَمَعَ جَمَاعَةٌ مِنْ مَشَايِخِ الْإِسْلَامِ، وَاجْتَمَعَ مِنَ الْحُفَّاظِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مِرْبَعٌ، وَأَبُو الْأَذَانِ وَكُلَيْجَةُ وَغَيْرُهُمْ، فَتَشَاوَرُوا مَنْ يُنْتَقٰى لَهُمْ عَلَى الشُّيُوخِ، فَاجْتَمَعُوا عَلٰى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيِّ وَكَتَبُوا كُلُّهُمْ بِانْتِخَابِهِ .

''ہم امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ کے ہمراہ طرسوس کی طرف ایک سال کے لیے سرحدوں کی حفاظت کو نکلے، وہاں مشائخ اسلام کی ایک بڑی جماعت اکٹھی ہوئی، وہاں حفاظ حدیث میں امام عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام محمد بن ابراہیم مربع، امام ابوالاذان عمر بن ابراہیم اور امام کلیجہ محمد بن صالح بن عبدالرحمٰن بغدادی وغیرہم رحمہم اللہ موجود تھے، سب نے مشاورت کی کہ کون ان کے لیے شیوخ کا انتخاب کرے گا (کہ جن سے حدیث لکھی جائے)، تو سب نے امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ پر اتفاق کر لیا، تو سب حفاظ حدیث نے انہی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث لکھیں، جنہیں امام نسائی رحمہ اللہ نے منتخب فرمایا تھا۔''

(مَعرِفة عُلوم الحديث للحاكم، ص 82، الجامع لأخلاق الرّاوي للخطيب : 1473، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوسعید ابن یونس مصری رحمہ اللہ (۳۴۷ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ إِمَامًا فِي الْحَدِيثِ، ثِقَةً ثَبْتًا حَافِظًا .

''آپ رحمہ اللہ فن حدیث کے امام، ثقہ، ثبت اور حافظ تھے۔''

(تاريخ ابن يونس : 24/2، سِيَر أعلام النُّبلاء للذّهبي : 133/14)

❁ حافظ ابوعلی نیشاپوری رحمہ اللہ (۳۴۹ھ) فرماتے ہیں:

مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ .

''ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ مسلمانوں کے ائمہ میں سے تھے۔''

(مَعرفة عُلوم الحديث للحاكم، ص 82)

❁ نیز فرماتے ہیں:

هُوَ إِمَامُ عَصْرِهٖ .

''آپ رحمہ اللہ اپنے عہد کے امام تھے۔''

(مَعرفة عُلوم الحديث للحاكم، ص 119)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ (۳۸۵ھ) فرماتے ہیں:

أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُقَدَّمٌ عَلٰى كُلِّ مَنْ يُذْكَرُ بِهٰذَا الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ عَصْرِهٖ .

''امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ فن حدیث میں اپنے تمام ہم عصروں پر فائق تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مَعرِفة عُلوم الحديث للحاكم، ص 83)

❁ نیز فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ مِثْلُهُ أُقَدِّمُ عَلَيْهِ أَحَدًا وَلَمْ يَكُنْ فِي الْوَرْعِ مِثْلُهُ .

''امام نسائی رحمہ اللہ جیسی ہستی پر میں کسی کو بھی مقدم نہیں کرتا، ورع وتقویٰ میں بھی آپ جیسا کوئی نہیں۔''

(سؤالات حمزة السّهمي :111)

❁ امام ابوعبداللہ محمد بن اسحاق ابن مندہ رحمہ اللہ (۳۹۵ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحُفَّاظُ الَّذِيْنَ أَخْرَجُوا الصَّحِيحَ وَمَيَّزُوا الثَّابِتَ مِنَ الْمَعْلُولِ، وَالْخَطَأَ مِنَ الصَّوَابِ أَرْبَعَةٌ؛ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النَّيْسَابُورِيُّ، وَبَعْدَهُمَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ .

''حفاظ حدیث میں سے جنہوں نے صحیح احادیث کو جمع کیا، معلول اور خطا کو درست سے جدا کیا، (ان میں مشہور ترین) چار ہیں؛ امام ابوعبد اللہ بخاری رحمہ اللہ، ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ، پھر ان دونوں کے بعد امام ابوداود سجستانی اور امام عبدالرحمٰن نسائی رحمہما اللہ ہیں۔''

(مُقدمة أبي الطّاهر السّلفي على معالم السّنن للخطابي : 367/4، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ (۴۰۵ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا كَلَامُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فِقْهِ الْحَدِيثِ فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُذْكَرَ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ، وَمَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ السُّنَنِ لَهٗ تَحَيَّرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي حُسْنِ كَلَامِهِ .

''حدیث کی فقہ پر جو امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ کا کلام ہے، وہ اتنا زیادہ ہے کہ اس موقع پر اسے ذکر کرنا ممکن نہیں، جو شخص امام رحمہ اللہ کی سنن کا مطالعہ کرے، وہ ان کے حسن کلام پر حیران و ششدر رہ جائے گا۔''

(مَعرفة عُلوم الحديث، ص 83)

❁ حافظ خلیلی رحمہ اللہ (۴۴۶ھ) فرماتے ہیں:

حَافِظٌ مُتْقِنٌ ..... اتَّفَقُوا عَلٰى حِفْظِهِ وَإِتْقَانِهِ وَيُعْتَمَدُ عَلٰى قَوْلِهِ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ وَكِتَابُهُ فِي السُّنَنِ مَرْضِيٌّ .

''امام نسائی رحمہ اللہ حافظ اور متقن ہیں۔..... آپ رحمہ اللہ کے حفظ و اتقان پر ائمہ حدیث کا اتفاق ہے، جرح و تعدیل میں آپ کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے، آپ کی سنن (اہل علم کے ہاں) عمدہ اور پسندیدہ ہے۔''

(الإرشاد: 435/1)

❁ حافظ ابوبکر محمد بن منصور سمعانی رحمہ اللہ (۵۱۰ھ) ''الامالی'' میں فرماتے ہیں:

هُوَ أَحَدُ أَئِمَّةِ الدُّنْيَا فِي الْحَدِيثِ، وَالْمَرْجُوعُ إِلَيْهِ فِي عِلْمِ الصَّحِيحِ وَالسَّقِيمِ .

''آپ رحمہ اللہ فن حدیث میں دنیا کے امام تھے، حدیث کی صحت اور سقم میں آپ رحمہ اللہ مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔''

(إكمال تهذيب الكمال لمُغلطاي: 57/1)

❁ حافظ ابوسعد سمعانی رحمہ اللہ (۵۶۲ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَاحِبُ كِتَابِ السُّنَنِ، إِمَامُ عَصْرِهِ .

''آپ رحمہ اللہ سنن کے مصنف اور اپنے دور کے امام ہیں۔''

(الأنساب : 87/13)

❁ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (۵۷۱ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ الْأَئِمَّةِ وَالْأَعْلَامِ، صَنَّفَ السُّنَنَ وَغَيْرَهَا، أَحَدُ الْأَئِمَّةِ الْمُبَرِّزِينَ وَالْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِينَ وَالْأَعْلَامِ الْمَشْهُورِينَ، طَافَ الْبِلَادَ .

''آپ رحمہ اللہ ائمہ اور کبار محدثین میں سے ایک ہیں، آپ نے سنن وغیرہ تصنیف کیں۔ آپ رحمہ اللہ کا شمار کبار ائمہ، ثقہ و متقن حفاظ حدیث اور مشہور علما میں ہوتا ہے، آپ رحمہ اللہ (حصول علم کے لیے) کئی علاقوں کے سفر کیے۔''

(تاريخ دِمَشق : 170/71)

❁ حافظ ابن القطان فاسی رحمہ اللہ (۶۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِمَامُ أَهْلِ الْحَدِيثِ .

''آپ رحمہ اللہ محدثین کے امام ہیں۔''

(بَيان الوَهم والإيهام : 639/5)

❁ حافظ ابن نجار رحمہ اللہ (۶۴۳ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ الْأَئِمَّةِ الْأَعْلَامِ، صَنَّفَ السُّنَنَ وَغَيْرَهَا مِنَ الْأَدَبِ، وَلَهُ الرِّحْلَةُ الْوَاسِعَةِ .

''آپ رحمہ اللہ چوٹی کے ائمہ میں سے ہیں، آپ رحمہ اللہ نے سنن اور ادب وغیرہ پر کتابیں تصنیف کی ہیں، (حصول علم میں) آپ رحمہ اللہ نے طویل اسفار کیے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ذَیل تاریخ بغداد :35/21)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ، الْحَافِظُ، الثَّبْتُ، شَيْخُ الْإِسْلَامِ، نَاقِدُ الْحَدِيْثِ .

''آپ رحمہ اللہ امام، حافظ، ثبت، شیخ الاسلام اور ناقد الحدیث ہیں۔''

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : 125/14)

❁ نیز فرماتے ہیں:

كَانَ مِنْ بُحُوْرِ الْعِلْمِ، مَعَ الْفَهْمِ، وَالْإِتْقَانِ، وَالْبَصَرِ، وَنَقْدِ الرِّجَالِ، وَحُسْنِ التَّأْلِيْفِ، جَالَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فِي خُرَاسَانَ، وَالْحِجَازِ، وَمِصْرَ، وَالْعِرَاقِ، وَالْجَزِيْرَةِ، وَالشَّامِ، وَالثُّغُوْرِ، ثُمَّ اسْتَوْطَنَ مِصْرَ، وَرَحَلَ الْحُفَّاظُ إِلَيْهِ، وَلَمْ يَبْقَ لَهٗ نَظِيْرٌ فِي هٰذَا الشَّأْنِ .

''آپ رحمہ اللہ علم کے سمندر تھے، اس کے علاوہ فہم، اتقان، بصیرت، نقد رجال اور عمدہ تالیفات بھی آپ کے خصائص ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے حصول علم کے لیے خراسان، حجاز، مصر، عراق، جزیرہ، شام اور ثغور کا سفر کیا، پھر مصر میں سکونت اختیار کی، حفاظ حدیث حصول علم کے لیے آپ کی طرف سفر کرتے تھے، فن حدیث میں آپ کی کوئی نظیر نہیں۔''

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : 127/14)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

صَاحِبُ السُّنَنِ، الْإِمَامُ فِي عَصْرِهٖ وَالْمُقَدَّمُ عَلٰى أَضْرَابِهٖ وَأَشْكَالِهٖ وَفُضَلَاءِ دَهْرِهٖ رَحَلَ إِلَى الْآفَاقِ وَاشْتَغَلَ بِسَمَاعِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحَدِيثِ وَالْاِجْتِمَاعِ بِالْأَئِمَّةِ الْحُذَّاقِ ..... وَرَوٰى عَنْهُ خَلْقٌ كَثِيرٌ وَّجَمٌّ غَفِيرٌ، وَقَدْ جَمَعَ السُّنَنَ الْكَبِيرَ وَانْتَخَبَ مِنْهُ مَا هُوَ أَقَلُّ حَجْمًا مِنْهُ بِمَرَّاتٍ، وَقَدْ وَقَعَ لِي سَمَاعُ كُلٍّ مِنْهُمَا وَقَدْ أَبَانَ فِي تَصْنِيفِهِ عَنْ حِفْظٍ وَّإِتْقَانٍ وَصِدْقٍ وَّإِيمَانٍ وَتَوْفِيقٍ وَعَلَمٍ وَّعِرْفَانٍ.

''آپ رحمہ اللہ صاحب سنن ہیں، اپنے عہد کے امام ہیں، اپنے زمانہ کے ائمہ، علما اور فضلاء پر مقدم تھے، آپ رحمہ اللہ نے کئی علاقوں کا سفر کیا، سماع حدیث میں مشغول رہے اور کئی ماہر ائمہ سے ملاقات کی۔.....آپ رحمہ اللہ سے ایک جم غفیر نے روایت کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے السنن الکبیر جمع کی، پھر اس سے منتخب احادیث کا مجموعہ پیش کیا، جو کل احادیث سے بہت کم تھا۔ میں (ابن کثیر رحمہ اللہ) نے ان دونوں کتابوں کا سماع کیا ہوا ہے۔ آپ رحمہ اللہ کا حفظ واتقان، صدق وایمان، توفیق اور علم وعرفان آپ رحمہ اللہ کی تصنیف سے عیاں ہوتا ہے۔''

(البِداية والنِّهاية : 1794/14)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَثْنٰى عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَشَهِدُوا لَهٗ بِالْفَضْلِ وَالتَّقَدُّمِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ وَالْحِفْظِ وَالْمَعْرِفَةِ.

''کئی ایک ائمہ نے امام نسائی رحمہ اللہ کی تعریف وثنا کی ہے، نیز آپ رحمہ اللہ کی فضیلت اور علم حدیث، حفظ اور معرفت میں برتری کی گواہی دی ہے۔''

(البِداية والنِّهاية : 794/14)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

..... أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ الْمُتَقَدِّمِينَ .

''.....امام نسائی رحمہ اللہ متقدمین ائمہ حدیث میں سے ہیں۔''

(نُزهة النّظر، ص 96)

تصانیف:

آپ رحمہ اللہ کی حدیث اور رجال حدیث پر بے شمار کتابیں ہیں۔ فضائل الصحابہ دراصل السنن الکبریٰ میں مندرج ہے۔

وفات:

آپ رحمہ اللہ کا سن وفات ۳۰۳ھ ہے۔

آپ رحمہ اللہ کی وفات کے بارے میں واقعہ پیش کیا جاتا ہے، مگر یہ واقعہ ثابت نہیں ہو سکا، اس کی سند میں مجہول و غیر معتبر راوی موجود ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ترمذی رحمہ اللہ

(۲۰۹۔۲۷۹ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابوعیسیٰ، محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ ترمذی۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ کی ولادت ۲۰۹ھ کو ''ترمذ'' میں ہوئی۔

''ترمذ'' سمرقند میں واقع ہے، اسی مناسبت سے آپ کو ''ترمذی'' کہا جاتا ہے۔ ترمذی میں مشہور اعراب تاء اور میم کا کسرہ ہے۔ اَلتِّرْمِذِيُّ

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے حجاز میں محمد بن یحییٰ بن ابی عمر عدنی، بصرہ میں محمد بن بشار بندار، محمد بن مثنیٰ، عمرو بن علی فلاس وغیرہ، واسط میں ابوالشعثاء علی بن حسن، کوفہ میں ابوکریب علی بن منذر، بغداد میں حسین بن صباح، احمد بن حسان، احمد بن منیع، ری میں ابوزرعہ، خراسان میں علی بن حجر، محمد بن علی بن حسن، قتیبہ بن سعید اور محمد بن یحییٰ نیشاپوری رحمہم اللہ سے سماع حدیث کیا۔

آپ رحمہ اللہ نے امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام مسلم بن حجاج قشیری، امام ابومحمد عبد الرحمٰن بہرام سمرقندی اور ابوالحسن ترمذی رحمہم اللہ وغیرہ سے بھی استفادہ کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کے پاس امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح کے علاوہ کئی دوسری کتابیں بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھیں، جن سے آپ بھرپور منتفع ہوئے۔

تلامذہ:

محدثین کی ایک بڑی جماعت نے آپ رحمہ اللہ سے کسب فیض کیا ہے۔ جن میں ابوبکر احمد بن اسماعیل سمرقندی، احمد بن علی حسنویہ، حسین بن یوسف فربری، حماد بن شاکر وراق، ہیثم بن کلیب، ابوجعفر محمد بن احمد نسفی، مکی بن نوح اور محمد بن محمد بن یحییٰ ہروی وغیرہم رحمہم اللہ کے نام مشہور ہیں۔

تعریف وتوثیق:

آپ رحمہ اللہ بالاجماع ثقہ امام ہیں۔ آپ لاریب فقیہ اور مجتہد ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ جَمَعَ وَصَنَّفَ وَحَفِظَ وَذَاكَرَ.

''امام ترمذی رحمہ اللہ کا شمار ان محدثین میں ہوتا ہے، جنہوں نے حدیث جمع کیں، اس پر کتابیں تصنیف کیں، احادیث حفظ کیں اور ان کا مذاکرہ کیا۔''

(الثّقات: 153/9)

❀ حافظ خلیلی رحمہ اللہ (۴۴۶ھ) فرماتے ہیں:

ثِقَةٌ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، لَهُ كِتَابٌ فِي السُّنَنِ، وَكَلَامٌ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ ..... مَشْهُورٌ بِالْأَمَانَةِ وَالْعِلْمِ.

''امام ترمذی رحمہ اللہ بالاتفاق ثقہ ہیں، سنن پر آپ کی ایک کتاب ہے، نیز جرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وتعدیل کے باب میں بھی آپ رحمہ اللہ کے اقوال موجود ہیں ..... آپ رحمہ اللہ امانت اور علم میں مشہور ہیں۔''

(الإرشاد : 829)

❁ حافظ سمعانی رحمہ اللہ (۵۶۲ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ يُقْتَدٰى بِهِمْ فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ، صَنَّفَ كِتَابَ الْجَامِعِ وَالتَّوَارِيخِ وَالْعِلَلِ تَصْنِيفَ رَجُلٍ عَالِمٍ مُتَفَنِّنٍ، وَكَانَ يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ فِي الْحِفْظِ وَالضَّبْطِ .

''امام ترمذی رحمہ اللہ ان ائمہ میں سے ہیں، جن سے علم حدیث میں راہنمائی لی جاتی ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے جامع، تاریخ اور علل پر کتابیں لکھیں ہیں، جو آپ کے عالم اور اہل فن ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ حفظ اور ضبط میں آپ رحمہ اللہ ضرب المثل ہیں۔''

(الأنساب : 42/3)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

ثِقَةٌ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ .

''امام ترمذی رحمہ اللہ بالاجماع ثقہ ہیں۔''

(میزان الاعتدال : 678/3)

❁ امام ابواسماعیل عبداللہ بن محمد انصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كِتَابُهُ أَنْفَعُ مِنْ كِتَابِ الْبُخَارِيِّ، وَمُسْلِمٍ؛ لِأَنَّهُمَا لَا يَقِفُ عَلَى الْفَائِدَةِ مِنْهُمَا إِلَّا الْمُتَبَحِّرُ الْعَالِمُ، وَكِتَابُ أَبِي عِيسٰى يَصِلُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلٰى فَائِدَتِهٖ كُلُّ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ .

''امام ترمذی رحمہ اللہ کی کتاب صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے زیادہ مفید ہے، کیونکہ صحیحین سے صرف ماہر عالم فائدہ اٹھاتا ہے اور امام ترمذی رحمہ اللہ کی کتاب سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔''

(تاريخ الإسلام للذّهبي : 617/6)

❁ نیز فرماتے ہیں:

كِتَابُ أَبِي عِيسَى التِّرْمِذِيِّ عِنْدِي أَفْيَدُ مِنْ كِتَابِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، قُلْتُ : لِمَ؟ قَالَ : لَا يَصِلُ إِلَى الْفَائِدَةِ مِنْهُمَا إِلَّا مَنْ يَّكُونُ مِنْ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ التَّامَّةِ وَهٰذَا كِتَابٌ قَدْ شَرَحَ أَحَادِيثَهٗ وَبَيَّنَهَا فَيَصِلُ إِلٰى فَائِدَتِهٖ كُلُّ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِينَ وَغَيْرِهِمَا .

''امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کی کتاب صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے زیادہ مفید ہے۔ میں (محمد بن طاہر مقدسی رحمہ اللہ) نے پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: صحیحین سے صرف ماہر ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے، جبکہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں احادیث کی شرح کر دی ہے اور اس کے مطالب کو واضح کر دیا ہے، اس لیے اس کتاب سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے، خواہ وہ فقیہ ہوں، محدث ہوں یا کوئی اور۔''

(التّقييد لابن نقطة، ص 98، شروط الأئمة السّتة لابن الطّاهر المقدسي، ص 24، جزء فيه خَمْسُ أحاديث لابن بَلبان، ص 42)

❁ مزید فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ أَبِي عِيسَى التِّرْمِذِيِّ أَحْسَنُ كِتَابٍ صَنَّفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَأَقْرَبُهُ مَأْخَذًا لِاهْتِدَاءِ الْمَرْءِ إِلٰى مَا يُرِيدُهُ سَرِيعًا بِلَا مُشَقَّةٍ، وَكَلَامُهُ عَلٰى فِقْهِ الْحَدِيثِ الَّذِي يُورِدُهُ فِيهِ حَسَنٌ .

''امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کی کتاب اسلام میں لکھی جانے والی کتابوں میں سب سے بہتر ہے، اس سے استفادہ کرنا بہت آسان ہے، کوئی مشقت نہیں اٹھانی پڑتی۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے احادیث کی جو فقہ بیان کی ہے، وہ بہت عمدہ ہے۔''

(الأربعون على الطّبقات لعلي بن المُفَضّل المقدسي، ص 326، واسطة العقد الثّمين في أسانيد الكتب التي انعقد على صِحّتها إجماع المُسلمين للحافظ أبي عبد اللّٰه محمد بن مَرزوق، ص 117)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ الْأَئِمَّةِ طَافَ الْبِلَادَ وَسَمِعَ خَلْقًا مِنَ الْخُرَاسَانِيِّينَ وَالْعِرَاقِيِّينَ وَالْحِجَازِيِّينَ .

''امام ترمذی رحمہ اللہ ان ائمہ میں سے ایک ہیں، جنہوں نے (طلب علم کے لیے) ملکوں کے سفر کیے، آپ رحمہ اللہ نے خراسان، عراق اور حجاز کے کئی ایک ائمہ سے سماع حدیث کیا۔''

(تَهذيب التّهذيب : 387/9)

❁ نیز ''ثقہ حافظ'' بھی کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 6206)

امام ترمذی رحمہ اللہ ضبط و اتقان اور حفظ میں اپنی مثال آپ تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض متاخرین نے امام ترمذی رحمہ اللہ کو ''متساہل'' قرار دیا ہے، ہمارے مطابق یہ بات علی الاطلاق درست نہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع کو اصطلاحات حدیث سے بھر دیا ہے، بعض اہل علم آپ کی اصطلاحات کو سمجھنے سے قاصر رہے، یوں امام رحمہ اللہ کو ''متساہل'' باور کیا۔

تنبیہ:

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الایصال'' میں امام ترمذی رحمہ اللہ کو ''مجہول'' کہا۔ پھر ایک رسالہ بنام ''الباہرہ'' لکھا، جس میں امام ترمذی رحمہ اللہ کی مدح وثنا کی۔ جو دلیل ہے کہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے امام ترمذی رحمہ اللہ کے متعلق ''مجہول'' کے قول سے رجوع کرلیا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے امام ترمذی رحمہ اللہ کو پہنچان لیا تھا۔

جامع ترمذی:

❀ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

رَابِعُهُمْ أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ، وَكَأَنَّهُ اسْتَحْسَنَ طَرِيقَةَ الشَّيْخَيْنِ حَيْثُ بَيَّنَا وَمَا أَبْهَمَا، وَطَرِيقَةَ أَبِي دَاوُد حَيْثُ جَمَعَ كُلَّ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ذَاهِبٌ، مَجْمَعٌ كِلْتَا الطَّرِيقَتَيْنِ وَزَادَ عَلَيْهَا بَيَانَ مَذَاهِبِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَفُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ فَجَمَعَ كِتَابًا جَامِعًا وَاخْتَصَرَ طُرُقَ الْحَدِيثِ اخْتِصَارًا لَطِيفًا، فَذَكَرَ وَاحِدًا، وَأَوْمَأَ إِلَى مَا عَدَاهُ، وَبَيَّنَ أَمْرَ كُلِّ حَدِيثٍ مِنْ أَنَّهُ صَحِيحٌ أَوْ حَسَنٌ أَوْ ضَعِيفٌ، أَوْ مُنْكَرٌ، وَبَيَّنَ وَجْهَ الضَّعْفِ، لِيَكُونَ الطَّالِبُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى بَصِيرٍ مِنْ أَمْرِهٖ، فَيَعْرِفُ مَا يَصْلُحُ لِلْاِعْتِبَارِ عَمَّا دُونَهٗ، وَذَكَرَ أَنَّهٗ مُسْتَفِيضٌ أَوْ غَرِيبٌ، وَذَكَرَ مَذَاهِبَ الصَّحَابَةِ وَفُقَهَاءَ الْأَمْصَارِ، وَسَمّٰى مَنْ يَّحْتَاجُ إِلَى التَّسْمِيَةِ وَكَنّٰى مَنْ يَحْتَاجُ إِلَى الْكُنِيَّةِ، وَلَمْ يَدَعْ خَفَاءً لِّمَنْ هُوَ مِنْ رِجَالِ الْعِلْمِ، وَلِذٰلِكَ يُقَالُ : إِنَّهٗ كَافٍ لِلْمُجْتَهِدِ مُغْنٍ لِلْمُقَلِّدِ .

''گلدستہ محدثین میں چوتھے نمبر امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ ہیں، لگتا یوں ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے (اپنی سنن میں) بخاری و مسلم رحمہما اللہ کے اس طریقہ کو اختیار کیا ہے، جہاں بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے صراحت کی ہے اور مبہم بات نہیں کی اور امام ابوداود رحمہ اللہ کے اس طریقہ کو اختیار کیا ہے، جہاں انہوں نے ہر مجتہد کا مذہب ذکر کیا ہے، یوں جامع ترمذی میں دونوں طریقوں کو جمع کر دیا گیا ہے، ساتھ ساتھ امام ترمذی رحمہ اللہ نے صحابہ، تابعین، فقہائے امصار کے مذاہب کو بھی ذکر کر دیا ہے، یوں انہوں نے ایک ''جامع'' کتاب کو مجموعہ پیش کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے حدیث کی مختلف سندوں کو بڑے عمدہ طریقہ سے اختصار کے ساتھ ذکر کر دیا ہے، ایک سند کو ذکر کیا اور دوسرے طرق کی طرف اشارہ کر دیا۔ ہر حدیث کا حکم بیان کر دیا کہ یہ صحیح ہے یا حسن یا ضعیف یا منکر۔ پھر وجہ ضعف بھی بیان کر دی۔ تاکہ طالب کے لیے معاملہ بالکل واضح ہو جائے، وہ جان سکے کہ کون سی حدیث اعتبارات وشواہد کے قابل ہے اور کون سی نہیں۔ نیز آپ رحمہ اللہ نے مستفیض و مشہور یا غریب روایات کا بھی ذکر کر دیا ہے، صحابہ اور فقہائے امصار کے مذاہب کا تذکرہ بھی کر دیا ہے، نیز جس راوی کے نام کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت محسوس کی، اس کا نام ذکر کر دیا اور جس کی کنیت کو واضح کرنا چاہا، اس کی کنیت کو بھی ذکر کر دیا، آپ رحمہ اللہ نے علماء کے لیے کوئی پوشیدگی باقی نہیں چھوڑی، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ جامع ترمذی مجتہد کو کفایت کرتی ہے اور مقلد کو (تقلید سے) مستغنی کرتی ہے۔''

(حُجّة اللّٰه البالغة :1/258-259)

جامع ترمذی کی چھ روایات ہیں؛ ① ابوسعید ہیثم بن کلیب شاشی ② ابوذر محمد بن ابراہیم ③ ابومحمد حسن بن ابراہیم قطان ④ ابوحامد احمد بن عبداللہ تاجر ⑤ ابوالحسن وذاری ⑥ ابوالعباس محمد بن احمد بن محبوب بن فضیل محبوبی مروزی رحمہ اللہ (۳۴۶ھ)

آخری روایت سب سے زیادہ مشہور ہے۔

سنن ترمذی کے نسخوں میں سب سے معتبر نسخہ ابو الفتح عبد الملک بن عبد اللہ کروخی رحمہ اللہ (۵۴۸ھ) کا ہے۔

جامع ترمذی ہر دور میں متداول رہی ہے۔ اہل علم سے اس کتاب کی خدمت کی ہے، اس کی شروحات لکھی ہیں، جن میں علامہ ابن العربی مالکی رحمہ اللہ کی عارضۃ الاحوذی، حافظ ابن سید الناس کی ''النفح الشذی'' علامہ سراج الدین بلقینی رحمہ اللہ، حافظ عراقی رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی شروحات ہیں۔ دور حاضر میں محدث محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ نے تحفۃ الاحوذی نامی عدیم النظیر شرح لکھی ہے، جس میں پہلوں کا علم جمع کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح فی الباب پر بھی اہل علم نے کتابیں لکھیں ہیں، فی الباب کی تقریباً تمام روایات کی تخریج کر لی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ ائمہ اہل سنت والجماعت میں سے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنی جامع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں صفات باری تعالیٰ کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ذکر کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کتاب میں اہل حدیث کے عقیدہ کی ترجمانی کی ہے۔

امام رحمہ اللہ نے جہمیہ، معتزلہ، رافضہ، خوارج، مرجئہ، اشاعرہ، قدریہ اور اہل الرائے وغیرہ کا رد کیا ہے۔

آپ کی جامع کا نام «اَلْجَامِعُ الْكَبِيرُ الْمُخْتَصَرُ فِي السُّنَنِ الْمُسْنَدَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعْرِفَةِ الصَّحِيحِ وَالْمَعْلُولِ وَمَا عَلَيْهِ الْعَمَلُ» ہے۔

جامع ترمذی چونکہ فقہی ترتیب پر مشتمل ہے، اس لیے بعض نے اسے سنن ترمذی کا نام دیا ہے، بعض نے صحیح الترمذی کہا ہے، یہ دونوں نام تغلیباً ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ سے امام بخاری رحمہ اللہ نے احادیث سنی ہیں، جیسا کہ سنن ترمذی میں دو احادیث کے متعلق خود امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَمِعَ مِنِّي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هٰذَا الْحَدِيثَ .

''یہ حدیث مجھ سے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے سنی ہے۔''

(سنن التّرمذي : 3303، 3727)

امام ترمذی رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کی طرح عالی سند بھی رکھتے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے (سنن ترمذی: ۲۶۲۰) میں ایک ''ثلاثی الاسناد'' حدیث نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع میں ایک سو باون (۱۵۲) کتابیں جمع کی ہیں۔ جن میں ''علل صغیر'' بھی شامل ہے۔ سنن ترمذی میں کل تین ہزار نو سو چھپن (۳۹۵۶) احادیث مذکور ہیں، یہ وہ احادیث ہیں، جو امام رحمہ اللہ نے مکمل باسند ذکر کی ہیں۔ امام صاحب رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فی الباب کے تحت کئی احادیث کی طرف اشارہ کیا ہے، اگر انہیں جمع کیا جائے، تو جامع ترمذی کی احادیث کی تعداد مسند احمد بن حنبل کے قریب پہنچ جائے۔

سنن ترمذی رحمہ اللہ کا ایک امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے ایک مسئلہ پر دلالت کرنے والی جتنی روایات ہیں اور جن صحابہ سے مروی ہے، ان کا نام فی الباب کے تحت ذکر کر دیا ہے، تاکہ استفادہ کرنے والے کے لیے آسانی ہو اور کتاب کا حجم بھی نہ بڑھے۔

امام رحمہ اللہ تقریباً ہر حدیث پر اپنی تحقیق و تحکیم پیش کرتے ہیں۔ احادیث کا اختلاف ذکر کرتے ہیں، قرائن کی بنیاد پر راجح احتمال کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ حدیث کے موصول اور مرسل و منقطع ہونے کی بھی نشاندہی کرتے ہیں، رواۃ حدیث کی پہچان کراتے ہیں، ان کے نام، کنیت، علاقہ، قبیلہ وغیرہ ذکر کر دیتے ہیں۔ رواۃ پر جرح و تعدیل پر مبنی کلام کرتے ہیں۔ جرح و تعدیل کے حوالہ سے ائمہ علل کے اقوال بھی ذکر کر دیتے ہیں، یوں جامع ترمذی علوم حدیث، اسماء و رجال اور جرح و تعدیل کی بہترین کتاب ہے، نیز ائمہ و فقہا کا فقہی مذہب بھی ذکر کر دیتے ہیں، اس میں راجح رائے کی نشاندہی فرما دیتے ہیں، آپ رحمہ اللہ نے تمام ائمہ فقہا کے اقوال کی سندیں ''علل صغیر'' میں ذکر کر دی ہیں۔ اپنی جامع میں موقوفات اور مقطوعات بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ روایت کے بارے میں ائمہ کا اختلاف بھی ذکر کرتے ہیں، بعض مقامات پر حدیث کی مخفی علتوں پر مطلع کرتے ہیں۔ جامع ترمذی میں تفسیر کا وافر حصہ موجود ہے۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْجَامِعِ عِلْمٌ نَافِعٌ، وَفَوَائِدُ غَزِيْرَةٌ، وَرُؤُوْسُ الْمَسَائِلِ، وَهُوَ أَحَدُ أُصُوْلِ الْإِسْلَامِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جامع ترمذی علم نافع، بے پایاں فوائد اور اہم اور بنیادی مسائل پر مشتمل کتاب ہے، جامع ترمذی اسلام کے اصولوں میں سے ایک ہے۔''

(سِيَرُ أعلام النُّبلاء : 13/274)

امام ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب میں جا بجا حسن صحیح، حسن غریب، حسن اور غریب کی اصطلاحات ذکر کرتے ہیں۔

''حسن صحیح'' کے معنی میں کئی اقوال ہیں، راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ سند کے کسی راوی کے متعلق ائمہ کا اختلاف ہے، بعض اسے حسن الحدیث خیال کرتے ہیں اور بعض صحیح الحدیث۔ تو امام صاحب رحمہ اللہ نے دونوں کا اعتبار کرتے ہوئے حسن صحیح کہہ دیا۔ اس اعتبار سے عبارت یوں ہوگی: حسن او صحیح۔ اختصار کے لیے ''او'' کا لفظ حذف کر دیا، واللہ اعلم!

کبھی کبھی ''حسن صحیح غریب'' یا ''حسن غریب صحیح'' بھی کہہ دیتے ہیں۔ اس میں بھی اس احتمال کی طرف اشارہ ہے کہ سند کا کوئی راوی حسن الحدیث ہے یا صحیح الحدیث۔ غریب کہہ کر یہ فائدہ دیا کہ اس سند کے کسی ایک طبقہ میں ایک راوی ہے، جس کی متابعت نہیں۔ یا یہ بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ یہ روایت ایک اعتبار سے حسن لذاتہ ہے اور ایک اعتبار سے صحیح لغیرہ ہے، کیونکہ صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ سے بنتی ہے۔

''حسن غریب'' سے مراد حسن لذاتہ ہے اور ''حسن'' سے مراد حسن لغیرہ ہے، کیونکہ حسن لغیرہ، حسن لذاتہ سے بنتی ہے۔ یہ محدثین کی اصطلاح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کی ''حسن'' کی خاص اصطلاح بھی ہے، آپ رحمہ اللہ ''ضعیف'' روایت پر بھی ''حسن'' کا لفظ بول دیتے ہیں، وہاں محدثین والی ''حسن'' مراد نہیں۔

یاد رہے کہ کسی اصطلاح کا معنی اگر مصنف خود بیان کر دے، تو فبہا ونعمت۔ اگر بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے اہل علم تتبع اور استقرائے تام سے اصطلاح کا معنی واضح کریں، تو کئی ایک احتمالات باقی رہ جاتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کا عقیدہ:

امام ترمذی رحمہ اللہ ائمہ سلف میں سے ہیں، اہل السنہ کے یہاں آپ کا بڑا مقام ہے، آپ کی امامت وجلالت حافظہ اور اتقان پر اتفاق ہے۔ حدیث، علل حدیث، فقہ الحدیث، اسماء الرجال اور تحقیق حدیث وغیرہ علوم میں آپ کی گراں قدر خدمات ہیں، سنن الترمذی آپ کی انتہائی اہم کتب میں سے ہے، اس میں جہاں آپ نے فقہ کے انبار لگا دیئے ہیں، وہاں جا بجا عقیدہ توحید کا بھی ذکر کیا ہے، ملاحظہ ہو:

① صفات باری تعالیٰ:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهٖ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهٖ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فُلُوَّهٗ، حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ.

''جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے، تو اللہ اسے دائیں ہاتھ میں لے کر بڑھاتا ہے، ایسے جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے، پھر وہ صدقہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ پاکیزہ مال کا صدقہ ہی اللہ کی طرف چڑھتا ہے۔''

(صحيح البخاري: 7430، صحيح مسلم: 1014، سنن الترمذي: 662)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

قَدْ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنَ الصِّفَاتِ وَنُزُولِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالُوا : قَدْ تَثْبُتُ الرِّوَايَاتُ فِي هٰذَا، وَيُؤْمَنُ بِهَا، وَلَا يُتَوَهَّمُ، وَلَا يُقَالُ : كَيْفَ؟ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ : أَمِرُّوهَا بِلَا كَيْفٍ، هٰكَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، وَأَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَأَنْكَرَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ، وَقَالُوا : هٰذَا تَشْبِيهٌ، وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كِتَابِهِ الْيَدَ وَالسَّمْعَ وَالبَصَرَ، فَتَأَوَّلَتِ الْجَهْمِيَّةُ هٰذِهِ الْآيَاتِ فَفَسَّرُوهَا عَلٰى غَيْرِ مَا فَسَّرَ أَهْلُ الْعِلْمِ، وَقَالُوا : إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ آدَمَ بِيَدِهٖ، وَقَالُوا : إِنَّ مَعْنَى الْيَدِ هَاهُنَا الْقُوَّةُ، وقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : إِنَّمَا يَكُونُ التَّشْبِيهُ إِذَا قَالَ : يَدٌ كَيَدٍ، أَوْ مِثْلُ يَدٍ، أَوْ سَمْعٌ كَسَمْعٍ، أَوْ مِثْلُ سَمْعٍ، فَإِذَا قَالَ : سَمْعٌ كَسَمْعٍ، أَوْ مِثْلُ سَمْعٍ، فَهٰذَا التَّشْبِيهُ، وَأَمَّا إِذَا قَالَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَدٌ، وَسَمْعٌ، وَبَصَرٌ، وَلَا يَقُولُ كَيْفَ، وَلَا يَقُولُ مِثْلُ سَمْعٍ، وَلَا كَسَمْعٍ، فَهٰذَا لَا يَكُونُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَشْبِيهًا، وَهُوَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهٖ : ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾.

''بہت سے اہل علم نے اس حدیث کے متعلق اور صفاتِ باری تعالیٰ اور ہر رات اللہ تعالیٰ کے نزول وغیرہ پر مشتمل دیگر احادیث کی بابت فرمایا ہے کہ ان تمام روایات کو ثابت سمجھا جائے، ان پر ایمان لایا جائے، وہم نہ کیا جائے اور ان کی کیفیت کے بارے میں سوال نہ کیا جائے۔ امام مالک بن انس، امام سفیان بن عیینہ اور امام عبداللہ بن مبارک رحمہم اللہ سے یہی منقول ہے، انہوں نے ان صفات والی احادیث کے بارے میں فرمایا: ان کو تسلیم کریں، کیفیت بیان نہ کریں۔ علمائے اہل سنت والجماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ جہمیہ نے ان روایات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ (صفاتِ الٰہی کا اثبات) تو (خالق کی مخلوق کے ساتھ) تشبیہ دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی مقامات پر ہاتھ، سمع وبصر کا ذکر کیا ہے، جہمیہ نے ان آیات کی تاویل کرتے ہوئے ان کی تفسیر اہل علم کی تفسیر کے برعکس بیان کی، ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا۔ کہتے ہیں کہ یہاں ''ید'' (ہاتھ) سے مراد قوت ہے۔ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تشبیہ تب بنے گی، جب کوئی کہے کہ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح یا مثل ہے، یا اس کا سننا ہمارے سننے کی طرح یا مثل ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اللہ کا سننا ہمارے سننے کی طرح یا مثل ہے، تو یہ تشبیہ ہوگی، لیکن جب ویسا ہی کہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ہاتھ، سمع، بصر۔ اور کیفیت کا ذکر نہ کرے اور نہ کسی کے سمع سے مشابہت یا مماثلت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے، تو یہ تشبیہ نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی شان اپنی کتاب میں یوں بیان فرمائی ہے: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ ''اس کی مثل کوئی چیز نہیں، وہ خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

② نزول باری تعالیٰ:

❁ امام رحمہ اللہ حدیث نزول باری تعالیٰ پر یوں باب قائم کرتے ہیں:

بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ .

''اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول کا بیان۔''

(سنن الترمذي، قبل الحديث : 446)

③ رؤیت باری تعالیٰ:

❁ دیدار الٰہی کے بارے میں فرماتے ہیں:

إِنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُونَ هٰذَا .

''جہمیہ رؤیت باری تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 2415)

❁ نیز فرماتے ہیں:

قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ كَثِيرَةٌ مِثْلُ هٰذَا مَا يُذْكَرُ فِيهِ أَمْرُ الرُّؤْيَةِ : أَنَّ النَّاسَ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ وَذِكْرُ الْقَدَمِ وَمَا أَشْبَهَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ، وَالْمَذْهَبُ فِي هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعِلْمِ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَّسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ، وَوَكِيعٍ، وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ رَوَوْا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ ثُمَّ قَالُوا : تُرْوٰى هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ وَنُؤْمِنُ بِهَا، وَلَا يُقَالُ : كَيْفَ؟ وَهٰذَا الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْحَدِيثِ أَنْ يَّرْوَوْا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ كَمَا جَاءَ تْ، وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا تُفَسَّرُ وَلَا يُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ : كَيْفَ؟ وَهٰذَا أَمْرُ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِي اخْتَارُوهُ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ .

''نبی کریم ﷺ سے ایسی کئی روایات مروی ہیں، جن میں رؤیت باری تعالیٰ کا ذکر کیا گیا ہے کہ مومن (روز قیامت) اپنے رب کا دیدار کریں گے۔ ان احادیث میں ''قدم'' وغیرہ کا ذکر بھی ہے۔ ایسی احادیث کے متعلق سفیان بن سعید ثوری، مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن المبارک اور وکیع بن جراح رحمہم اللہ وغیرہم اہل علم ائمہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ ان احادیث کو بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں: ان احادیث کو بیان کیا جائے گا، ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ محدثین کا مختار مذہب یہی ہے کہ وہ ان احادیث کو من وعن نقل کرتے ہیں، ان پر ایمان لایا جائے گا، ان کی تاویل نہیں کی جائے گی، ان میں وہم نہیں کیا جائے گا اور نہ ان کی کیفیت کا مطالبہ کیا جائے گا۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 2558)

④ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ .

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! اگر آپ زمین کے نیچے بھی رسی پھینکیں، تو وہ اللہ (کے علم) پر گرے گی۔''

(سنن الترمذي : 3298)

❁ امام رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالُوا : إِنَّمَا هَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ، عِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ فِي كِتَابِهٖ .

''بعض اہل علم نے اس حدیث کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ وہ (رسی) اللہ کے علم، قدرت اور سلطنت پر گرے گی۔ اللہ کا علم، قدرت اور سلطنت ہر جگہ ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ (کی ذات) عرش پر ہے، جیسا کہ اس نے قرآن پاک میں بیان کیا ہے۔''

❁ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بلندی پر چڑھتے وقت بآواز بلند اللہ اکبر کہتے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ، اِرْبَعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّهٗ مَعَكُمْ، إِنَّهٗ سَمِيعٌ قَرِيبٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''لوگو! تحمل سے کام لیں، آپ کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے، کیونکہ وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے اور وہ خوب سننے والا اور قریب ہے۔''

(صحيح البخاري : 2992، صحيح مسلم : 2704)

❁ سنن ترمذی (۳۳۷۴، وسندہ صحیح) کے الفاظ ہیں:

إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ، هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُوسِ رِحَالِكُمْ.

''آپ کا رب بہرا یا غائب نہیں ہے، بلکہ وہ آپ اور آپ کی سواریوں کی گردنوں کے مابین ہے۔''

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

مَعْنٰى قَوْلِهٖ: بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُوسِ رِحَالِكُمْ، إِنَّمَا يَعْنِي عِلْمَهٗ وَقُدْرَتَهٗ.

''اس فرمان نبوی سے مراد یہ ہے کہ اللہ کا علم اور قدرت تمہارے ساتھ ہے۔''

⑤ صفت ید:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَمِينُ الرَّحْمٰنِ مَلْأَى سَحَّاءُ لَا يُغِيضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهٖ، وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْأُخْرٰى الْمِيزَانُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ.

''رحمٰن کا دایاں ہاتھ (خزانوں سے) بھرا ہوا ہے اور مسلسل عطا کرتا رہتا ہے، دن رات (عطا کرنا) بھی اس کے خزانے میں کمی نہیں لاتا، بھلا اللہ تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمین وآسمانوں کی تخلیق سے اب تک کتنا خرچ کر دیا ہے؟ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ (میں موجود خزانوں) میں کمی نہیں آئی۔ اس کا عرش پانی پر ہے اور دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے، جسے وہ بلند کرتا ہے اور جھکاتا ہے۔''

(سنن التّرمذي : 3045)

❁ امام رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ : ﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ﴾(المائدة : ٦٤) وَهٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَتْهُ الْأَئِمَّةُ، نُؤْمِنُ بِهٖ كَمَا جَاءَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفَسَّرَ أَوْ يُتَوَهَّمَ، هٰكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْأَئِمَّةِ الثَّوْرِيُّ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ : أَنَّهٗ تُرْوٰى هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ .

''یہ حدیث اس آیت مبارکہ کی تفسیر ہے:

:﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ﴾

''یہودیوں نے کہا: اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا، ان کے اپنے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، اس بات کی وجہ سے ان پر لعنت کی گئی، بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے، خرچ کرتا ہے۔'' اس حدیث کو ائمہ نے بیان کیا ہے، ہم اس پر کوئی تاویل یا وہم کیے بغیر ایمان لاتے ہیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ جیسے کئی ائمہ نے کہا ہے کہ ان احادیث کو بیان کیا جائے گا، ان پر ایمان لایا جائے گا، لیکن کیفیت کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔''

⑥ ﴿فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ﴾ کی تفسیر:

❁ حدیث (۲۴۲۸) کے تحت فرماتے ہیں:

مَعْنٰى قَوْلِهٖ : اَلْيَوْمَ أَنْسَاكَ، يَقُولُ : اَلْيَوْمَ أَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ، هٰكَذَا فَسَّرُوهُ .

وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الْآيَةَ : ﴿فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ﴾، قَالُوا : إِنَّمَا مَعْنَاهُ الْيَوْمَ نَتْرُكُهُمْ فِي الْعَذَابِ .

''اللہ تعالیٰ کے قول: ''آج میں تجھے بھول جاؤں گا'' کا معنی یہ ہے کہ آج میں تجھے عذاب میں مبتلا چھوڑ دوں گا۔ اہل علم نے اس کی یہی تفسیر کی ہے۔

اسی طرح بعض اہل علم نے آیت: ﴿فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ﴾ ''آج ہم انہیں بھول جائیں گے۔'' کی یوں تفسیر کی ہے کہ آج ہم انہیں عذاب میں مبتلا چھوڑ دیں گے۔''

⑦ کبیرہ گناہ پر تکفیر؟:

❁ حدیث (۲۶۲۶) کے تحت فرماتے ہیں:

هٰذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا كَفَّرَ أَحَدًا بِالزِّنَا أَوِ السَّرِقَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَشُرْبِ الْخَمْرِ .

''اہل علم کا یہی مذہب ہے، ہم نہیں جانتے کہ کسی نے زنا، چوری یا شراب پینے پر کسی کی تکفیر کی ہو۔''

⑧ غیر اللہ کی قسم شرک اصغر ہے:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ .

''جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی، اس نے کفر یا شرک کیا۔''

(سنن التّرمذي : 1535)

❁ اس حدیث کے تحت امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فُسِّرَ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ : أَنَّ قَوْلَهُ : فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ، عَلَى التَّغْلِيظِ، وَالْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ : وَأَبِي وَأَبِي، فَقَالَ : أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ، وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، هٰذَا مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ الرِّيَاءَ شِرْكٌ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الْآيَةَ : ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا﴾(الكهف : ١١٠) الْآيَةَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ : لَا يُرَائِي .

''بعض اہل علم کی طرف سے اس حدیث کی یہ تفسیر کی گئی ہے کہ فرمان نبوی: «فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ» سختی پر محمول ہے۔ اس کی دلیل سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ کی قسم اٹھاتے سنا، تو فرمایا: خبردار! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباء کے نام کی قسم اٹھانے سے منع فرما دیا ہے، اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لات وعزیٰ کی قسم اٹھائی، وہ لا الٰہ الا اللہ کہے۔ اسی معنی کی ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ریا کاری شرک ہے۔ بعض اہل علم نے آیت: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا.....﴾ ''پس جو اپنے رب سے ملاقات پر یقین رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ نیک اعمال کرے اور عبادت میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔'' کی تفسیر میں کہا ہے: یعنی وہ (عبادت میں) دکھاوا نہ کرے۔''

⑨ اہل ایمان ابدی جہنمی نہیں:

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ . يَعْنِي . مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيمَانٍ .

''جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہوا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہوا، وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سنن التّرمذي : 1999)

❁ اس حدیث کے تحت امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هٰذَا الْحَدِيثِ : لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيمَانٍ، إِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا يُخَلَّدُ فِي النَّارِ .

''اس حدیث کی تفسیر میں بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جس کے دل میں رائے کے دانے برابر بھی ایمان ہوا، وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا، اس کا معنی یہ ہے کہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں نہیں رہے گا۔''

❁ خودکشی والی حدیث (۲۰۴۴) کے تحت فرماتے ہیں:

إِنَّ الرِّوَايَاتِ إِنَّمَا تَجِيءُ بِأَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ يُعَذَّبُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّهُمْ يُخَلَّدُونَ فِيهَا .

''کئی روایات میں ہے کہ اہل توحید کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا، پھر انہیں جہنم سے نکال لیا جائے گا، کسی روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے۔''

❁ حدیث (۲۶۳۸) کے تحت فرماتے ہیں:

وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ العِلْمِ أَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ سَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَإِنْ عُذِّبُوا بِالنَّارِ بِذُنُوبِهِمْ فَإِنَّهُمْ لَا يُخَلَّدُونَ فِي النَّارِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بعض اہل علم نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ اہل توحید جنت میں داخل ہوں گے، اگر انہیں گناہوں کی وجہ سے جہنم میں عذاب بھی دیا گیا، تو آگ میں ہمیشہ کے لیے نہیں رہیں گے۔''

⑩ کفر، دون کفر:

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ .

''مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔''

(سنن التّرمذي : 2635)

❁ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ : قِتَالُهُ كُفْرٌ، لَيْسَ بِهٖ كُفْرًا مِثْلَ الْاِرْتِدَادِ عَنِ الْإِسْلَامِ، ..... غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا : كُفْرٌ دُونَ كُفْرٍ، وَفُسُوقٌ دُونَ فُسُوقٍ .

''حدیث نبوی: ''مسلمان سے لڑائی کرنا کفر ہے۔'' کا معنی یہ ہے کہ یہ اسلام سے مرتد ہونے والا کے کفر جیسا کفر نہیں ہے۔..... کئی اہل علم نے کہا ہے کہ کفر کے بھی مراتب ہیں اور فسق کے بھی۔''

⑪ عملی نفاق:

جس حدیث (۲۶۳۲) میں منافق کی علامات ذکر ہوئی ہیں، اس کے تحت لکھتے ہیں:

إِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ نِفَاقُ الْعَمَلِ، وَإِنَّمَا كَانَ نِفَاقُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

التَّكْذِيبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''اہل علم کے نزدیک اس نفاق سے مراد عملی نفاق ہے۔نفاق تکذیب (اعتقادی نفاق) تو صرف عہد نبوی میں تھا۔''

ائمہ محدثین کا علم ہماری دلیل ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے علم کی برکت اور خیر سے بہرہ مند فرمائے اور محدثین کے عقیدہ پر گامزن رکھے۔

وفات:

امام ترمذی رحمہ اللہ کی وفات حسرت آیات ۲۷۹ھ کو ''ترمذ'' میں ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ

(۲۰۹۔۲۷۳ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابوعبداللہ، محمد بن یزید ابن ماجہ، قزوینی، رَبَعی۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ سن ۲۰۹ھ کو قزوین میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے حصول علم کے لیے مختلف علاقوں کے اسفار کیے، اپنے زمانے کے اساطین حدیث سے کسب فیض کیا، آپ رحمہ اللہ نے خراسان، شام، مصر، عراق اور حجاز کے سفر کیے، آپ رحمہ اللہ کے اساتذہ سینکڑوں میں ہیں، جن میں مشہور ترین یہ ہیں؛

محمد بن بشار بندار، ابوبکر ابن ابی شیبہ، ابوکریب محمد بن العلاء، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن یحییٰ ذہلی، علی بن محمد طنافسی، مصعب بن عبداللہ زبیری، ہشام بن عمار، یزید بن عبداللہ یمامی، بشر بن معاذ عقدی، ابوخیثمہ، عبداللہ بن ذکوان، ابوسعید اشج، عبدالرحمٰن بن ابراہیم دُحیم، عثمان بن ابی شیبہ اور ابراہیم بن منذر حزامی وغیرہم رحمہم اللہ

تلامذہ:

محمد بن عیسیٰ ابہری، ابوطیب احمد بن روح بغدادی، ابوعمرو احمد بن محمد بن حکیم مدینی، ابو الحسن علی بن ابراہیم قطان، سلیمان بن یزید فامی، ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم خلیلی، ابوداود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلیمان بن یزید قزوینی اور دیگر حفاظ ومحدثین آپ رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

تصانیف:

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کی تفسیر، سنن اور تاریخ پر تصانیف ہیں۔

اہل علم کی مدح سرائی:

❁ حافظ ابویعلی خلیلی رحمہ اللہ (۴۴۶ھ) ''رجال قزوین'' میں فرماتے ہیں:

ثِقَةٌ كَبِيرٌ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، مُحْتَجٌّ بِهٖ، لَهٗ مَعْرِفَةٌ بِالْحَدِيثِ وَحِفْظٌ، وَلَهٗ مُصَنَّفَاتٌ فِي السُّنَنِ، وَالتَّفْسِيرِ، وَالتَّأْرِيخِ .

''امام ابن ماجہ رحمہ اللہ ثقہ کبیر الشان ہیں، آپ متفق علیہ شخصیت ہیں، قابل حجت ہیں، آپ فن حدیث میں معرفت رکھتے تھے، حافظ تھے، آپ کی سنن، تفسیر اور تاریخ پر تصانیف ہیں۔''

(تهذيب الكمال للمزّي : 41/27)

❁ نیز فرماتے ہیں:

لَهٗ سُنَنٌ وَتَفْسِيرٌ، وَتَأْرِيخٌ، وَكَانَ عَارِفًا بِهٰذَا الشَّأْنِ، ارْتَحَلَ إِلَى الْعِرَاقَيْنِ الْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ، وَبَغْدَادَ، وَمَكَّةَ، وَالشَّامِ، وَمِصْرَ، وَالرَّيِّ لِكَتْبِ الْحَدِيثِ .

''آپ رحمہ اللہ کی سنن، تفسیر اور تاریخ پر کتابیں ہیں، آپ فن حدیث کی معرفت رکھتے تھے، آپ رحمہ اللہ نے حدیث لکھنے کے لیے عراق، بصرہ وکوفہ، بغداد، مکہ، شام، مصر اور رَی کی طرف سفر کیے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تاريخ ابن عساكر : 271/56، تهذيب الكمال للمزّي : 41/27)

❁ حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی رحمہ اللہ (۵۰۷ھ) فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ بِقَزْوِينَ تَارِيخًا عَلَى الرِّجَالِ وَالْأَمْصَارِ مِنْ عَهْدِ الصَّحَابَةِ إِلٰى عَصْرِهٖ .

''میں نے آپ رحمہ اللہ کی قزوین میں تاریخ کی کتاب دیکھی، جس میں عہد صحابہ سے آپ رحمہ اللہ کے زمانہ تک لوگوں اور شہروں کے بارے میں معلومات درج تھیں۔''

(تاريخ ابن عساكر : 272/56)

❁ مؤرخ شیرویہ دیلمی رحمہ اللہ (۵۰۹) ''تاریخ ہمذان'' میں فرماتے ہیں:

مِنْ أَعْيَانِ الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ قَزْوِينَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَاجَةَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقَزْوِينِيُّ الْحَافِظُ صَاحِبُ كِتَابِ السُّنَنِ .

''اہل قزوین کے کبار ائمہ میں سے ایک حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی رحمہ اللہ ہیں، آپ صاحب سنن ہیں۔''

(مُعجم البُلدان للحموي : 344/4)

❁ علامہ رافعی قزوینی رحمہ اللہ (۶۲۳ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ كَبِيرٌ مُتْقِنٌ مَقْبُولٌ بِالْإِتِّفَاقِ صَنَّفَ التَّفْسِيرَ وَالتَّارِيخَ وَالسُّنَنَ وَيُقْرَنُ سُنَنُهٗ بِالصَّحِيحَيْنِ وَسُنَنِ أَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ وَجَامِعِ التِّرْمِذِيِّ .

''آپ رحمہ اللہ کا شمار ائمہ مسلمین میں ہوتا ہے، آپ کبیر الشان، متقن اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالاتفاق مقبول ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے تفسیر، تاریخ اور سنن پر کتابیں لکھیں، آپ رحمہ اللہ کی سنن کو صحیحین، سنن ابی داود، سنن نسائی اور جامع ترمذی کے ساتھ ملایا گیا ہے (یعنی کتب ستہ میں شمار کیا گیا ہے)۔''

(التّدوين في أخبار قزوين : 49/2)

❁ علامہ ابن الاثیر جزری رحمہ اللہ (۶۳۰ھ) فرماتے ہیں:

لَهُ أَيْضًا كِتَابُ السُّنَنِ، وَكَانَ عَاقِلًا، إِمَامًا عَالِمًا .

''آپ رحمہ اللہ کی سنن پر کتاب بھی ہے، آپ رحمہ اللہ صاحب فراست، امام اور صاحب علم تھے۔''

(الكامل في التّاريخ : 443/6)

❁ علامہ سبط ابن الجوزی رحمہ اللہ (۶۵۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ، صَاحِبُ السُّنَنِ، وَالتَّأْرِيخِ وَالتَّفْسِيرِ ..... وَكَانَ ذَا فُنُونٍ .

''آپ رحمہ اللہ امام تھے، سنن، تاریخ اور تفسیر کے مصنف تھے۔..... آپ کئی فنون کے ماہر تھے۔''

(مرآة الزّمان في تواريخ الأعيان : 118/16)

❁ علامہ ابن خلکان اربلی رحمہ اللہ (۶۸۱ھ) فرماتے ہیں:

''آپ رحمہ اللہ مشہور حافظ ہیں، سنن کے مصنف ہیں، حدیث میں امام اور علوم حدیث اور اس کے جمیع متعلقات کی مکمل معرفت رکھنے والے تھے۔

اَلْحَافِظُ الْمَشْهُورُ، مُصَنِّفُ كِتَابِ السُّنَنِ فِي الْحَدِيثِ؛ كَانَ إِمَامًا فِي الْحَدِيثِ عَارِفًا بِعُلُومِهِ وَجَمِيعِ مَا يَتَعَلَّقُ بِهِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِرْتَحَلَ إِلَى الْعِرَاقِ وَالْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ وَبَغْدَادَ وَمَكَّةَ وَالشَّامِ وَمِصْرَ وَالرَّيِّ لِكَتْبِ الْحَدِيثِ، وَلَهُ تَفْسِيرُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ وَتَارِيخٌ مَلِيحٌ، وَكِتَابُهُ فِي الْحَدِيثِ أَحَدُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ.

آپ رحمہ اللہ نے حدیث لکھنے کے لیے عراق، بصرہ، کوفہ، بغداد، مکہ، شام، مصر اور رَی کا سفر کیا، آپ رحمہ اللہ کی کتابوں میں قرآن کریم کی تفسیر اور ایک عمدہ تاریخ بھی شامل ہیں۔ آپ رحمہ اللہ کی سنن کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے۔''

(وفيات الأعيان: 279/4)

❁ حافظ مزی رحمہ اللہ (۷۴۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَافِظُ، صَاحِبُ كِتَابِ السُّنَنِ، ذُو التَّصَانِيفِ النَّافِعَةِ وَالرِّحْلَةِ الْوَاسِعَةِ، سَمِعَ بِخُرَاسَانَ، وَالْعِرَاقِ، وَالْحِجَازِ، وَمِصْرَ، وَالشَّامِ، وَغَيْرِهَا مِنَ الْبِلَادِ.

''آپ رحمہ اللہ حافظ اور سنن کے مصنف ہیں، آپ رحمہ اللہ کی کئی مفید تصانیف ہیں، آپ رحمہ اللہ نے (حصول علم کے لیے) طویل اسفار کیے، آپ رحمہ اللہ نے خراسان، عراق، حجاز، مصر، شام سمیت کئی علاقوں میں جا کر سماع حدیث کیا۔''

(تهذيب الكمال: 40/27)

❁ حافظ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَافِظُ الْكَبِيرُ الْمُفَسِّرُ، أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقَزْوِينِيُّ، صَاحِبُ السُّنَنِ، وَالتَّفْسِيرِ وَالتَّأْرِيخِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حافظ کبیر، مفسر ابوعبداللہ قزوینی سنن، تفسیر اور تاریخ کے مصنف ہیں۔''

(طَبَقات علماء الحديث: 341/2)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

مُصَنِّفُ السُّنَنِ وَالتَّفْسِيرِ وَالتَّأْرِيخِ، كَانَ مُحَدِّثَ قَزْوِينَ غَيْرَ مُدَافِعٍ.

''آپ رحمہ اللہ سنن، تفسیر اور تاریخ کے مصنف ہیں، آپ بلا اختلاف قزوین کے محدث تھے۔''

(تاريخ الإسلام: 625/6)

❁ نیز فرماتے ہیں:

كَانَ ابْنُ مَاجَةَ حَافِظًا صَدُوقًا ثِقَةً فِي نَفْسِهِ.

''امام ابن ماجہ رحمہ اللہ فی نفسہ حافظ، صدوق اور ثقہ تھے۔''

(تاريخ الإسلام: 625/6)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اَلْحَافِظُ، الْكَبِيْرُ، الْحُجَّةُ، الْمُفَسِّرُ، أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَاجَهْ الْقَزْوِيْنِيُّ، مُصَنِّفُ السُّنَنِ، وَالتَّارِيْخِ، وَالتَّفْسِيْرِ، وَحَافِظُ قَزْوِيْنَ فِي عَصْرِهِ ..... قَدْ كَانَ ابْنُ مَاجَهْ حَافِظًا نَاقِدًا صَادِقًا، وَاسِعَ الْعِلْمِ.

''حافظ کبیر، حجت، مفسر، امام ابوعبداللہ ابن ماجہ قزوینی رحمہ اللہ سنن، تاریخ اور تفسیر کے مصنف ہیں، وہ اپنے عہد میں قزوین کے حافظ حدیث تھے۔.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ حافظ، ناقد حدیث، سچے اور وسیع العلم تھے۔''

(سِير أعلام النُّبلاء : 279/13)

❁ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ الْأَئِمَّةِ الْأَعْلَامِ السِّتَّةِ صَاحِبُ السُّنَنِ وَالتَّفْسِيرِ وَالتَّارِيخِ .

''آپ رحمہ اللہ کا شمار چھ بڑے ائمہ میں ہوتا ہے، آپ سنن، تفسیر اور تاریخ کے مصنف ہیں۔''

(طَرح التّثريب : 110/1)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

صَاحِبُ السُّنَنِ أَحَدُ الْأَئِمَّةِ حَافِظٌ صَنَّفَ السُّنَنَ وَالتَّفْسِيرَ وَالتَّأْرِيخَ .

''آپ رحمہ اللہ صاحب سنن ہیں، آپ رحمہ اللہ کا شمار ائمہ میں ہوتا ہے، آپ رحمہ اللہ حافظ حدیث تھے، آپ رحمہ اللہ نے سنن، تفسیر اور تاریخ پر کتابیں لکھیں۔''

(تقريب التّهذيب : 6409)

سنن ابن ماجہ:

اکثر علما کے نزدیک سنن ابن ماجہ کا شمار سنن اربعہ میں ہوتا ہے، جن پر ہر دور کے اہل علم نے اعتماد کیا ہے، یہ کتاب فقہی ترتیب پر ہے، مصنف رحمہ اللہ نے اس میں بہترین تبویب فرمائی ہے، جو ان کے فقہی ذوق پر دلالت کرتی ہے، اسی فقہی ترتیب اور جامعیت کی بنا پر اہل علم نے سنن ابن ماجہ کو کتب اُصول میں ذکر کیا ہے۔ سنن ابن ماجہ میں تقریباً پندرہ سو ابواب ہیں اور چار ہزار احادیث ہیں، بتیس کتب ہیں۔

دیگر اصحاب سنن کی طرح امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے بھی اس کتاب میں صحیح کی شرط نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگائی، اسی لیے اس میں صحیح، حسن، ضعیف اور منکر ہر طرح کی احادیث موجود ہیں، بلکہ بعض موضوع روایات بھی نقل ہوئی ہیں، لہٰذا اس کتاب میں مندرج روایات کو بغیر تحقیق نقل نہیں کرنا چاہیے۔

اس کتاب کی امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کی طرف نسبت بالکل صحیح ہے۔ یہ کتاب امام ابن ماجہ رحمہ اللہ سے حافظ ابوالحسن علی بن ابراہیم قزوینی رحمہ اللہ (۳۴۵ھ) نے سنی ہے۔ ان سے ابو طلحہ قاسم بن ابی منذر قزوینی رحمہ اللہ (۴۱۰ھ) نے سماع کیا، پھر ان سے ابومنصور محمد بن حسین بن ہیثم مقومی رحمہ اللہ (۴۸۴ھ) نے روایت کی ہے اور ان سے حافظ ابوزرعہ طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی رحمہ اللہ (۵۶۶ھ) نے نقل کی ہے۔

ان سے نیچے کئی ایک اہل علم نے سنن ابن ماجہ کا سماع کیا ہے۔

(تغليق التّعليق لابن حَجَر : 452/5، المُعجم المُفهرس لابن حجَر، ص 35، مَشيخة القزويني لأبي حفص، ص411)

سنن ابن ماجہ میں ابوالحسن بن سلمہ قطان کی کئی زیادات ہیں۔

سنن ابن ماجہ ہر دور میں متداول رہی ہے، اہل علم نے اس کی مختلف انداز سے خدمت کی ہے، کسی نے شرح لکھی، کسی نے حاشیہ لکھا، کسی نے تعلیق لگائی، کسی نے زوائد لکھے اور کسی نے سنن ابن ماجہ کے راویوں پر کام کیا۔

بہرحال سنن ابن ماجہ ایک مفید کتاب ہے، کئی علما نے اس کی مدح فرمائی ہے۔

❁ حافظ ابوالحسن علی بن ابراہیم قزوینی رحمہ اللہ (۳۴۵ھ) فرماتے ہیں:

جُمْلَةُ كِتَابِ السُّنَنِ وَهُوَ اثْنَانِ وَّثَلَاثُونَ كِتَابًا فِيهَا أَلْفُ بَابٍ وَخَمْسُمِائَةِ بَابٍ فَمِنْ جُمْلَةِ الْأَبْوَابِ أَرْبَعَةُ آلَافِ حَدِيثٍ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سنن ابن ماجہ میں کل بتیس کتابیں ہیں، جن میں پندرہ سوابواب ہیں اوران کے تحت تقریباً چار ہزار احادیث ہیں۔''

(التّقييد لمعرفة رواة السّنن والمَسانيد لابن نقطة، ص 120)

❁ نیز فرماتے ہیں:

مَنْ نَظَرَ فِيهِ عَلِمَ مَزِيَّةَ الرَّجُلِ مِنْ حُسْنِ التَّرْتِيبِ وَغَزَارَةِ الْأَبْوَابِ وَقِلَّةِ الْأَحَادِيثِ وَتَرْكِ التَّكْرَارِ ..... وَهٰذَا الْكِتَابُ وَإِنْ لَّمْ يَشْتَهِرْ عِنْدَ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ فَإِنَّ لَهٗ بِالرَّيِّ وَمَا وَالَاهَا مِنْ دِيَارِ الْجَبَلِ وَقَوْهَسْتَانَ وَمَازَنْدَرَانَ وَطَبَرَسْتَانَ شَأْنٌ عَظِيمٌ عَلَيْهِ اعْتِمَادُهُمْ وَلَهٗ عِنْدَهُمْ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ.

''جو شخص اس کتاب میں غور وخوض کرے گا، وہ مصنف کی قابلیت جان جائے گا کہ اس میں بہترین ترتیب اور عمدہ تبویب کی گئی ہے، احادیث قلیل ہیں، مگر تکرار نہیں ہے۔..... یہ کتاب اگرچہ اکثر فقہا کے ہاں شہرت نہ پا سکی، مگر رَے اور اس کے قریبی علاقوں مثلاً قوہستان، مازندران اور طبرستان وغیرہا میں اس کی بڑی عظمت ہے، وہاں کے فقہا کا اس پر اعتماد ہے، ان کے ہاں اس کی متعدد سندیں بھی ہیں۔''

(التّقييد لمعرفة رواة السّنن والمَسانيد لابن نقطة، ص 120)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هِيَ دَالَّةٌ عَلٰى عَمَلِهٖ وَعِلْمِهٖ وَتَبَحُّرِهٖ وَاطِّلَاعِهٖ وَاتِّبَاعِهٖ لِلسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ فِي الْأُصُولِ وَالْفُرُوعِ، وَيَشْتَمِلُ عَلَى اثْنَيْنِ وَثَلَاثِينَ كِتَابًا، وَأَلْفٍ وَّخَمْسِمِائَةِ بَابٍ، وَيَحْتَوِي عَلٰى أَرْبَعَةِ آلَافِ حَدِيثٍ، كُلُّهَا جِيَادٌ سِوَى الْيَسِيرِ .

''امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کی سنن آپ رحمہ اللہ کے عمل، علمی گہرائی، وسعت علمی اور اصول وفروع میں سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا متبع ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ یہ کتاب بتیس کتابوں، پندرہ سو ابواب اور چار ہزار احادیث پر مشتمل ہے، چند احادیث کے ماسوا سبھی احادیث عمدہ ہیں۔''

(البداية والنّهاية : 608/14)

❁ نیز فرماتے ہیں:

هُوَ كِتَابٌ قَوِيُّ التَّبْوِيبِ فِي الْفِقْهِ .

''یہ کتاب فقہی تبویب میں بہت قوی ہے۔''

(اختصار عُلوم الحديث، ص 241، الباعث الحثيث)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

كِتَابُهٗ فِي السُّنَنِ جَامِعٌ جَيِّدٌ كَثِيرُ الْأَبْوَابِ وَالْغَرَائِبِ وَفِيهِ أَحَادِيثُ ضَعِيفَةٌ جِدًّا حَتّٰى بَلَغَنِي أَنَّ السَّرِيَّ كَانَ يَقُولُ : مَهْمَا انْفَرَدَ بِخَبَرٍ فِيهِ هُوَ ضَعِيفٌ غَالِبًا وَلَيْسَ الْأَمْرُ فِي ذٰلِكَ عَلٰى إِطْلَاقِهٖ بِاسْتِقْرَائِي وَفِي الْجُمْلَةِ فَفِيهِ أَحَادِيثُ مُنْكَرَةٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهُ تَعَالَى الْمُسْتَعَانُ .

''سنن ابن ماجہ جامع اور جید کتاب ہے، اس میں بہت سے ابواب ہیں، عجائب بھی ہیں، اس میں سخت ضعیف روایات بھی ہیں، حتیٰ کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سری (؟) نے کہا ہے کہ ابن ماجہ میں جو بھی منفرد روایات ہیں، ان میں اکثر ضعیف ہیں۔ جبکہ میرے استقراء کے مطابق علی الاطلاق یہ کہنا درست نہیں، خلاصہ یہ ہے کہ اس میں کئی منکر روایات پائی جاتی ہیں، واللہ تعالیٰ المستعان!''

(تهذيب التّهذيب : 531/9)

شروحات وحواشی:

١۔ شَرْحُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّطِيفِ ابْنِ الْفَقِيهِ يُوسُفَ الْمَوْصَلِيِّ الشَّافِعِيِّ (٦٢٩ھ)

٢۔ اَلْإِعْلَامُ بِسُنَّتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ، لِمُغَلْطَايِ الْحَنَفِيِّ (٧٦٢ھ)

٣۔ مَا تَمَسُّ إِلَيْهِ الْحَاجَةُ عَلٰى سُنَنِ ابْنِ مَاجَهْ، وَهُوَ شَرْحُ زَوَائِدِ السُّنَنِ، لِابْنِ الْمُلَقِّنِ (٨٠٤ھ)

٤۔ «الدِّيبَاجَةُ فِي شَرْحِ سُنَنِ ابْنِ مَاجَهْ»، لِأَبِي الْبَقَاءِ الدَّمِيرِيِّ (٨٠٨ھ)

٥۔ «الدِّيبَاجَةُ لِتَوْضِيحِ مُنْتَخَبِ ابْنِ مَاجَهْ» لِمُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَدٍ الْمِصْرِيِّ الْمَالِكِيِّ (٨٤٤ھ)

٦۔ شرح سنن ابن ماجه للسُّيوطي (٩١١ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ حاشية السندي الحنفي (۱۱۳۸ھ)

۸۔ إِنْجَاحُ الْحَاجَةِ، لعبد الغني الدهلوي (۱۲۹۶ھ)

ان کے علاوہ بھی سنن ابن ماجہ پر شروحات، حواشی اور تعلیقات موجود ہیں۔

وفات:

آپ رحمہ اللہ بروز سوموار ۲۱ رمضان، سن ۲۷۳ھ کو اپنے خالق حقیقی کو جا ملے۔

تنبیہ:

سوال: حدیث رکانہ کے تحت مذکور اس عبارت کا کیا مطلب ہے؟

أَبُو عُبَيْدٍ تَرَكَهُ نَاحِيَةً وَأَحْمَدُ جَبُنَ عَنْهُ.

(سنن ابن ماجه، تحت الحديث: 2051)

جواب: اس عبارت کا مفہوم یہ ہے: ''ابوعبید اور احمد نے اس حدیث کو بیان کرنے سے پہلو تہی کی ہے۔''

یہاں ابوعبید سے مراد امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے استاذ محمد بن عبید بن میمون مدنی ابوعبید ہیں اور احمد سے مراد امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے استاذ احمد بن عبدہ ہیں۔ انہیں ابوعبید قاسم بن سلام اور احمد بن حنبل وغیرہ قرار دینا درست نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ

(۱۵۸۔۲۳۳ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابوزکریا، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ سن ۱۵۸ھ میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے کبار محدثین عبداللہ بن مبارک، ہشیم بن بشیر، عیسیٰ بن یونس، سفیان بن عیینہ، محمد بن جعفر غندر، معاذ بن معاذ، یحییٰ بن سعید قطان، عبدالرحمٰن بن مہدی، وکیع بن الجراح اور ابومعاویہ ضریر رحمہم اللہ وغیرہم سے کسب فیض کیا۔

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ کے تلامذہ میں احمد بن حنبل، ابوخیثمہ زہیر بن حرب، محمد بن سعد کاتب، یعقوب دورقی، محمد بن اسحاق صاغانی، عباس دوری، یعقوب بن شیبہ، محمد بن اسماعیل بخاری، احمد بن ابی خیثمہ، حنبل بن اسحاق، ابوداود سجستانی، جعفر طیالسی، حسین بن فہم، عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ابراہیم بن جنید رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں۔

تعریف وتوثیق:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام الجرح والتعدیل، سید المحدثین، امام علل حدیث، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا شمار ناقدین حدیث میں ہوتا ہے۔ ہر دور کے ائمہ اور علما نے آپ رحمہ اللہ کے علم سے استفادہ کیا ہے، رجال اور علل حدیث کے فن میں آپ رحمہ اللہ مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ علم جرح وتعدیل میں ستون ہیں، آپ کے بغیر فن رجال کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ آپ متقی اور پرہیزگار امام تھے۔ کئی فقہی مسائل بھی آپ رحمہ اللہ سے مروی ہیں۔

اہل علم آپ رحمہ اللہ کی مدح وستائش میں رطب اللسان ہیں۔

❁ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (۲۳۴ھ) فرماتے ہیں:

لَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ لَّدُنْ آدَمَ كَتَبَ مِنَ الْحَدِيثِ مَا كَتَبَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ .

''ہم آدم علیہ السلام کے دور سے کسی ایسے شخص کو نہیں جانتے جس نے اتنی حدیث لکھی ہو، جتنی امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے لکھی ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 263/16، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اِنْتَهٰى عِلْمُ النَّاسِ إِلٰى يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ .

''رجال کا علم امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ پر ختم ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 263/16، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

أَعْلَمُنَا بِالرِّجَالِ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ .

''ہم میں سب سے زیادہ رجال کا علم رکھنے والے امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تاريخ بغداد للخطيب : 55/10، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوجعفر محمد بن ہارون فلاس رحمہ اللہ (۲۶۵ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَقَعُ فِي يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ فَأَعْلَمْ أَنَّهٗ كَذَّابٌ يَضَعُ الْحَدِيثَ، وَإِنَّمَا يُبْغِضُهٗ لِمَا يُبَيِّنُ أَمْرَ الْكَذَّابِينَ .

''جب آپ کسی شخص کو دیکھیں کہ وہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ پر طعن کرتا ہے، تو جان لیں کہ وہ کذاب اور احادیث گھڑنے والا ہے، وہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے بغض اسی لیے کرتا ہے، کیونکہ آپ رحمہ اللہ کذاب راویوں کی کذب بیانی کو واضح کرتے ہیں۔''

(تقدمة الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم، ص 316، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوداود رحمہ اللہ (۲۷۵ھ) فرماتے ہیں:

أَدْرَكْتُ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ مَنْ أَدْرَكْتُ، لَمْ يَكُنْ فِيهِم أَحْفَظُ لِلْحَدِيْثِ، وَلَا أَكْثَرُ جَمْعًا لَهٗ مِن ابْنِ مَعِيْنٍ، وَلَا أَوْرَعُ وَلَا أَعْرَفُ بِفِقْهِ الْحَدِيْثِ مِنْ أَحْمَدَ، وَأَعْلَمُهُمْ بِعِلَلِهٖ عَلِيُّ بنُ الْمَدِيْنِيِّ، وَرَأَيْتُ إِسْحَاقَ عَلٰى حِفْظِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ يُقَدِّمُ أَحْمَدَ بنَ حَنْبَلٍ، وَيَعْتَرِفُ لَهٗ .

''میں نے جن محدثین کرام کا زمانہ پایا ہے، ان میں سب سے زیادہ احادیث حفظ اور جمع کرنے والے امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ ہیں، سب سے زیادہ زہد وتقویٰ والے اور فقہ حدیث میں مہارت رکھنے والے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہیں اور علل حدیث کے سب سے ماہر امام علی ابن المدینی رحمہ اللہ ہیں، میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کو بھی دیکھا، باوجود اس کے کہ وہ خود بھی حفظ حدیث اور معرفت حدیث میں ید طولیٰ رکھتے تھے، مگر وہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو (دیگر محدثین پر) مقدم کرتے تھے اور ان کی قابلیت کے معترف تھے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 218/13، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (۲۷۷ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا رَأَيْتَهٗ يُبْغِضُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ فَاعْلَمْ أَنَّهٗ كَذَّابٌ .

جب آپ کسی بغدادی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے بغض کرتا دیکھیں، تو جان لیجئے کہ وہ کذاب ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 263/16، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اَنْكَرْتُ قَوْلَ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ فِيهِ «يُوسُفِ بْنِ خَالِدٍ السَّمْتِيِّ» : زِنْدِيقٌ، حَتّٰى حُمِلَ إِلَيَّ كِتَابٌ قَدْ وَضَعَهٗ فِي التَّجَهُّمِ بَابًا بَابًا يُنْكِرُ الْمِيزَانَ فِي الْقِيَامَةِ فَعَلِمْتُ أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ كَانَ لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا عَلٰى بَصِيرَةٍ وَفَهْمٍ .

''امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے یوسف بن خالد سمتی کو زندیق کہا، تو میں اس کا انکار کرتا رہا، یہاں تک کہ مجھے ایک کتاب دی گئی، جسے یوسف بن خالد سمتی نے عقیدہ تجہم میں ابواب قائم کر کے وضع کیا تھا، اس نے روز قیامت میزان کا انکار کیا، تو مجھے یقین ہو گیا کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ بصیرت اور فہم کے ساتھ ہی (راویوں پر) کلام کرتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 222/9)

❁ امام صالح جزرہ رحمہ اللہ (۲۹۳ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا يَحْيٰى فَأَعْلَمُ بِالرِّجَالِ وَالْكُنٰى .

''امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ رجال اور کنی کو زیادہ جاننے والے ہیں۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 263/16، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام نسائی رحمہ اللہ (۳۰۳ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ يُضَعِّفُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .....

وَقَدْ نَظَرْنَا فِي حَدِيثِهٖ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا يَدُلُّ عَلٰى ضَعْفِهٖ، وَيَحْيٰى كَانَ أَعْلَمَ مِنَّا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ مغیرہ بن عبدالرحمٰن کو ضعیف قرار دیتے تھے۔ ہم نے اس کی احادیث میں غور وخوض کیا، مگر ہمیں کوئی ایسی حدیث نہیں ملی، جو اس کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہو، مگر امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ ہم سے زیادہ علم والے ہیں، واللہ اعلم!''

(السّنن الكبرىٰ : 8580)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ (۳۶۵ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا قَالَ مِثْلُ ابْنِ مَعِينٍ : لَا أَعْرِفُهٗ فَهُوَ مَجْهُولٌ غَيْرُ مَعْرُوفٍ، وَإِذَا عَرَّفَهٗ غَيْرُهٗ لَا يُعْتَمَدُ عَلٰى مَعْرِفَةِ غَيْرِهٖ لِأَنَّ الرِّجَالَ بِابْنِ مَعِين تُسْبَرُ أحوالهم .

''جب یحییٰ بن معین رحمہ اللہ جیسا (امام) «لَا أَعْرِفُهٗ» کہہ دے، تو وہ مجہول غیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معروف راوی ہوتا ہے، اگر کوئی دوسرا اس راوی کو پہچان جائے، تو اس کی معرفت پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، کیونکہ راویوں کے حالات یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کے ذریعے جانچے جاتے ہیں۔''

(الكامل في ضُعفاء الرّجال: 485/5)

❁ حافظ خلیلی رحمہ اللہ (۴۴۶ھ) فرماتے ہیں:

أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَارِفٌ بِالرِّجَالِ قَدِيمًا وَّحَدِيثًا، وَبِأَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالصَّحَابَةِ، وَالتَّابِعِينَ، قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ وَمَنْ كَانَ فِي زَمَانِهٖ إِلٰى أَنْ تُوُفِّيَ، ارْتَحَلَ إِلٰى بِلَادِ الْحِجَازِ وَأَقَامَ بِهَا وَأَتٰى عَلٰى حَدِيثِهِمْ، ثُمَّ دَخَلَ الْيَمَنَ فَأَتٰى عَلٰى حَدِيثِهِمْ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ فَأَقَامَ عِنْدَ أَئِمَّةِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ وَمِصْرَ.

''ابو زکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ پہلے اور بعد والے رواۃ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث، صحابہ وتابعین کے آثار اور اپنی وفات تک ہر دور کے علما کے اقوال کی معرفت رکھنے والے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے بلاد حجاز کا سفر کیا، وہاں قیام پذیر ہوئے اور احادیث حاصل کیں، پھر یمن گئے، وہاں احادیث حاصل کیں، پھر بصرہ اور کوفہ لوٹ آئے، وہاں اس وقت کے ائمہ کے ہاں قیام کیا، پھر شام اور مصر کی طرف رخت سفر باندھا۔''

(الإرشاد: 595/2)

❁ امام بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِمَامُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ .

''آپ رحمہ اللہ محدثین کے امام تھے۔''

(مَناقب الشّافعي : 248/2)

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ إِمَامًا رَبَّانِيًّا عَالِمًا، حَافِظًا، ثَبْتًا، مُتْقِنًا .

''آپ رحمہ اللہ عالم ربانی، امام، حافظ، ثبت اور متقن تھے۔''

(تاريخ بغداد : 263/16، بشار)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ الْأَعْلَامِ وَحُجَّةُ الْإِسْلَامِ .

''آپ رحمہ اللہ نابغہ روزگار اور حجۃ الاسلام تھے۔''

(العِبَر في خبر مَنْ غَبَر : 327/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ الْفَرْدُ، سَيِّدُ الْحُفَّاظِ .

''آپ رحمہ اللہ منفرد امام اور سید الحفاظ تھے۔''

(تذكرة الحُفاظ : 14/2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ الْحَافِظُ الْجِهْبَذُ، شَيْخُ الْمُحَدِّثِينَ .

''آپ رحمہ اللہ امام، حافظ، ماہر، شیخ المحدثین تھے۔''

(سِيَرُ أعلام النُّبَلاء : 71/11)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ نیز ''امام المحدثین'' بھی کہا ہے۔

(الکاشف: 376/2)

❁ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ الْمُطْلَقُ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ .

''جرح وتعدیل کے امامِ مطلق۔''

(شرح عِلَل التّرمذي: 488/1)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

ثِقَةٌ حَافِظٌ مَشْهُورٌ إِمَامُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ .

''ثقہ، حافظ، مشہور، جرح وتعدیل کے امام۔''

(تقريب التّهذيب: 7651)

❁ نیز ''امام المحدثین'' بھی کہا ہے۔

(الإصابة: 219/5)

وفات حسرت آیات:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ ۲۳۳ھ کو مدینہ میں فوت ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ کا جنازہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی پر اٹھایا گیا تھا۔

(تاريخ يحيى بن مَعين برواية الدّوري: 67/3)

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (۲۷۷ھ) فرماتے ہیں:

تُوُفِّيَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ عَلٰى سَرِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْتَمَعَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي جَنَازَتِهِ خَلْقٌ كَثِيرٌ، وَإِذَا رَجُلٌ يَقُولُ : هٰذِهِ جَنَازَةُ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ الذَّابِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَذِبَ، وَالنَّاسُ يَبْكُونَ .

''امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ مدینۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فوت ہوئے، آپ رحمہ اللہ کا لاشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک چارپائی پر رکھا گیا، آپ رحمہ اللہ کے جنازہ میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی۔ ایک آدمی پکارنے لگا: ''یہ اس یحییٰ بن معین کا جنازہ ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ کو دور کرتا رہا۔'' اس وقت لوگ رو رہے تھے۔''

(تَقدِمة الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم، ص 317)

❁ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

آلَةُ الْحَدِيثِ الصِّدْقُ، وَالشُّهْرَةُ، وَالطَّلَبُ، وَتَرْكُ الْبِدَعِ، وَاجْتِنَابُ الْكَبَائِرِ .

''حدیث کا آلہ (راوی کا) سچ بولنا، مشہور ہونا، حصول حدیث کے لیے کوشاں رہنا، بدعات کو ترک کرنا اور کبائر سے مجتنب رہنا ہے۔''

(المُحَدِّث الفاصِل للرّامهرمذي، ص 406، الجامع لأخلاق الرّاوي للخطيب : 132، الكِفاية في عِلم الرِّواية للخطيب، ص 101، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

حَضَرْتُ نُعَيْمَ بْنَ حَمَّادٍ بِمِصْرَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ كِتَابًا مِّنْ تَصْنِيفِهِ قَالَ : فَقَرَأَ مِنْهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَحَدَّثَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَحَادِيثَ، قَالَ يَحْيٰى : فَقُلْتُ لَهُ : لَيْسَ هٰذَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، فَغَضِبَ وَقَالَ : تَرُدُّ عَلَيَّ؟ قَالَ : قُلْتُ : إِيْ وَاللّٰهِ أُرِيدُ زَيْنَكَ، فَأَبٰى أَنْ يَرْجِعَ قَالَ : فَلَمَّا رَأَيْتُهُ هٰكَذَا لَا يَرْجِعُ قُلْتُ : لَا وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتَ أَنْتَ هٰذَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، وَلَا سَمِعَهَا ابْنُ الْمُبَارَكِ مِنِ ابْنِ عَوْنٍ قَطُّ، فَغَضِبَ وَغَضِبَ كُلُّ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ، وَقَامَ نُعَيْمٌ فَدَخَلَ الْبَيْتَ، فَأَخْرَجَ صَحَائِفَ فَجَعَلَ يَقُولُ وَهِيَ بِيَدِهِ : أَيْنَ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ لَيْسَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَدِيثِ؟ نَعَمْ، يَا أَبَا زَكَرِيَّا غَلِطْتُ، وَكَانَتْ صَحَائِفَ فَغَلِطْتُ، فَجَعَلْتُ أَكْتُبُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، وَإِنَّمَا رَوٰى هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ غَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ، فَرَجَعَ عَنْهَا .

''میں نعیم بن حماد خزاعی رحمہ اللہ (۲۲۸ھ) کے یہاں مصر میں حاضر ہوا، وہ اپنی تصانیف میں سے کوئی کتاب قرأت کر رہے تھے، انہوں نے کچھ دیر قرأت کی، پھر عبداللہ بن مبارک عن ابن عون کی سند بیان کرنے لگے، انہوں نے اسی سند سے بعض احادیث بیان کیں، تو میں نے فوراً کہا: یہ احادیث عبداللہ بن مبارک سے نہیں ہیں۔ نعیم بن حماد رحمہ اللہ غصہ ہوئے اور کہا: کیا آپ میری تردید کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کی قسم، میں فقط آپ کی اصلاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہوں، تو نعیم رحمہ اللہ نے رجوع کرنے سے انکار کر دیا، جب میں نے دیکھا کہ نعیم بن حماد رحمہ اللہ رجوع ہی نہیں کر رہے، تو میں نے کہا: نہیں نہیں، اللہ کی قسم! یہ احادیث نہ آپ نے عبداللہ بن مبارک سے سنی ہیں اور نہ عبداللہ بن مبارک نے کبھی ابن عون سے سنی ہیں۔ (یہ سن کر) نعیم رحمہ اللہ بھی غصے میں آ گئے اور ان کے پاس بیٹھے اصحاب الحدیث بھی غصہ ہو گئے۔ پھر نعیم بن حماد رحمہ اللہ مجلس سے کھڑے ہوئے اور گھر میں داخل ہو، پھر کچھ صحائف نکال لائے اور انہیں ہاتھ میں پکڑ کر کہنے لگے: کہاں ہیں وہ لوگ، جو کہتے تھے کہ یحییٰ بن معین امیر المؤمنین فی الحدیث نہیں ہیں؟! ابوزکریا (یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کی کنیت)! بالکل یہ میری غلطی تھی، صحائف میں ایسے ہی لکھا تھا، مگر مجھ سے غلطی ہو گئی اور میں عبداللہ بن مبارک عن ابن عون کی سند سے لکھنے لگا، جبکہ یہ احادیث ابن عون سے عبداللہ بن مبارک کے علاوہ کسی اور نے روایت کی ہیں۔ پھر نعیم بن حماد رحمہ اللہ نے اپنی بات سے رجوع کر لیا۔''

(الكِفاية في علم الرّواية للخطيب، ص 146، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام الائمہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ

(۲۲۳۔۳۱۱ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابوبکر، محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن مغیرہ بن صالح بن بکر، نیشاپوری۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ کی ولادت باسعادت ۲۲۳ھ کو نیشاپور میں ہوئی۔

علمی اسفار:

آپ رحمہ اللہ نے حصولِ علم کے لیے مرو، رَے، بغداد، بصرہ، کوفہ، شام، جزیرہ، مصر اور واسط سمیت کئی علاقوں کا سفر کیا۔ کبار ائمہ حدیث سے کسب فیض کیا۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے مختلف شہروں کے محدثین اور حفاظ حدیث سے اکتساب فیض کیا، جن میں مشہور ترین یہ ہیں؛

اسحاق بن راہویہ، احمد بن سنان واسطی، عباس بن عبدالعظیم عنبری، ابوزرعہ رازی، عمرو بن فلاس، ابوحاتم رازی، ابوبکر محمد بن اسحاق صاغانی، موسیٰ بن خاقان بغدادی، یعقوب بن سفیان فارسی، احمد بن ابراہیم دورقی، یعقوب بن ابراہیم دورقی، یونس بن عبدالاعلیٰ، علی بن خشرم مروزی، علی بن سعید نسوی، علی بن مسلم طوسی، علی بن سہل رملی، علی بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ مصری، محمد بن بشار بندار، محمد بن مثنیٰ ابوسعید اشج، ہارون بن اسحاق، وغیرہم رحمہم اللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ سے کئی حفاظ حدیث اور اساطین نے علم حدیث حاصل کیا، جن میں؛

ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، ابواحمد عبداللہ بن عدی، ابوولید حسان بن محمد فقیہ، ابواحمد حسین بن علی بن محمد تیمی المعروف بہ حُسَینک نیشاپوری، ابوعلی حسین بن محمد نیشاپوری، ابواحمد عبداللہ بن احمد جرجانی، ابوالحسن محمد بن حسین آبری، ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستانی، ابواحمد محمد بن محمد حاکم کرابیسی نیشاپوری، ابوحامد بن شرقی وغیرہم رحمہم اللہ قابل ذکر ہیں۔

تعریف وتوثیق:

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَحَدُ أَئِمَّةِ الدُّنْيَا عِلْمًا وَّفِقْهًا وَّحِفْظًا وَّجَمْعًا وَاسْتِنْبَاطًا حَتّٰى تَكَلَّمَ فِي السَّنَنَ بِإِسْنَادٍ لَا نَعْلَمُ سَبَقَ إِلَيْهَا غَيْرُهُ مِنْ أَئِمَّتِنَا مَعَ الْإِتْقَانِ الْوَافِرِ وَالدِّينِ الشَّدِيدِ .

''امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ علم، فقہ، حفظ، تالیف اور استنباط کی دنیا کے امام تھے، آپ رحمہ اللہ نے روایات میں سند کے ساتھ ایسا کلام کیا، کہ ہم نہیں جانتے کہ آپ رحمہ اللہ سے پہلے ہمارے کسی امام نے کیا ہو، مزید یہ کہ آپ رحمہ اللہ حفظ واتقان کے پہاڑ تھے اور دینداری میں بے مثال تھے۔''

(الثقات : 156/9)

❁ مزید فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا رَأَيْتُ عَلٰى أَدِيمِ الْأَرْضِ مَنْ كَانَ يُحْسِنُ صَنَاعَةَ السُّنَنِ وَيَحْفَظُ الصَّحَاحَ بِأَلْفَاظِهَا، وَيَقُومُ بِزِيَادَةِ كُلِّ لَفْظَةٍ زَادَ فِي الْخَبَرِ ثِقَةٌ، حَتّٰى كَانَ السُّنَنُ كَأَنَّهَا نَصَبُ عَيْنَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَطْ .

''میں نے روئے زمین کے اوپر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا، جو حدیث کے فن میں ماہر ہو، نیز اسے ساری صحیح احادیث الفاظ سمیت یاد ہوں اور حدیث میں ہر اس لفظ کی زیادت کا اسے اہتمام ہو، جسے کسی ثقہ نے بیان کیا ہو۔ گویا انہوں نے ساری احادیث کو یاد کرنا اپنا نصب العین بنا رکھا تھا۔''

(كتاب المَجروحين :93/1)

❁ امام ابوعلی حسین بن علی بن یزید نیشاپوری رحمہ اللہ (۳۴۹ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ أَبُو نُعَيْمٍ الْجُرْجَانِيُّ أَحَدُ الْأَئِمَّةِ، مَا رَأَيْتُ بِخُرَاسَانَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، يَعْنِي ابْنَ خُزَيْمَةَ، مِثْلَهُ أَوْ أَفْضَلَ مِنْهُ .

''ابونعیم جرجانی رحمہ اللہ (۳۲۳ھ) کا شمار ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔ میں نے خراسان میں ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ کے بعد ان جیسا یا ان سے افضل کوئی محدث نہیں دیکھا۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 182/12، وسندهٗ صحيحٌ)

معلوم ہوا کہ خراسان میں امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ سب سے بڑے محدث تھے۔

❁ امام ابواحمد حاکم رحمہ اللہ (۳۷۱ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ إِمَامَ أَهْلِ الْمَشْرِقِ فِي زَمَانِهٖ عِلْمًا وَّإِتْقَانًا وَّمَعْرِفَةً .

''آپ رحمہ اللہ علم، حفظ واتقان اور معرفت حدیث میں اپنے زمانہ کے اہل مشرق کے امام تھے۔''

(الأسامي والكُنٰى :406/1)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

''یہ (ابوعلی نیشاپوری) ایسا کہہ رہے ہیں، جنہوں نے امام نسائی رحمہ اللہ کو بھی دیکھا ہوا ہے۔''

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : 272/14)

❁ امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رحمہ اللہ (۳۲۷ھ) فرماتے ہیں:

ثِقَةٌ، صَدُوقٌ .

''آپ رحمہ اللہ ثقہ وصدوق امام تھے۔''

(الجرح والتّعديل : 196/7)

❁ امام ابونضر محمد بن محمد بن یوسف، طوسی رحمہ اللہ (۳۴۴ھ) فرماتے ہیں:

إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ فِي عَصْرِهٖ .

''آپ اپنے زمانے میں مسلمانوں کے امام تھے۔''

(المُستدرك للحاكم :425/1)

❁ امام ابواسحاق ابراہیم بن محمد نیشاپوری رحمہ اللہ (۳۶۲ھ) فرماتے ہیں:

إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ .

''آپ رحمہ اللہ مسلمانوں کے امام ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(المُستدرك للحاكم : 219/4)

❁ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ (۴۰۵ھ) فرماتے ہیں:

إِمَامُ الْحَدِيثِ فِي عَصْرِهِ ..... الْعَالِمُ الْأَوْحَدُ الْمُقَدَّمُ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ عَصْرِهِ عَلٰى تَقَدُّمِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

''آپ رحمہ اللہ اپنے عہد میں فن حدیث کے امام تھے۔.....ایک منفرد عالم اور یگانہ روزگار تھے، آپ رحمہ اللہ کے برتر و بلند تر ہونے پر معاصرین کا اتفاق تھا۔''

(تاریخ نیسابور، ص51)

❁ حافظ خلیلی رحمہ اللہ (۴۴۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ فِي وَقْتِهِ أَهْلُ الشَّرْقِ أَنَّهُ إِمَامُ الْأَئِمَّةِ ..... وَلَهُ مِنَ التَّصَانِيفِ مَا لَا يُعَدُّ فِي الْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ .

''آپ رحمہ اللہ کے دور میں اہل مشرق نے اتفاق کر لیا تھا کہ آپ رحمہ اللہ امام الائمہ ہیں.....نیز حدیث اور فقہ میں آپ کی بہت سی تصانیف ہیں۔''

(الإرشاد : 831/3-832)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَافِظُ، الْحُجَّةُ، الْفَقِيهُ، شَيْخُ الْإِسْلَامِ، إِمَامُ الْأَئِمَّةِ .....، وَعُنِيَ فِي حَدَاثَتِهِ بِالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ، حَتّٰى صَارَ يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ فِي سِعَةِ الْعِلْمِ وَالْإِتْقَانِ .

''حافظ، حجہ، فقیہ، شیخ الاسلام، امام الائمہ۔۔۔آپ نے نوجوانی ہی میں حدیث اور فقہ میں خصوصی اہتمام کیا، حتی کہ وسعتِ علمی اور مضبوطیٔ حافظہ میں آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرب المثل بن گئے۔‘‘

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : 365/14، تذكرة الحفّاظ : 207/2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

قَدْ كَانَ هٰذَا الْإِمَامُ جِهْبِذًا، بَصِيْرًا بِالرِّجَالِ .

’’امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ بہت بڑے عالم تھے اور رواۃِ حدیث کے بارے میں خاصی معرفت رکھتے تھے۔‘‘

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : 373/14)

❁ علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (۷۷۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُجْتَهِدُ الْمُطْلَقُ الْبَحْرُ الْعَجَّاجُ وَالْحِبْرُ الَّذِي لَا يُخَايَرُ فِي الْحِجٰى وَلَا يُنَاظَرُ فِي الْحُجَّاجِ جَمَعَ أَشْتَاتَ الْعُلُومِ وَارْتَفَعَ مِقْدَارُهٗ فَتَقَاصَرَتْ عَنهُ طَوَالِعُ النُّجُومِ ..... وَهُوَ إِمَامُ الْأَئِمَّةِ .

’’آپ رحمہ اللہ مجتہد مطلق اور (علم کا) ٹھاٹھے مارتا سمندر تھے اور اتنے بڑے عالم تھے کہ دلائل میں آپ کو کوئی مات نہیں دے سکتا تھا اور نہ کوئی حجت و دلائل میں آپ سے مناظرہ کر سکتا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے کئی علوم کو جمع کیا، آپ کا رتبہ اس قدر بلند ہے کہ ستاروں کی بلندیاں بھی آپ کے سامنے ماند پڑ جاتی ہیں۔ .....آپ رحمہ اللہ امام الائمہ تھے۔‘‘

(طَبَقات الشّافعية الكبرىٰ : 109/3)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ أَبُو بَكْرِ بْنُ خُزَيْمَةَ، الْمُلَقَّبُ بِإِمَامِ الْأَئِمَّةِ ..... وَهُوَ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُجْتَهِدِينَ فِي دِينِ الْإِسْلَامِ .

''امام ابوبکر بن خزیمہ رحمہ اللہ، جن کا لقب امام الائمہ ہے۔ آپ دین اسلام کے ایک مجتہد تھے۔''

(البِداية والنِّهاية :170/11)

❁ امام ابوالعباس بن سریج رحمہ اللہ (۳۰۱ھ) فرماتے ہیں::

يُخْرِجُ النُّكَتَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمِنْقَاشِ .

''امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نہایت جاں فشانی سے احادیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نکات کا استخراج کرتے تھے۔''

(مَعرِفة عُلوم الحديث للحاكم، ص 83، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ سے ائمہ اور ناقدین حدیث نے روایات نقل کی ہیں، جن میں امام ابن جارود، امام ابن حبان، امام دارقطنی رحمہ اللہ اور امام حاکم رحمہم اللہ شامل ہیں۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ کو اپنی کتاب ذِكْرُ مَنْ يُّعْتَمَدُ قَوْلُهٗ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ (ان لوگوں کا بیان کہ جرح وتعدیل میں جن کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے) میں ذکر کیا ہے۔

اللہ رب العزت نے آپ رحمہ اللہ کو اجتہاد وفقہ میں خصوصی ملکہ عطا فرما رکھا تھا۔ آپ ایک بلند پایہ فقیہ تھے۔ حدیث کی صحت وضعف میں خصوصی معرفت رکھتے تھے۔ علل حدیث اور رواۃِ حدیث میں ماہر تھے۔ آپ کا فہم وتبصر بے مثال تھا۔

❁ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ (۴۰۵ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَضَائِلُ هٰذَا الْإِمَامِ مَجْمُوعَةٌ عِنْدِي فِي أَوْرَاقٍ كَثِيرَةٍ .

''امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کے فضائل میرے پاس بہت سے اوراق میں جمع شدہ موجود ہیں۔''

(مَعرِفَة عُلوم الحديث، ص 83)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

لِابْنِ خُزَيْمَةَ عَظَمَةٌ فِي النُّفُوسِ، وَجَلَالَةٌ فِي الْقُلُوبِ، لِعِلْمِهِ، وَدِينِهِ، وَاتِّبَاعِهِ السُّنَّةَ .

''امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کے علم، دینداری اور اتباعِ سنت کی بنا پر (مؤمنوں کے) نفوس میں ان کی عظمت اور دلوں میں جلالتِ شان موجود ہے۔''

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : 374/14)

تراث علمی:

آپ رحمہ اللہ نے کئی مفید کتابیں تصنیف کیں۔ان میں سے دو کتابیں ''صحیح ابن خزیمہ'' اور ''کتاب التوحید'' اور ایک رسالہ بنام فوائد الفوائد مطبوع ہیں۔

❁ آپ رحمہ اللہ کی صحیح کا نام یہ ہے:

اَلْمُسْنَدُ الصَّحِيحُ الْمُتَّصِلُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ فِي السَّنَدِ وَلَا جَرْحٍ فِي النَّقَلَةِ .

(صحيح ابن خُزيمة : 3/1، 186/3، النُّكَت على كتاب ابن الصّلاح لابن حجَر : 291/1)

صحیح ابن خزیمہ فقہِ اسلامی کا عظیم شاہکار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

شَرَطَ فِيهِ عَلٰى نَفْسِهِ إِخْرَاجَ مَا اتَّصَلَ سَنَدُهُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''امام رحمہ اللہ نے التزام کیا تھا کہ اس کتاب میں صرف وہ احادیث نقل کریں گے، جن کی سند عادل راویوں پر مشتمل اور رسول اللہ ﷺ تک متصل ہو۔''

(الجامع لأخلاق الرّاوي وآداب السّامع : 185/2)

''کتاب التوحید'' بھی اہل سنت کے عقیدے پر ایک مدلل اور جامع کتاب ہے۔

اقوالِ زرّیں:

❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِأَحَدٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلٌ إِذَا صَحَّ الْخَبَرُ عَنْهُ .

''جب نبی کریم ﷺ کی حدیث ثابت ہو جائے، تو حدیث کے مقابلہ میں کسی کے لیے کچھ بھی کہنا جائز نہیں۔''

(مَعرِفة عُلُوم الحديث للحاكم، ص 84، الفَقيه والمُتَفَقِّه للخطيب : 536/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ مزید گویا ہیں:

أَنَا عَبْدٌ لِّأَخْبَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''میں تو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا غلام ہوں۔''

(الفقيه والمُتَفَقِّه للخطيب :289/1، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ منکرین حدیث کے رد میں فرماتے ہیں:

مَنِ ادَّعٰى مِنَ الْجَهَلَةِ أَنَّ شَيْئًا مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ثَبَتَ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ مُخَالِفٌ لِشَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَأَنَا الضَّامِنُ بِتَثْبِيتِ صِحَّةِ مَذْهَبِنَا عَلٰى مَا أَبُوحُ بِهٖ مُنْذُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

''جو جاہل دعویٰ کرے کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت حدیث قرآن کے مخالف ہے، تو میرا چالیس سال سے چیلنج ہے کہ اس حوالے سے ہمارا محدثین کا مذہب حق ہے (کہ کوئی صحیح حدیث قرآن کے مخالف نہیں)۔''

(كتاب التّوحيد : 110/1)

❁ امام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُنْتُ عِنْدَ الْأَمِيرِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَحْمَدَ فَحَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ بِحَدِيثٍ وَهِمَ فِي إِسْنَادِهٖ، فَرَدَدْتُهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ قَالَ أَبُو ذَرٍ الْقَاضِيُّ قَدْ كُنَّا نَعْرِفُ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ خَطَأٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً، فَلَمْ يَقْدِرْ وَاحِدٌ مِّنَّا أَنْ يَرُدَّهٗ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهٗ : لَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَسْمَعَ حَدِيثًا لِّرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ خَطَأٌ أَو تَحْرِيفٌ فَلَا أَرُدُّ .

''میں امیر وقت اسماعیل بن احمد کے پاس تھا، اس نے اپنے باپ کے واسطہ سے ایک حدیث بیان کی، جس کی سند میں اسے وہم ہوا، تو میں نے فوراً اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تردید کی۔ پھر جب میں اس کے ہاں سے نکلا، تو قاضی ابو ذر محمد بن محمد بن یوسف بخاری رحمہ اللہ (۳۱۴ھ) نے کہا: بیس سال سے ہم بھی جانتے تھے کہ یہ حدیث خطا ہے، مگر ہم میں سے کوئی بھی امیر وقت پر تردید کرنے کی جرأت نہیں رکھتا تھا، تو میں نے اسے جواب دیا کہ میں اپنے لیے جائز ہی نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسی حدیث رسول سنوں، جس میں خطا ہو یا تحریف ہو اور میں اس کا رد نہ کروں۔''

(الطّبقات الشّافعية للسّبكي : 111/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ضعیف روایات کے متعلق فرماتے ہیں:

قَدْ أَعْلَمْتُ مَا لَا أُحْصِي مِنْ مَرَّةٍ أَنِّي لَا أَسْتَحِلُّ أَنْ أُمَوِّهَ عَلٰى طُلَّابِ الْعِلْمِ بِالْاِحْتِجَاجِ بِالْخَبَرِ الْوَاهِي، وَإِنِّي خَائِفٌ مِنْ خَالِقِي، جَلَّ وَعَلَا إِذَا مَوَّهْتُ عَلٰى طُلَّابِ الْعِلْمِ بِالْاِحْتِجَاجِ بِالْأَخْبَارِ الْوَاهِيَةِ، وَإِنْ كَانَتْ حُجَّةً لِمَذْهَبِي .

''میں بے شمار مرتبہ بتا چکا ہوں کہ میں ضعیف روایات سے حجت پکڑ کر طلبا پر ملمع سازی کرنا جائز نہیں سمجھتا، میں اپنے خالق جل وعلا سے ڈرتا ہوں کہ میں ضعیف احادیث سے حجت پکڑ کر طلبائے علم پر ملمع سازی کروں، اگرچہ وہ احادیث میرے مذہب کی دلیل ہی کیوں نہ ہوں۔''

(كتاب التّوحيد : 530/2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

لَا نَحْتَجُّ بِالْمَرَاسِيلِ وَلَا بِالْأَخْبَارِ الْوَاهِيَةِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم (محدثین) مرسل اور ضعیف روایات سے حج نہیں پکڑتے۔''

(كتاب التّوحيد :136/1)

عقیدہ ومنہج:

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ سلف صالحین کے عقیدے پر کاربند تھے، اسی کے داعی تھے، اس کی مخالفت کرنے والوں پر سیف مسلول تھے، آپ رحمہ اللہ کی کتاب التوحید اس کی روشن دلیل ہے، ذیل میں چند عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے، جو اہل سنت والجماعت کے اجماع عقائد ہیں؛

استواء علی العرش:

❀ امام صاحب فرماتے ہیں:

بَابُ ذِكْرِ اسْتِوَاءِ خَالِقِنَا الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْفَعَّالِ لِمَا يَشَاءُ، عَلَى عَرْشِهِ فَكَانَ فَوْقَهُ، وَفَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عَالِيًا كَمَا أَخْبَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي قَوْلِهِ : ﴿اَلرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾، وَقَالَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ : ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾ وَقَالَ فِي تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ : ﴿اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ﴾، فَنَحْنُ نُؤْمِنُ بِخَبَرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ خَالِقَنَا مُسْتَوٍ عَلٰى عَرْشِهٖ، لَا نُبَدِّلُ كَلَامَ اللّٰهِ، وَلَا نَقُولُ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَنَا، كَمَا قَالَتِ الْمُعَطِّلَةُ الْجَهْمِيَّةُ : إِنَّهُ اسْتَوْلٰى عَلٰى عَرْشِهٖ، لَا اسْتَوٰى، فَبَدَّلُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ، كَفِعْلِ الْيَهُودِ كَمَا أُمِرُوا أَنْ يَقُولُوا : حِطَّةٌ، فَقَالُوا : حِنْطَةٌ، مُخَالِفِينَ لِأَمْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا كَذٰلِكَ الْجَهْمِيَّةُ .

''ہمارے بلند واعلیٰ خالق، ہر چیز پر قادر کے عرش پر مستوی ہونے کا بیان۔ اللہ عرش کے اوپر اور ہر چیز پر بلند ہے، جیسا کہ اس نے خبر دی ہے: ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ ''رحمٰن عرش پر مستوی ہوا'' نیز فرمایا: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾ ''بے شک تمہارا رب وہ ہے، جس نے زمین وآسمان کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر مستوی ہوا'' سورت حم السجدہ میں فرمایا: ﴿اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾ ''اللہ وہ ذات ہے، جس نے آسمان وزمین اور اس کے درمیان جو ہے، سب کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر مستوی ہوا'' نیز فرمایا: ﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ﴾ ''اللہ وہ ذات ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، تب اس کا عرش پانی پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔'' ہم اللہ کی اس خبر کے مطابق ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا خالق عرش پر مستوی ہے۔ ہم کلام الٰہی میں تبدیلی نہیں کرتے، نہ ہم ایسی بات کہتے ہیں، جو اللہ نے ہمیں بتائی ہی نہیں، معتزلہ اور جہمیہ کہتے ہیں کہ اللہ عرش پر غالب و مسلط ہوا ہے، مستوی نہیں ہوا۔ انہوں نے فرمان باری تعالیٰ کے خلاف نظریہ اپنا لیا ہے۔ یہی کام یہودیوں نے کیا تھا، جب انہیں حِطَّةٌ کہنے کا حکم دیا گیا، تو انہوں نے حکم الٰہی کی مخالفت کرتے ہوئے حِنْطَةٌ کہا۔''

(كتاب التَّوحيد: 1/231-233)

❁ نیز فرماتے ہیں:

مَنْ لَّمْ يُقِرَّ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى عَرْشِهٖ، قَدِ اسْتَوٰى فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتِهٖ، فَهُوَ كَافِرٌ بِرَبِّهٖ، يُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ، وَإِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهٗ، وَأُلْقِيَ عَلٰى بَعْضِ الْمَزَابِلِ، حَيْثُ لَا يَتَأَذَّى الْمُسْلِمُونَ، وَالْمُعَاهَدُونَ بِنَتَنِ رِيحِ جِيفَتِهٖ، وَكَانَ مَالُهٗ فَيْئًا لَّا يَرِثُهٗ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، إِذِ الْمُسْلِمُ لَا يَرِثُ الْكَافِرَ، كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتوں آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہونے کا اقراری نہ ہو، وہ اپنے ربّ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ اسے توبہ کا کہا جائے گا، اگر توبہ کر لے، تو اچھا ہے، ورنہ (اسلامی حکومت کی طرف سے) اسے قتل کر کے اس کی لاش کسی کوڑے والی جگہ پر پھینک دی جائے، جہاں اس کی بدبو سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان اور ذمی لوگ پریشان نہ ہوں۔اس کا مال فَے بن جائے گا، کوئی مسلمان اس کا وارث نہیں بن سکتا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے فرمانِ گرامی کے مطابق ایک مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔''

(مَعرِفَةُ عُلُوم الحديث للحاكم، ص 84، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ أَقَرَّ بِذٰلِكَ تَصْدِيْقاً لِّكِتَابِ اللّٰهِ، وَلِأَحَادِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآمَنَ بِهٖ مُفَوِّضًا مَّعْنَاهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَلَمْ يَخُضْ فِي التَّأْوِيْلِ وَلَا عَمَّقَ، فَهُوَ الْمُسْلِمُ الْمُتَّبِعُ، وَمَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَدْرِ بِثُبُوْتِ ذٰلِكَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، فَهُوَ مُقَصِّرٌ، وَاللّٰهُ يَعْفُو عَنْهُ، إِذْ لَمْ يُوجِبِ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حِفظَ مَا وَرَدَ فِي ذٰلِكَ، وَمَنْ أَنكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ الْعِلْمِ، وَقَفَا غَيْرَ سَبِيْلِ السَّلَفِ الصَّالِحِ، وَتَمَعْقَلَ عَلَى النَّصِّ، فَأَمْرُهٗ إِلَى اللّٰهِ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الضَّلَالِ وَالْهَوٰى، وَكَلَامُ ابْنِ خُزَيْمَةَ هٰذَا - وَإِنْ كَانَ حَقّاً - فَهُوَ فَجٌّ، لَا تَحْتَمِلُهٗ نُفُوْسُ كَثِيْرٍ مِّنْ مُتَأَخِّرِي الْعُلَمَاءِ.

''جو شخص کتاب اللہ اور سنتِ رسول کی تصدیق کرتے ہوئے استوا علی العرش کے عقیدے کا اقرار کرتا ہے، اس کے معنیٰ (کیفیت) کو اللہ و رسول کے سپرد کرتے ہوئے اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کی تاویل میں زیادہ غور و خوض نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا، وہی شخص متبع مسلمان ہے۔ جو شخص اس عقیدے کا اس وجہ سے انکاری ہو کہ کتاب وسنت سے اس بارے میں ثبوت اسے معلوم نہ ہو، تو وہ گناہ گار ہے، لیکن اسے اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا، کیونکہ اللہ نے ہر مسلمان پر اس بارے میں وارد ہونے والی نصوص کو یاد کرنا فرض نہیں کیا۔ البتہ جو شخص علم ہو جانے کے بعد اس کا انکار کرے، سلف صالحین کے علاوہ کسی اور کے نقش قدم پر چلے اور اس بارے میں نص کو اپنی عقل کی بھینٹ چڑھا دے، تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب کر لے گا۔ ہم گمراہی ونفس پرستی سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی مذکورہ بالا کلام اگرچہ بالکل برحق ہے، لیکن یہ ایک مشکل امر ہے، اکثر متاخرین علمائے کرام کے نفوس اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔''

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : 14/373-374)

❁ ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

فِي الْخَبَرِ مَا بَانَ وَثَبَتَ وَصَحَّ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ، وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصْعَدُ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا، لَا كَمَا زَعَمَتِ الْجَهْمِيَّةُ الْمُعَطِّلَةُ أَنَّ اللّٰهَ فِي الدُّنْيَا كَهُوَ فِي السَّمَاءِ وَلَوْ كَانَ كَمَا زَعَمَتْ لَتَقَدَّمَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا، أَوْ نَزَلَتْ إِلٰى أَسْفَلِ الْأَرَضِينَ إِلٰى خَالِقِهِمْ، عَلَى الْجَهْمِيَّةِ لَعَائِنُ اللّٰهِ الْمُتَتَابِعَةُ.

''یہ حدیث وضاحت کر رہی ہے کہ اللہ آسمانوں کے اوپر ہے اور فرشتے دنیا سے اس کی طرف چڑھتے ہیں۔ جہمیہ کہتے ہیں کہ اللہ آسمانوں کی طرح زمین میں بھی ہے۔ اگر حقیقت ایسے ہی ہوتی، جیسے جہمیہ کہتے ہیں، تو فرشتے زمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ کے پاس جاتے یا زمین میں اترتے (اوپر نہ چڑھتے)۔ جہمیہ پر اللہ تعالیٰ کی لگاتار لعنتیں ہوں!''

(كتاب التّوحيد : 892/2)

❁ مزید فرماتے ہیں:

فَاسْمَعُوا يَا ذَوِي الْحِجَا دَلِيلًا آخَرَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، أَنَّ اللّٰهَ جَلَا وَعَلَا فِي السَّمَاءِ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ فِرْعَوْنَ مَعَ كُفْرِهِ وَطُغْيَانِهِ قَدْ أَعْلَمَهُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِذٰلِكَ، وَكَأَنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّ خَالِقَ الْبَشَرِ فِي السَّمَاءِ، أَلَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللّٰهِ يَحْكِي عَنْ فِرْعَوْنَ قَوْلَهُ : ﴿يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلٰى إِلٰهِ مُوسٰى﴾، فَفِرْعَوْنُ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ يَأْمُرُ بِبِنَاءِ صَرْحٍ، فَحَسِبَ أَنَّهُ يَطَّلِعُ إِلٰى إِلٰهِ مُوسٰى، وَفِي قَوْلِهِ : ﴿وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا﴾، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ مُوسٰى قَدْ كَانَ أَعْلَمَهُ أَنَّ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا أَعْلٰى وَفَوْقَ وَأَحْسِبُ أَنَّ فِرْعَوْنَ إِنَّمَا قَالَ لِقَوْمِهِ : ﴿وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا﴾، اسْتِدْرَاجًا مِّنْهُ لَهُمْ، كَمَا خَبَّرَنَا جَلَّ وَعَلَا فِي قَوْلِهِ : ﴿وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا﴾، فَأَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّ هٰذِهِ الْفِرْقَةَ جَحَدَتْ يُرِيدُ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَمَّا اسْتَيْقَنَتْهَا قُلُوبُهُمْ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَشُبِّهَ أَنْ يَكُونَ فِرْعَوْنُ إِنَّمَا قَالَ لِقَوْمِهِ : ﴿وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا﴾، وَقَلْبُهُ أَنَّ كَلِيمَ اللّٰهِ مِنَ الصَّادِقِينَ، لَا مِنَ الْكَاذِبِينَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، أَكَانَ فِرْعَوْنُ مُسْتَيْقِنًا بِقَلْبِهِ عَلٰى مَا أَوْلَجْتُ أَمْ مُكَذِّبًا بِقَلْبِهِ ظَانًّا أَنَّهُ غَيْرُ صَادِقٍ وَخَلِيلُ اللّٰهِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَالِمٌ فِي ابْتِدَاءِ النَّظَرِ إِلَى الْكَوَاكِبِ وَالْقَمَرِ وَالشَّمْسِ أَنَّ خَالِقَهُ عَالٍ فَوْقَ خَلْقِهِ حِينَ نَظَرَ إِلَى الْكَوَاكِبِ وَالْقَمَرِ وَالشَّمْسِ، أَلَا تَسْمَعُ قَوْلَهُ : ﴿هٰذَا رَبِّي﴾، وَلَمْ يَطْلُبْ مَعْرِفَةَ خَالِقِهِ، مِنْ أَسْفَلَ، إِنَّمَا طَلَبَهُ مِنْ أَعْلٰى مُسْتَيْقِنًا عِنْدَ نَفْسِهِ أَنَّ رَبَّهُ فِي السَّمَاءِ لَا فِي الْأَرْضِ .

''اربابِ عقل وخرد! اللہ کے آسمانوں کے اوپر ہونے کی ایک اور قرآنی دلیل سنیں۔ اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ فرعون کو اس کے کفر اور سرکشی کے باوجود موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات سکھا دی تھی۔ وہ گویا سمجھ گیا تھا کہ بشر کا خالق آسمانوں کے اوپر ہے۔ کیا آپ نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا، جو فرعون سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلٰى إِلٰهِ مُوسٰى﴾ (ہامان! میرے لیے ایک بلند و بالا عمارت تعمیر کرو، تاکہ میں آسمان کے راستوں تک پہنچ کر موسیٰ کے الٰہ کو جھانکوں) معلوم ہوا کہ فرعون لعین نے ایک بلند عمارت کی تعمیر کا حکم دے کر گمان کیا تھا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے الٰہ کو جھانکے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرعون کا موسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اسے یہ بتایا تھا کہ ان کا ربّ تعالیٰ بلند و بالا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو صرف اس لئے جھٹلایا تھا تاکہ اپنی قوم کو بہلا سکے۔ اللہ کا فرمان ہے کہ انہوں نے آیات الٰہی کا ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے انکار کیا تھا، حالانکہ ان کے دلوں میں ان کی سچائی کا یقین ہو چکا تھا۔ فرمان الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ گروہ فرعون نے اپنی زبانوں سے حق کا انکار کیا تھا، جبکہ ان کے دلوں میں اس کی صداقت کا یقین تھا۔ گویا فرعون نے اپنی قوم کے سامنے موسیٰ علیہ السلام کے جھوٹے ہونے کا دعویٰ کیا تھا، حالانکہ اس کا دل کلیم اللہ (سیدنا موسیٰ علیہ السلام) کو سچا جانتا تھا، جھوٹا نہیں سمجھتا تھا۔ ..... خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام ستاروں، چاند اور سورج پر غور کرنے کے آغاز میں ہی جانتے تھے کہ ان کا خالق اپنی مخلوق سے بلند ہے۔ کیا آپ نے ان کا (چاند، ستاروں اور سورج کو) اپنا ربّ کہنا ملاحظہ نہیں کیا؟ انہوں نے اپنے خالق کی معرفت حاصل کرنے کے لیے نیچے کا انتخاب نہیں کیا، بلکہ جب انہوں نے اپنے خالق کی معرفت چاہی، تو اس وقت انہیں یقین تھا کہ ان کا ربّ آسمانوں کے اوپر ہے، زمین میں نہیں۔"

(كتاب التَّوحيد :1/263-264)

❁ ایک حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

اَلْخَبَرُ يُصَرِّحُ أَنَّ عَرْشَ رَبِّنَا جَلَّ وَعَلَا فَوْقَ جَنَّتِهِ، وَقَدْ أَعْلَمَنَا جَلَّ وَعَلَا أَنَّهُ مُسْتَوٍ عَلٰى عَرْشِهِ، فَخَالِقُنَا عَالٍ فَوْقَ عَرْشِهِ الَّذِي هُوَ فَوْقَ جَنَّتِهِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حدیث صراحت کرتی ہے کہ ہمارے رب کا عرش جنت الفردوس کے اوپر ہے۔ اللہ جل وعلا نے ہمیں بتایا کہ وہ اپنے عرش پر ہے، لہٰذا ہمارا خالق جنت الفردوس کے اوپر اپنے عرش پر بلند ہے۔''

(كتاب التّوحيد، ص 240)

❁ نیز فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ كَمَا أَخْبَرَنَا فِي مُحْكَمِ تَنْزِيلِهِ وَعَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَكَمَا هُوَ مَفْهُومٌ فِي فِطْرَةِ الْمُسْلِمِينَ، عُلَمَائِهِمْ وَجُهَّالِهِمْ، أَحْرَارِهِمْ وَمَمَالِيكِهِمْ، ذُكْرَانِهِمْ وَإِنَاثِهِمْ، بَالِغِيهِمْ وَأَطْفَالِهِمْ، كُلُّ مَنْ دَعَا اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فَإِنَّمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَيَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى اللّٰهِ، إِلٰى أَعْلَاهُ لَا إِلٰى أَسْفَلَ.

''اللہ آسمانوں کے اوپر ہے، جیسا کہ اللہ نے اپنی محکم کتاب اور اپنے نبی اکرم ﷺ کی زبانی بیان فرمایا ہے، نیز یہ بات مسلمان علما و جہلا، آزاد و غلام، مذکر و مؤنث، بالغ و نابالغ سب کی فطرت میں موجود ہے۔ ہر شخص جب اللہ سے دُعا کرتا ہے، تو اپنا سر آسمانوں کی طرف بلند کرتا ہے اور اپنے ہاتھ اللہ کے سامنے پھیلاتا ہے، نیچے کی طرف نہیں پھیلاتا۔''

(كتاب التّوحيد :254/1)

❁ مزید فرماتے ہیں:

مِمَّا هُوَ مُصَرَّحٌ فِي التَّنْزِيلِ أَنَّ الرَّبَّ جَلَّ وَعَلَا فِي السَّمَاءِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا كَمَا قَالَتِ الْجَهْمِيَّةُ الْمُعَطِّلَةُ : إِنَّهُ فِي أَسْفَلِ الْأَرَضِينَ، فَهُوَ فِي السَّمَاءِ .

''قرآن مجید میں خوب وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ اللہ آسمانوں کے اوپر ہے۔جہمیہ کہتے ہیں کہ اللہ سب سے نچلی زمین میں ہے،ان کی یہ بات غلط۔''

(كتاب التّوحيد :255/1)

❁ ایک جگہ بایں الفاظ باب قائم کرتے ہیں:

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْإِقْرَارَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ مِنَ الْإِيمَانِ .

''یہ اقرار کہ اللہ آسمان پر ہے، یہ عقیدہ رکھنا ایمان کا جزو لازم ہے۔''

(كتاب التّوحيد :278/1)

❁ ایک دوسرا باب ملاحظہ ہو:

بَابُ ذِكْرِ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُثْبِتَةِ أَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ وَّأَنَّهُ فِي السَّمَاءِ، كَمَا أَعْلَمَنَا فِي وَحْيِهِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ، إِذْ لَا تَكُونُ سُنَّتُهُ أَبَدًا الْمَنْقُولَةُ عَنْهُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مَوْصُولًا إِلَيْهِ إِلَّا مُوَافِقَةً لِّكِتَابِ اللّٰهِ لَا مُخَالِفَةً لَّهُ .

''ان احادیث نبویہ کا بیان، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ ہر شی اور آسمانوں سے اوپر ہے۔اس نے ہمیں اپنے نبی کی زبانی وحی میں بتایا ہے۔ جو حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ سے عادل راویوں کے ذریعے منقول ہو اور سند متصل ہو، وہ ہمیشہ کتاب اللہ کے موافق ہوتی ہے، مخالف نہیں ہوتی۔''

(كتاب التّوحيد :265/1)

❁ احادیث معراج کے تحت فرماتے ہیں:

فِي الْأَخْبَارِ دَلَالَةٌ وَّاضِحَةٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِجَ بِهٖ مِنَ الدُّنْيَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ عَلَيْهِ الصَّلَوَاتِ عَلٰى مَا جَاءَ فِي الْأَخْبَارِ، فَتِلْكَ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا دَالَّةٌ عَلٰى أَنَّ الْخَالِقَ الْبَارِءَ فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتِهٖ لَا عَلٰى مَا زَعَمَتِ الْمُعَطِّلَةُ أَنَّ مَعْبُودَهُمْ هُوَ مَعَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ، وَكَنَفِهِمْ.

''احادیث مبارکہ میں واضح دلالت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو دنیا سے ساتویں آسمان کی طرف چڑھایا گیا، نیز اللہ نے آپ پر پانچ نمازیں فرض کیں جیسا کہ احادیث میں ہے۔ یہ تمام احادیث دلیل ہیں کہ خالق ارض وسماوات آسمانوں کے اوپر ہے، اس طرح نہیں، جیسے معطّلہ نے سمجھ رکھا ہے کہ ان کا معبود ان کے ساتھ ان کے گھروں اور ان کے طہارت خانوں میں ہوتا ہے۔''

(كتاب التّوحيد :272/1-273)

❁ معتزلہ وغیرہ کے رد میں فرماتے ہیں:

قَدْ ذَكَرْنَا اسْتِوَاءَ رَبِّنَا عَلَى الْعَرْشِ فِي الْبَابِ قَبْلُ، فَاسْمَعُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْآنَ مَا أَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْ كِتَابِ رَبِّنَا الَّذِي هُوَ مَسْطُورٌ بَيْنَ الدُّفَّتَيْنِ، مَقْرُوءٌ فِي الْمَحَارِيبِ وَالْكَتَاتِيبِ، مِمَّا هُوَ مُصَرَّحٌ فِي التَّنْزِيلِ أَنَّ الرَّبَّ جَلَّ وَعَلَا فِي السَّمَاءِ، لَا كَمَا قَالَتِ الْجَهْمِيَّةُ الْمُعَطِّلَةُ : إِنَّهُ فِي أَسْفَلِ الْأَرْضِينَ، فَهُوَ فِي السَّمَاءِ، عَلَيْهِمْ لَعَائِنُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ﴾، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا﴾، أَفَلَيْسَ قَدْ أَعْلَمَنَا يَا ذَوِي الْحِجَا خَالِقُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ أَنَّهُ فِي السَّمَاءِ، وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾، أَفَلَيْسَ الْعِلْمُ مُحِيطًا يَا ذَوِي الْحِجَا وَالْأَلْبَابِ أَنَّ الرَّبَّ جَلَّ وَعَلَا فَوْقَ مَنْ يَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ، فَتَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ كَلِمَتُهُ، لَا كَمَا زَعَمَتِ الْمُعَطِّلَةُ الْجَهْمِيَّةُ أَنَّهُ تَهْبِطُ إِلَى اللّٰهِ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ كَمَا تَصْعَدُ إِلَيْهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا يَا طُلَّابَ الْعِلْمِ قَوْلَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ : ﴿يَا عِيسٰى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾، أَلَيْسَ إِنَّمَا يُرْفَعُ الشَّيْءُ مِنْ أَسْفَلَ إِلٰى أَعْلَا، لَا مِنْ أَعْلَا إِلٰى أَسْفَلَ؟، وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿بَلْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ﴾، وَمُحَالٌ أَنْ يَهْبِطَ الْإِنْسَانُ مِنْ ظَهْرِ الْأَرْضِ إِلٰى بَطْنِهَا، أَوْ إِلٰى مَوْضِعٍ أَخْفَضَ مِنْهُ وَأَسْفَلَ فَيُقَالُ : رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ، لِأَنَّ الرِّفْعَةَ فِي لُغَةِ الْعَرَبِ الَّذِينَ بِلُغَتِهِمْ خُوطِبْنَا لَا تَكُونُ إِلَّا مِنْ أَسْفَلَ إِلٰى أَعْلٰى وَفَوْقَ أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ خَالِقِنَا جَلَّ وَعَلَا يَصِفُ نَفْسَهُ : ﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ﴾، أَوَ لَيْسَ الْعِلْمُ مُحِيطًا، إِنَّ اللّٰهَ فَوْقَ جَمِيعِ عِبَادِهِ، مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَالْمَلَائِكَةِ، الَّذِينَ هُمْ سُكَّانُ السَّمَاوَاتِ جَمِيعًا؟ أَوَ لَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ الْخَالِقِ الْبَارِءِ : ﴿وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ، وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ، يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ فَأَعْلَمَنَا الْجَلِيلُ جَلَّ وَعَلَا فِي هٰذِهِ الْآيَةِ أَيْضًا أَنَّ رَبَّنَا فَوْقَ مَلَائِكَتِهِ، وَفَوْقَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ، وَمَا فِي الْأَرْضِ، مِنْ دَابَّةٍ، أَعْلَمَنَا أَنَّ مَلَائِكَتَهُ يَخَافُونَ رَبَّهُمُ الَّذِي فَوْقَهُمْ وَالْمُعَطِّلَةُ تَزْعُمُ أَنَّ مَعْبُودَهُمْ تَحْتَ الْمَلَائِكَةِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ خَالِقِنَا : ﴿يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ﴾، أَلَيْسَ مَعْلُومًا فِي اللُّغَةِ السَّائِرَةِ بَيْنَ الْعَرَبِ الَّتِي خُوطِبْنَا بِهَا وَبِلِسَانِهِمْ نَزَلَ الْكِتَابُ، أَنَّ تَدْبِيرَ الْأَمْرِ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، إِنَّمَا يُدَبِّرُهُ الْمُدَبِّرُ، وَهُوَ فِي السَّمَاءِ لَا فِي الْأَرْضِ، كَذٰلِكَ الْمَفْهُومُ عِنْدَهُمْ أَنَّ الْمَعَارِجَ الْمَصَاعِدُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ﴾، وَإِنَّمَا يَعْرُجُ الشَّيْءُ مِنْ أَسْفَلَ إِلٰى أَعْلٰى وَفَوْقَ، لَا مِنْ أَعْلٰى إِلٰى دُونَ وَأَسْفَلَ، فَتَفَهَّمُوا لُغَةَ الْعَرَبِ لَا تُغَالِطُوا وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾، فَالْأَعْلٰى مَفْهُومٌ فِي اللُّغَةِ أَنَّهُ أَعْلٰى شَيْءٍ، وَفَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ، وَاللّٰهُ قَدْ وَصَفَ نَفْسَهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ تَنْزِيلِهِ وَوَحْيِهِ، أَعْلَمَنَا أَنَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، أَفَلَيْسَ الْعَلِيُّ يَا ذَوِي الْحِجَا مَا يَكُونُ عَلِيًّا، لَا كَمَا تَزْعُمُ الْمُعَطِّلَةُ الْجَهْمِيَّةُ أَنَّهُ أَعْلٰى وَأَسْفَلُ، وَوَسَطٌ، وَمَعَ كُلِّ شَيْءٍ، وَفِي كُلِّ مَوْضِعٍ مِنْ أَرْضٍ وَّسَمَاءٍ، وَفِي أَجْوَافِ جَمِيعِ الْحَيَوَانِ وَلَوْ تَدَبَّرُوا آيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَوَفَّقَهُمُ اللّٰهُ لِفَهْمِهَا، لَعَقَلُوا أَنَّهُمْ جُهَّالٌ، لَا يَفْهَمُونَ مَا يَقُولُونَ، وَبِأَنَّ لَهُمْ جَهْلَ أَنْفُسِهِمْ، وَخَطَأَ مَقَالَتِهِمْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَمَّا سَأَلَهُ كَلِيمُهُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ يُرِيَهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ : ﴿لَنْ تَرَانِي وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ : ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا﴾ أَفَلَيْسَ الْعِلْمُ مُحِيطًا يَا ذَوِي الْأَلْبَابِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ، وَمَعَ كُلِّ بَشَرٍ وَخَلْقٍ كَمَا زَعَمَتِ الْمُعَطِّلَةُ، لَكَانَ مُتَجَلِّيًا لِّكُلِّ شَيْءٍ، وَكَذٰلِكَ جَمِيعِ مَا فِي الْأَرْضِ، لَوْ كَانَ مُتَجَلِّيًا لِّجَمِيعِ أَرْضِهٖ سَهْلِهَا وَوَعْرِهَا وَجِبَالِهَا، وَبَرَارِيهَا وَمَفَاوِزِهَا، وَمُدُنِهَا وَقُرَاهَا، وَعُمْرَانِهَا وَخَرَابِهَا، وَجَمِيعِ مَا فِيهَا مِنْ نَبَاتٍ، وَّبِنَاءٍ لَجَعَلَهَا دَكًّا كَمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْجَبَلَ الَّذِي تَجَلّٰى لَهٗ دَكًّا، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا﴾ .

''گزشتہ باب میں ہم نے بیان کیا کہ اللہ عرش پر مستوی ہے۔اب وہ آیات میں آپ کو سناتا ہوں، جو منبر ومحراب میں پڑھی جانے والی کتاب میں موجود ہیں۔ان آیات میں یہ حقیقت وضاحت سے بیان ہوئی ہے کہ اللہ کی ذات آسمانوں سے اوپر ہے۔جہمیہ معطلہ کا یہ کہنا غلط ہے کہ وہ سب زمینوں کے نیچے بھی ہے اور آسمانوں کے اوپر بھی۔جہمیوں پر اللہ تعالیٰ کی مسلسل لعنتیں برسیں۔خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : ﴿أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ﴾ (الملك : ١٦) (تم اس ذات سے بے خوف ہو گئے ہو، جو آسمانوں کے اوپر ہے کہ کہیں وہ تمہیں زمین میں دھنسا نہ دے؟)، نیز فرمایا:﴿أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا﴾ (الملك : ١٧) (یا تم اس ذات سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمانوں کے اوپر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ کہیں وہ تم پر پتھروں کی بارش نہ کر دے؟) اصحابِ شعور! کیا آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، ان سب کے خالق نے ان دو آیات میں بتایا نہیں کہ وہ آسمانوں کے اوپر ہے۔ خود اس کا فرمان ہے: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ (فاطر: ۱۰) (اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور نیک عمل پاکیزہ کلمات کو بلند کرتا ہے۔) اربابِ دانش! کیا اس آیت سے معلوم نہیں ہو جاتا کہ اللہ پاکیزہ کلمات ادا کرنے والے سے اوپر ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ اوپر ہے، تبھی تو اس کی طرف یہ کلمات چڑھیں گے۔ جہمیہ معطلہ کا یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ جس طرح اللہ کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں، اسی طرح اس کی طرف نازل بھی ہوتے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے، نعوذ باللہ!) طالبِ علم حضرات! کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا جو اس نے عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا: ﴿يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾ (آل عمران: ۵۵) (عیسیٰ! میں آپ کو پورا پورا لینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔) کیا یہ بات حقیقت نہیں کہ کسی چیز کا چڑھنا صرف نیچے سے اوپر کی طرف ہی ہوسکتا ہے، اوپر سے نیچے کی طرف چڑھا نہیں جا سکتا؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ﴾ (النساء: ۱۵۸) (بلکہ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا) یہ بات ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص زمین کے اوپر سے نیچے کی طرف جائے یا اونچی جگہ سے نیچی کی طرف جائے، تو کہہ دیا جائے کہ اسے اللہ نے اوپر اٹھا لیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، کیونکہ عربی زبان جس کے ذریعے (قرآن کریم میں) ہمیں مخاطب کیا گیا ہے، اس میں اٹھنا ہمیشہ نیچے سے اوپر کی طرف ہوتا ہے۔ کیا آپ نے ہمارے خالق عزوجل کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ﴾ (الأنعام : ١٨) (اور وہ اپنے بندوں کے اوپر ہے اور ان پر غالب ہے۔) کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان میں رہنے والے اپنے تمام بندوں، یعنی جنوں، انسانوں، آسمانوں میں رہنے والے فرشتوں سے اوپر اور بلند ہے۔ کیا آپ نے باری تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ * يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (النحل : ٥٠) (آسمان و زمین میں جو چوپائے اور فرشتے ہیں، سب اللہ ہی کے لیے سجدہ کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ وہ اپنے اوپر سے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں، جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔) اللہ رب العزت نے ہمیں اس آیت میں بتایا ہے کہ وہ اپنے فرشتوں اور آسمان و زمین کے تمام جانداروں سے اوپر اور بلند ہے۔ اس نے ہمیں یہ بھی بتا دیا ہے کہ اس کے فرشتے اپنے اس رب سے ڈرتے ہیں جو ان کے اوپر ہے۔ اس کے برعکس معطلہ کا دعویٰ ہے کہ ان کا معبود فرشتوں سے نیچے ہے۔ کیا آپ نے ہمارے خالق کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ﴾ (السّجدة : ٥) (وہ آسمانوں سے زمین کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاملات کی تدبیر کرتا ہے، پھر وہ معاملہ اس کی طرف چڑھتا ہے۔) کیا لغت عرب جو معروف ہے اور جس میں قرآنِ کریم نازل ہوا ہے، اس سے یہ بات عیاں نہیں ہو جاتی کہ معاملات کی تدبیر اللہ آسمانوں سے زمین کی طرف کرتا ہے اور وہ آسمانوں کے اوپر ہے، زمین میں نہیں؟ عربوں کے ہاں عَرَجَ کا مادہ اوپر جانے اور چڑھنے کے معنی میں ہی مستعمل ہے۔ کوئی چیز ہمیشہ نیچے سے اوپر کی طرف ہی چڑھتی ہے، اوپر سے نیچے کی طرف نہیں۔ لغت عرب کو سمجھو، مغالطے نہ ڈالو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (الأعلیٰ: ۱) (آپ اپنے اعلیٰ رب کے نام کی تسبیح بیان کریں۔) لغتِ عرب میں کسی چیز کے اعلیٰ ہونے کا معنی و مفہوم یہ ہوتا ہے کہ وہ سب سے بلند اور اوپر ہو۔ اللہ نے قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر اپنے آپ کو اَلْعَلِيُّ اور اَلْعَظِيمُ کہا ہے۔ اربابِ ہوش! کیا اَلْعَلِيُّ وہی نہیں ہوتا، جو بلند ہو؟ اس سب کے باجود جہمیہ معطلہ کہتے ہیں کہ اللہ اوپر بھی ہے اور نیچے بھی، درمیان میں بھی ہے اور ہر چیز کے ساتھ بھی، بلکہ زمین و آسمان میں ہر جگہ ہے، تمام جانداروں کے پیٹ میں بھی ہے (نعوذ باللہ!) حالاں کہ اگر وہ قرآنِ کریم کی ایک بھی آیت پر غور کر لیتے اور اللہ انہیں یہ بات سمجھنے کی توفیق مرحمت فرماتا، تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ پرلے درجے کے جاہل ہیں اور اپنی زبان سے نکلنے والی باتوں کو بھی نہیں سمجھ پاتے، ان کے سامنے اپنی جہالت اور اپنے اقوال کی غلطی عیاں ہو جاتی۔ اللہ سے جب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے مطالبہ کیا کہ وہ اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھنا چاہتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَنْ تَرَانِي وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا﴾ (الأعراف : ١٤٣) (آپ مجھے نہیں دیکھ سکتے، ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھو، اگر وہ اپنی جگہ برقرار رہا، تو آپ مجھے دیکھ سکیں گے۔ جب ان کے رب نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی، تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔) اصحابِ عقل وشعور! کیا یہ بات معلوم نہیں کہ اگر معطلہ کے کہنے کے مطابق اللہ ہر جگہ ہوتا اور ہر بشر اور ہر مخلوق کے ساتھ ہوتا تو اس کی تجلی ہر چیز پر اور زمین کی تمام مخلوقات پر پڑتی۔ اگر اللہ تعالیٰ ساری زمین یعنی میدانوں، جنگلات، پہاڑوں، براعظموں، ریگستانوں، شہروں، بستیوں، آبادیوں، ویرانوں، تمام نباتات اور تمام عمارتوں پر تجلی ڈالتا، تو سب کا سب اسی طرح ریزہ ریزہ ہو جاتا، جس طرح وہ پہاڑ (کوہِ طور) ریزہ ریزہ ہوا تھا، جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلی ڈالی تھی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا﴾ (الأعراف : ١٤٣) (جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی، تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا)۔"

(كتاب التّوحيد، ص 254-258)

❁ استواء علی العرش کا انکار کرنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں:

مَنْ لَّمْ يُقِرَّ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى عَرْشِهٖ، قَدِ اسْتَوٰى فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتِهٖ، فَهُوَ كَافِرٌ بِرَبِّهٖ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’جو یہ اقرار نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر سات آسمانوں کے اوپر مستوی ہے، وہ اپنے ربّ کا کافر ہے۔‘‘

(مَعرِفة عُلوم الحديث للحاكم، ص 84، وسندهٗ صحيحٌ)

نزول باری تعالیٰ:

امام الائمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ ثَابِتَةِ السَّنَدِ صَحِيحَةِ الْقَوَامِ، رَوَاهَا عُلَمَاءُ الْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نُزُولِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ، نَشْهَدُ شَهَادَةَ مُقِرٍّ بِلِسَانِهٖ، مُصَدِّقٍ بِقَلْبِهٖ، مُسْتَيْقِنٍ بِمَا فِي هٰذِهِ الْأَخْبَارِ مِنْ ذِكْرِ نُزُولِ الرَّبِّ مِنْ غَيْرِ أَنْ نَصِفَ الْكَيْفِيَّةَ، لِأَنَّ نَبِيَّنَا الْمُصْطَفٰى لَمْ يَصِفْ لَهٗ كَيْفِيَّةَ نُزُولِ خَالِقِنَا إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا، وَأَعْلَمَنَا أَنَّهٗ يَنْزِلُ، وَاللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لَمْ يَتْرُكْ وَلَا نَبِيَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيَانَ مَا بِالْمُسْلِمِينَ الْحَاجَةَ إِلَيْهِ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ، فَنَحْنُ قَائِلُونَ مُصَدِّقُونَ بِمَا فِي هٰذِهِ الْأَخْبَارِ مِنْ ذِكْرِ النُّزُولِ غَيْرَ مُتَكَلِّفِينَ الْقَوْلَ بِصِفَتِهٖ أَوْ بِصِفَةِ الْكَيْفِيَّةِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصِفْ لَنَا كَيْفِيَّةَ النُّزُولِ.

’’ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف نزولِ باری تعالیٰ کے بارے میں ان احادیث کا بیان، جن کی سند ثابت ہے اور ان کی اصل صحیح ہے۔ ہم زبان کے اقرار، دل کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصدیق اور یقین کے ساتھ ان احادیث میں موجود نزولِ باری تعالیٰ کے عقیدے کی بغیر کیفیت بیان کیے گواہی دیتے ہیں، کیوں کہ ہمارے نبی مصطفیٰ ﷺ نے ہمارے خالق کے نزول کی کوئی کیفیت بیان نہیں کی، پھر یہ بات بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ نے کسی ایسی بات کی وضاحت نہیں چھوڑی، جس کی مسلمانوں کو دینی معاملات میں ضرورت تھی، چنانچہ ہم ان احادیث میں موجود نزول باری تعالیٰ کے قائل ہیں اور ان کی تصدیق کرتے ہیں، نزول کی کیفیت بیان کرنے کا تکلف نہیں کرتے، کیوں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نزول کی کیفیت بیان نہیں کی۔''

(كتاب التّوحيد: 1/289-290)

صفاتِ باری تعالیٰ:

❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

نَحْنُ وَجَمِيعُ عُلَمَائِنَا مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَتِهَامَةَ وَالْيَمَنِ، وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَمِصْرَ، مَذْهَبُنَا : أَنَّا نُثْبِتُ لِلّٰهِ مَا أَثْبَتَهُ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ، نُقِرُّ بِذٰلِكَ بِأَلْسِنَتِنَا، وَنُصَدِّقُ ذٰلِكَ بِقُلُوبِنَا، مِنْ غَيْرِ أَنْ نُشَبِّهَ وَجْهَ خَالِقِنَا بِوَجْهِ أَحَدٍ مِّنَ الْمَخْلُوقِينَ، عَزَّ رَبُّنَا عَنْ أَنْ يُّشْبِهَ الْمَخْلُوقِينَ، وَجَلَّ رَبُّنَا عَنْ مَّقَالَةِ الْمُعَطِّلِينَ، وَعَزَّ أَنْ يَّكُونَ عَدَمًا كَمَا قَالَهُ الْمُبْطِلُونَ، لِأَنَّ مَا لَا صِفَةَ لَهٗ عَدَمٌ، تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُولُ الْجَهْمِيُّونَ الَّذِينَ يُنْكِرُونَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صِفَاتِ خَالِقِنَا الَّذِي وَصَفَ بِهَا نَفْسَهُ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيلِهِ، وَعَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ.

''ہمارا اور حجاز، تہامہ، یمن، عراق، شام اور مصر کے سب علماء کا یہی مسلک ہے کہ ہم اللہ کی ان صفات کا اثبات کرتے ہیں جن صفات کا اثبات اس نے اپنے لئے کیا ہے، ہماری زبانیں اس کی اقراری اور ہمارے دل اس کے مصدق ہیں، ہاں ہم اللہ کے چہرے کو مخلوق کے چہروں سے تشبیہ نہیں دیتے، ہمارا اللہ تشبیہ سے بلند ہے اور معطلین کی ہفوات سے بالا ہے، اہل باطل اللہ کو عدم مانتے ہیں، کیوں کہ وہ اس کی صفات کے انکاری ہیں اور جس کی صفات نہ ہوں وہ عدم ہوتا ہے، حالاں کہ میرا اللہ عدم نہیں ہے، اللہ جہمیہ کی باتوں سے بہت بلند ہے جو اللہ کی ان صفات کا انکار کرتے ہیں جن کا اللہ نے اپنے لئے اور رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے لئے اثبات کیا ہے۔''

(كتاب التّوحيد :26/1)

اللہ کا چہرہ:

❁ اللہ تعالیٰ کی صفت وجہ کے متعلق فرماتے ہیں:

أَثْبَتَ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ وَجْهًا وَّصَفَهُ بِالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَحَكَمَ لِوَجْهِهِ بِالْبَقَاءِ، وَنَفَى الْهَلَاكَ عَنْهُ فَنَحْنُ وَجَمِيعُ عُلَمَائِنَا مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَتِهَامَةَ وَالْيَمَنِ، وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَمِصْرَ، مَذْهَبُنَا: أَنَّا نُثْبِتُ لِلّٰهِ مَا أَثْبَتَهُ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ، نُقِرُّ بِذٰلِكَ بِأَلْسِنَتِنَا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَنُصَدِّقُ ذٰلِكَ بِقُلُوبِنَا، مِنْ غَيْرِ أَنْ نُشَبِّهَ وَجْهَ خَالِقِنَا بِوَجْهِ أَحَدٍ مِّنَ الْمَخْلُوقِينَ، عَزَّ رَبُّنَا عَنْ أَنْ يُشْبِهَ الْمَخْلُوقِينَ، وَجَلَّ رَبُّنَا عَنْ مَقَالَةِ الْمُعَطِّلِينَ، وَعَزَّ أَنْ يَكُونَ عَدَمًا كَمَا قَالَهُ الْمُبْطِلُونَ، لِأَنَّ مَا لَا صِفَةَ لَهُ عَدَمٌ، تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُولُ الْجَهْمِيُّونَ الَّذِينَ يُنْكِرُونَ صِفَاتِ خَالِقِنَا الَّذِي وَصَفَ بِهَا نَفْسَهُ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيلِهِ، وَعَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ.

''اللہ نے اپنے لیے چہرہ ثابت کیا ہے، جسے جلال اور اکرام کے ساتھ متصف کیا ہے، اس کے لیے بقا کا فیصلہ سنایا ہے اور اس سے ہلاکت کی نفی کی ہے۔ ہمارا اور حجاز، تہامہ، یمن، عراق، شام اور مصر کے ہمارے تمام علماء کا مذہب ہے کہ ہم اللہ کے لیے وہ تمام صفات ثابت کرتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیا ہے۔ ہم اس بات کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرتے ہیں۔ ہم اپنے خالق کے چہرے کو مخلوق کے چہروں سے تشبیہ نہیں دیتے۔ ہمارا ربّ مخلوق کے ساتھ تشبیہ سے مبرا و منزہ ہے۔ صفات کا انکار کرنے والوں کے قول سے بہت بلند ہے، باطل پرستوں کے معدوم کہنے سے بھی پاک ہے، کیوں کہ جس چیز کی کوئی صفت نہ ہو، وہ معدوم ہوتی ہے۔ اللہ جہمیہ کی باتوں سے بھی پاک ہے، جو ہمارے خالق کی ان صفات کا انکار کرتے ہیں، جو اس نے اپنے لیے اپنی کتاب میں اور اپنے نبی کی زبان پر بیان فرمائیں۔''

(كتاب التَّوحيد: 1/25-26)

رؤیت باری تعالیٰ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ أَعْلَمْتُ قَبْلُ أَنَّ الْعُلَمَاءَ لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ خَالِقَهُمْ فِي الْآخِرَةِ لَا فِي الدُّنْيَا، وَمَنْ أَنْكَرَ رُؤْيَةَ الْمُؤْمِنِينَ خَالِقَهُمْ يَوْمَ الْمَعَادِ، فَلَيْسُوا بِمُؤْمِنِينَ، عِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ، بَلْ هُمْ أَسْوَأُ حَالًا فِي الدُّنْيَا عِنْدَ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارٰى، وَالْمَجُوسِ .

''پہلے آگاہ کر چکا ہوں کہ کسی اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں (یعنی اجماعی عقیدہ ہے) کہ مومنین آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے، نہ کہ دنیا میں۔ جو بھی روز قیامت مومنین کے دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونے کے منکر ہوں، وہ اہل ایمان کے ہاں مومن نہیں ہو سکتے، بل کہ علمائے کرام کی نظر میں یہ لوگ دنیا میں یہود و نصاریٰ اور مجوس سے بھی برے ہیں۔''

(كتاب التوحيد : 585/2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ رُؤْيَةَ اللّٰهِ الَّتِي يَخْتَصُّ بِهَا أَوْلِيَاؤُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هِيَ الَّتِي ذَكَرَ فِي قَوْلِهِ : ﴿وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ، إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾(القيامة : ٢٣) وَيُفَضَّلُ بِهٰذِهِ الْفَضِيلَةِ أَوْلِيَاؤُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيُحْجَبُ جَمِيعُ أَعْدَائِهِ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِ مِنْ مُّشْرِكٍ وَّمُتَهَوِّدٍ وَّمُتَنَصِّرٍ وَّمُتَمَجِّسٍ وَّمُنَافِقٍ، كَمَا أَعْلَمَ فِي قَوْلِهِ ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ﴾(المطففين : ١٥) وَهٰذَا نَظَرُ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ إِلٰى خَالِقِهِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَلَّ ثَنَاؤُهٗ بَعْدَ دُخُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلِ النَّارِ النَّارَ، فَيَزِيدُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ كَرَامَةً وَّإِحْسَانًا إِلٰى إِحْسَانِهٖ تَفَضُّلًا مِّنْهُ، وَجُودًا بِإِذْنِهٖ إِيَّاهُمُ النَّظَرَ إِلَيْهِ وَيُحْجَبُ عَنْ ذٰلِكَ جَمِيعُ أَعْدَائِهٖ .

''اس بات کا بیان کہ روز قیامت اولیاء اللہ کے لئے رویتِ الٰہی کا انتظام کیا گیا ہے، قرآن کہتا ہے: ﴿وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ، إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ ''اس روز جنتیوں کے چہرے شگفتہ و بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔'' یہ فضیلت اللہ کے مومن دوستوں کے لئے ہے، اللہ کے دشمن مثلاً یہودی، نصرانی، مجوسی اور منافق اس سے محروم کر دیئے جائیں گے، جیسا کہ قرآن کہتا ہے: ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ﴾ (خبردار! روزِ قیامت یہ لوگ دیدارِ الٰہی سے محروم کر دیئے جائیں گے۔) یہ دیدار تب ہوگا، جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنے خاص فضل و کرم اور جود و سخا کرتے ہوئے اپنا دیدار عطا فرمائیں گے، جس سے تمام دشمنان الٰہی محروم کر دیئے جائیں گے۔''

(كتاب التّوحيد : 441/2)

❁ ایک صحیح حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

اِسْمَعُوا الْآنَ خَبَرًا ثَابِتًا صَحِيحًا مِّنْ جِهَةِ النَّقْلِ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ خَالِقَهُمْ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَهٗ قَبْلَ الْمَمَاتِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''چلئے، اب باسند صحیح ثابت حدیث سنئے، جو دلالت کناں ہے کہ مومنین مرنے کے بعد ہی اپنے خالق کو دیکھیں گے، موت سے پہلے نہیں دیکھ سکتے۔''

(كتاب التّوحيد : 458/2)

عقیدہ خلق قرآن:

❁ امام الائمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ، فَمَنْ قَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ، فَهُوَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ، لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ، وَلَا يُعَادُ إِنْ مَرِضَ، وَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ إِنْ مَّاتَ، وَلَا يُدْفَنُ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، وَيُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهُ .

''قرآن اللہ کا کلام ہے، جس نے قرآن کو مخلوق کہا، اس نے اللہ العظیم کے ساتھ کفر کیا، اس کی گواہی قبول نہ ہوگئی، بیمار پرسی نہیں کی جائے گی، مر جائے تو جنازہ نہیں پڑھا جائے گا اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، ایسے شخص سے توبہ کروائی جائے، اگر توبہ کر لے (تو ٹھیک) ورنہ گردن اڑا دی جائے۔''

(عقيدة السّلف أصحاب الحديث للصّابوني، ص 7، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ نیز فرماتے ہیں:

مِنَ الْأَدِلَّةِ الَّتِي تَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللّٰهِ الْخَالِقِ، وَقَوْلَهٗ غَيْرُ مَخْلُوقٍ لَا كَمَا زَعَمَتِ الْكَفَرَةُ مِنَ الْجَهْمِيَّةِ الْمُعَطِّلَةِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس پر دلائل ہیں کہ قرآن اللہ خالق کا کلام ہے، اللہ کا قول مخلوق نہیں۔ کافر جہمیہ معطلہ اس کے برعکس کہتے ہیں۔''

(كتاب التّوحيد :404/1)

صحابہ کے متعلق عقیدہ:

❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَاهُمْ بِالْخِلَافَةِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ثُمَّ عُمَرُ الْفَارُوقُ ثُمَّ عُثْمَانُ ذُو النُّورَيْنِ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَحْمَةُ اللّٰهُ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، قَالَ : وَكُلُّ مَنْ نَازَعَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي إِمَارَتِهِ فَهُوَ بَاغٍ، عَلٰى هٰذَا عَهِدْتُ مَشَايِخَنَا وَبِهِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ يَعْنِي الشَّافِعِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

''رسول اللہ ﷺ کے بعد افضل ترین اور سب سے زیادہ خلافت کے لائق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، پھر سیدنا عثمان بن عفان ذو النورین رضی اللہ عنہ اور پھر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں، ان سب پر اللہ کی رحمت اور رضوان ہو۔ جس نے امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب سے ان کے عہد خلافت میں جھگڑا کیا، وہ باغی ہے۔ ہمارے مشائخ یہی کہتے تھے اور امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے بھی یہی کہا ہے۔''

(الاعتقاد للبَيْهقي، ص 375، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے دفاع میں فرماتے ہیں:

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی علم پر حرص انہیں اس حدیث کے سماع پر اُبھارتی ہے، جسے انہوں نے براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کو جھٹلانے کے لیے ان پر ایسے لوگ جرح کرتے ہیں، جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا ہے، وہ احادیث کے مفاہیم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ معطل جہمی جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ احادیث سنتے ہیں، جو ان کے کفریہ مذہب کے خلاف جاتی ہیں، تو وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کرنا شروع کر دیتے ہیں اور ان پر وہ وہ الزامات لگاتے ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، یہ لوگ اپنی جہالت اور بیوقوفی کی وجہ سے یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دلیل ثابت نہیں ہوتی۔ رہے خوارج کہ جو امت محمدیہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف قتال کو جائز سمجھتے ہیں اور کسی خلیفہ یا امام کی اطاعت کو جائز نہیں سمجھتے، وہ جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ احادیث سنتے ہیں، جو ان کے گمراہ کن مذہب کے خلاف ہیں، تو ان روایات کا دلیل کے ساتھ کوئی جواب نہیں پاتے، اس وقت ان کے پاس واحد راستہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت میں طعن ہوتا ہے۔ قدریہ، جو اسلام اور اہل اسلام سے جدا ہو گئے اور انہوں نے ان مسلمانوں کی تکفیر کی، جو ان اقدار کا اتباع کرتے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے رونما ہونے سے پہلے ہی مقدر اور نصیب میں لکھ دیا۔ یہ لوگ جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اُن احادیث کو سنتے ہیں، جو تقدیر کے اثبات پر دلالت کرتی ہیں۔ تو انہیں ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی، جو ان کے کفریہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرکیہ نظریے کی تائید کرے، تب ان کی واحد دلیل یہ ہوتی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ جاہل انسان، جو فقہ میں مستغرق ہو چکا ہے اور فقہ کو اس کے بنیادی اُصولوں سے حاصل نہیں کرتا۔ یہ جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ احادیث سنتا ہے، جو اس کے پسندیدہ اور جس کی وہ بلا دلیل و برہان تقلید کرتا ہے، اس مذہب کے خلاف ہوتی ہیں، تو وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتا ہے اور ان کی وہ احادیث رد کر دیتا ہے، جو اس کے مذہب کے خلاف ہوتی ہیں اور ان احادیث کو قبول کر لیتا ہے، جو اس کے مذہب کے موافق ہوں اور مخالف کے مذہب کے خلاف ہوں۔ ان لوگوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر بعض احادیث کا انکار کیا ہے، جن کو درحقیقت یہ لوگ سمجھ نہ پائے۔ اللہ کے حکم سے میں ان میں سے بعض احادیث ذکر کروں گا۔''

(المُستدرك للحاكم : 513/3، وسندهٗ صحيحٌ)

تنبیہ :

❁ ابوبکر، محمد بن مؤمل بن حسن ماسرجسی رحمہ اللہ (۳۵۰ھ) بیان کرتے ہیں:

خَرَجْنَا مَعَ إِمَامِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ، أَبِي بَكْرِ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعَدِيْلِهٖ أَبِي عَلِيٍّ الثَّقَفِيِّ، مَعَ جَمَاعَةٍ مِّنْ مَّشَائِخِنَا، وَهُمْ إِذْ ذَاكَ مُتَوَافِرُوْنَ، إِلٰى زِيَارَةِ قَبْرِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا بِطُوْسَ، قَالَ : فَرَأَيْتُ مِنْ تَعْظِيْمِهٖ، يَعْنِي ابْنَ خُزَيْمَةَ، لِتِلْكَ الْبُقْعَةِ، وَتَوَاضُعِهٖ لَهَا، وَتَضَرُّعِهٖ عِنْدَهَا، مَا تَحَيَّرْنَا .

''ہم امام اہل حدیث، ابوبکر بن خزیمہ رحمہ اللہ کے ساتھ نکلے۔ ان کے ہم رُکاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوعلی ثقفی اور مشائخ کی ایک بڑی جماعت ان کے ہمراہ تھی۔ ہم سارے اکٹھے ہو کر طوس میں علی بن موسیٰ رضا کی قبر کی طرف گئے۔ میں نے امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کو زمین کے اس ٹکڑے کی تعظیم کرتے دیکھا اور اس قبر کے سامنے ان کی عاجزی اور انکساری دیکھ کر ہم حیران رہ گئے تھے۔''

(تهذيب التّهذيب لابن حَجَر : 388/7، وسندهٗ حسنٌ)

زیارتِ قبور کے وقت آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ اگر قبروں کے احترام کو تعظیم کا نام دیا جائے، تو یہ جائز ہے، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اس قبر کے پاس عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا کر رہے ہوں گے، نہ کہ اس قبر سے تبرک حاصل کر رہے تھے، کیونکہ دورانِ زیارت قبروں سے تبرک جائز نہیں، نہ قبر والوں سے دُعا ومناجات مشروع ہے۔

وفات حسرت آیات:

❀ عمرو بن محمد بن منصور ابوسعید نیشاپوری رحمہ اللہ (۳۴۳ھ) فرماتے ہیں:

حَضَرْتُ وَفَاةَ الْإِمَامِ أَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ يُحَرِّكُ إِصْبَعَهٗ بِالشَّهَادَةِ عِنْدَ آخِرِ رَمَقٍ، تُوُفِّيَ لَيْلَةَ السَّبْتِ الثَّامِنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ إِحْدٰى عَشَرَةَ وَثَلَاثَمِائَةٍ .

''میں امام ابوبکر ابن خزیمہ رحمہ اللہ کے وفات کے وقت ان کے پاس موجود تھا، آپ رحمہ اللہ آخری سانس لیتے وقت انگشت شہادت کو حرکت دے رہے تھے۔ آپ رحمہ اللہ آٹھ ذوالقعدہ بروز ہفتہ سن ۳۱۱ھ کو فوت ہوئے۔''

(التّقييد لابن نُقطة، ص 37، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ

(۱۲۹۔۱۹۷ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابوسفیان، وکیع بن جراح بن ملیح، رؤاسی، کوفی۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ سن ۱۲۹ھ کو اصبہان میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ کے مشائخ میں بڑے بڑے محدثین اور ائمہ شامل ہیں، جن میں درج ذیل اہم ترین ہیں؛

ہشام بن عروہ، سلیمان بن مہران اعمش، ابن جریج، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، اوزاعی، شعبہ بن حجاج، اسماعیل بن ابی خالد، زکریا بن ابی زائدہ، خالد بن طہمان، عیسیٰ بن طہمان، عیینہ بن عبدالرحمٰن بن جوشن، کہمس، مثنیٰ بن سعید ضبعی، مسعر بن کدام، شریک بن عبداللہ قاضی، اسرائیل بن یونس اور مالک بن انس وغیرہم رحمہم اللہ

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ نے کئی کبار محدثین نے کسب فیض کیا، جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔

عبداللہ بن مبارک، سفیان ثوری، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن زبیر حمیدی، احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، حسین بن عیسیٰ بسطامی، خلیفہ بن خیاط، ابوخیثمہ زہیر بن حرب،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوسعید اشج، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، علی بن محمد طنافسی، علی ابن المدینی، قتیبہ بن سعید، ہناد بن سری، یحییٰ بن معین، یعقوب بن ابراہیم دورقی اور مسدد بن مسرہد وغیرہم رحمہم اللہ مشہور ترین ہیں۔

اہل علم کی تعریف و مدح:

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ طائفہ محدثین کے سرخیل، ثقہ ثبت امام تھے، حفظ و اتقان کے پہاڑ تھے، ہر دور کے اہل علم نے آپ رحمہ اللہ کی مدح وستائش فرمائی ہے۔

❁ امام محمد بن سعد رحمہ اللہ (۲۳۰ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا عَالِمًا رَفِيعًا كَثِيرَ الْحَدِيثِ حُجَّةً .

''آپ رحمہ اللہ ثقہ مامون، عالم، رفیع القدر، کثیر الحدیث اور حجت تھے۔''

(طَبقات ابن سعد : 394/6)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَوْعٰى لِلْعِلْمِ مِنْهُ وَلَا أَحْفَظَ يَعْنِي وَكِيعَ بْنَ الْجَرَّاحِ .

''میں نے امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، جو سب سے زیادہ علم کو محفوظ کرنے والا ہو اور زیادہ حافظے والا ہو۔''

(العِلَل لأحمد برواية ابنه عبد اللّٰه : 58)

❁ نیز فرماتے ہیں:

كَانَ وَكِيعٌ مَطْبُوعَ الْحِفْظِ، كَانَ حَافِظًا حَافِظًا، وَكَانَ وَكِيعٌ أَحْفَظَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ كَثِيرًا كَثِيرًا .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ حافظے میں خداداد صلاحیت کے مالک تھے، آپ رحمہ اللہ چوٹی کے حافظ تھے، نیز امام وکیع رحمہ اللہ، امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ سے کئی درجہ بڑے حافظ تھے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 38/9، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ نیز فرماتے ہیں:

لَوْ رَأَيْتَ وَكِيعًا رَأَيْتَ رَجُلًا لَمْ تَرَ بِعَيْنَيْكَ مِثْلَهٗ قَطُّ .

''آپ امام وکیع رحمہ اللہ کو دیکھ لیتے، تو آپ کہتے: میری آنکھوں نے ان جیسا کبھی نہیں دیکھا۔''

(تاريخ ابن عساكر : 74/63، تاريخ بغداد للخطيب : 607/16، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابوعلی احمد بن ابراہیم قوہستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ وَكِيعٌ يُشْبِهُ بِسُفْيَانَ، وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يُشْبِهُ بِوَكِيعٍ، وَكَانَ أَبُو دَاوُدَ يُشْبِهُ بِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ .

''امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ (حفظ واتقان میں) امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے مشابہ تھے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ امام وکیع رحمہ اللہ کے مشابہ تھے اور امام ابو داود رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مشابہ تھے۔''

(تاريخ بغداد : 75/10، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ الْحَافِظُ الثَّبْتُ مُحَدِّثُ الْعِرَاقِ، أَحَدُ الْأَئِمَّةِ الْأَعْلَامِ .

''آپ رحمہ اللہ امام، حافظ، ثقہ، ثبت، محدث عراق اور بڑے بڑے ائمہ حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے تھے۔‘‘

(تذکرۃ الحُفّاظ :223/1)

کیا امام وکیع رحمہ اللہ حنفی تھے؟:

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ کا حنفی المذہب ہونا ثابت نہیں، آپ رحمہ اللہ کسی خاص امام کے مقلد نہ تھے، کیونکہ تقلید جہالت ہے اور ائمہ کی شان کے خلاف ہے۔

❁ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے مروی ہے:

يُفْتِي بِقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ .

’’امام وکیع رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے موافق فتویٰ دیا کرتے تھے۔‘‘

(أخبار أبي حنيفة وأصحابه للصّيمري، ص 155، تاريخ بغداد للخطيب : 747/15، تذكرة الحُفّاظ للذّهبي :223/1)

قول ضعیف ہے۔ حسین بن حبان بن عمار کی توثیق نہیں مل سکی۔

❁ بعض نے کہا ہے:

’’امام وکیع رحمہ اللہ حنفی تھے۔‘‘

(فیض الباری، از انور شاہ کشمیری:250/1)

امام وکیع رحمہ اللہ کو حنفی المذہب قرار دینا، بے ثبوت اور بے بنیاد ہے۔

❁ علامہ محمد عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ (۱۳۵۳ھ) فرماتے ہیں:

زَعَمَ بَعْضُهُمْ أَنَّهُ كَانَ حَنَفِيًّا يُفْتِي بِقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَيُقَلِّدُهُ

قُلْتُ : الْقَوْلُ بِأَنَّ وَكِيعًا كَانَ حَنَفِيًّا يُقَلِّدُ أَبَا حَنِيفَةَ بَاطِلٌ جِدًّا .

’’بعض کہتے ہیں کہ امام وکیع رحمہ اللہ، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے موافق فتویٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا کرتے تھے اور ان کے مقلد تھے۔ میں (مبارک پوری) کہتا ہوں: یہ کہنا کہ آپ رحمہ اللہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد تھے، باطل محض ہے۔''

(تُحفة الأحوذي: 20/1)

آپ رحمہ اللہ اہل سنت کے زبردست امام تھے، آپ کا عقیدہ و عمل سلف صالحین کے موافق تھا، عقیدہ و منہج میں احناف سے بالکل مختلف تھے، ذیل میں چند گزارشات ملاحظہ ہوں، جو امام وکیع رحمہ اللہ کے غیر حنفی ہونے پر بین دلیل ہیں۔

❁ امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَقَدِ اجْتَرَأَ أَبُو حَنِيفَةَ حِينَ قَالَ : الْإِيمَانُ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ .

''ابوحنیفہ نے یہ کہہ کر جسارت کی ہے کہ ایمان صرف قول کا نام ہے، عمل ایمان سے خارج ہے۔''

(الإنتقاء في فضائل الثّلاثة الأئمة الفُقهاء لابن عبد البرّ، ص 138، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِيمَانُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَإِيمَانُ إِبْلِيسَ وَاحِدٌ .

''ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ابلیس کا ایمان ایک جیسا ہے۔''

(تاريخ بغداد: 502/15، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ مزید کہتے ہیں:

إِيمَانُ آدَمَ، وَإِيمَانُ إِبْلِيسَ وَاحِدٌ .

''آدم علیہ السلام اور ابلیس (لعین) کا ایمان ایک ہے۔''

(المَعرِفة والتّاريخ للفَسَوي: 278/2، تاريخ بغداد: 502/15، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَهْلُ السُّنَّةِ يَقُولُونَ : الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَالْمُرْجِئَةُ يَقُولُونَ : الْإِيمَانُ قَوْلٌ، وَالْجَهْمِيَّةُ يَقُولُونَ : الْإِيمَانُ الْمَعْرِفَةُ .

''اہل سنت کہتے ہیں کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے، مرجئہ کے نزدیک ایمان صرف اقرار کو کہتے ہیں اور جہمیہ کا کہنا ہے کہ ایمان فقط دل کی معرفت کا نام ہے۔''

(الشّريعة للآجري : 259، 304، وسندهٗ صحيحٌ)

امام وکیع رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ایمان کے مسئلہ میں اختلاف رکھتے ہیں، جو کسی سے ایمان میں اختلاف رکھے، کیا وہ اس کا مقلد کہلوا سکتا ہے؟ خاص کر جب ان پر مسئلہ ایمان میں رد بھی کر رہے ہوں اور امام رحمہ اللہ تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے عقیدہ ایمان کو جرأت و جسارت کہہ رہے ہیں اور ان کے عقیدہ کو اہل سنت کے خلاف قرار دے رہے ہیں۔

❁ امام وکیع رحمہ اللہ نے امام سفیان ثوری کو فرماتے ہوئے سنا:

نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ، وَأَهْلُ الْقِبْلَةِ عِنْدَنَا مُؤْمِنُونَ؛ فِي الْمُنَاكَحَةِ، وَالْمَوَارِيثِ، وَالصَّلَاةِ، وَالْإِقْرَارِ، وَلَنَا ذُنُوبٌ وَلَا نَدْرِي مَا حَالُنَا عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَكِيعٌ : وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ : مَنْ قَالَ بِقَوْلِ سُفْيَانَ هٰذَا فَهُوَ عِنْدَنَا شَاكٌّ، نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ هُنَا وَعِنْدَ اللّٰهِ حَقًّا، قَالَ وَكِيعٌ : وَنَحْنُ نَقُولُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ، وَقَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ عِنْدَنَا جُرْأَةٌ .

''ہم مومن ہیں اور اہل قبلہ بھی ہمارے نزدیک نکاح، وراثت، نماز اور اقرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان میں مومن ہیں۔ ہم گناہ گار ہیں، معلوم نہیں اللہ کے ہاں ہمارا کیا حال ہو؟ وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا: جس نے سفیان ثوری والی بات کی، وہ ہمارے نزدیک شاک (شک کرنے والا) ہے، ہم یہاں بھی پکے مومن ہیں اور اللہ کے ہاں بھی۔ وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم سفیان ثوری رحمہ اللہ والی بات کرتے ہیں اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بات کو جرات و جسارت سمجھتے ہیں۔''

(تاریخ بغداد للخطیب: 15/507، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَا فَتَيَانُ تَفَهَّمُوا فِقْهَ الْحَدِيثِ، فَإِنَّكُمْ إِنْ تَفَهَّمْتُمْ فِقْهَ الْحَدِيثِ لَمْ يَقْهَرْكُمْ أَهْلُ الرَّأْيِ.

''نوجوانو! حدیث کی فقہ حاصل کرلیں، کیونکہ اگر آپ نے فقہ حدیث حاصل کرلی، تو اہل رائے آپ پر غالب نہیں آسکتے۔''

(الفَقیه والمُتفقّه للخطیب: 2/161، نَصیحة أهل الحدیث، ص 41، الطُّیوریات: 610، وسندہٗ صحیحٌ)

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ اہل رائے کے طرز استدلال سے بیزار نظر آتے ہیں، اس کے بعد بھی بھلا وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد ہو سکتے ہیں؟

❁ فرماتے ہیں:

(ا) مَن قالَ: الْقرآنُ مَخْلُوقٌ، فَهُوَ كَافِرٌ.

''قرآن کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔''

(المُخَلِّصیّات لأبي الطّاهر المُخَلِّص: 1113، تاریخ ابن عساکر: 63/100،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسندهٗ صحیحٌ)

(ب) لَا تَسْتَخِفُّوا بِقَوْلِهِمِ : الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ، فَإِنَّهٗ مِنْ شَرِّ قَوْلِهِمْ، وَإِنَّمَا يَذْهَبُونَ إِلَى التَّعْطِيلِ .

''ان (اہل رائے) کے عقیدۂ خلق قرآن کو معمولی مت جانیں، بلکہ یہ بہت خطرناک بات ہے، یہ تو تعطیل کا راستہ ہے۔''

(الأسماء والصّفات للبَيْهقي : 562)

(ج) الْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهٗ مَخْلُوقٌ، فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ .

''قرآن اللہ کا کلام ہے، مخلوق نہیں ہے۔ جو اسے مخلوق کہے، وہ رب عظیم کا منکر ٹھہرے گا۔''

(الأسماء والصِّفات للبَيْهقي : 547)

(د) أَدْرَكْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ وَسُفْيَانَ وَمِسْعَرًا يُحَدِّثُونَ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ وَلَا يُفَسِّرُونَ شَيْئًا .

''میں نے امام اسماعیل بن ابی خالد، امام سفیان اور امام مسعر رحمہم اللہ سے ملاقات کی، آپ رحمہم اللہ ان (صفات باری تعالیٰ والی) احادیث کو بیان کیا کرتے تھے، کوئی تفسیر (تاویل وتعطیل اور تحریف) نہیں کرتے تھے۔''

(تاريخ ابن مَعين برواية الدُّوري : ٢٥٤٣، الأسماء والصِّفات للبَيْهقي : 759)

علمائے احناف عقیدہ میں اشعری و ماتریدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صرف سات صفات مانتے ہیں، وہ یہ ہیں: سمع، بصر، علم، کلام، قدرت، ارادہ اور حیات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی سب صفات باری تعالیٰ میں تاویل کرتے ہیں۔

❁ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنْ مَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ يُجْزِئُهُ لِلْأَثَرِ .

''اس حدیث کی بنا پر عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے۔''

(سنن التِّرمذي، تحت الرقم : 100، وسندهٗ صحيحٌ)

فقہ حنفی میں پگڑی پر مسح کرنا جائز نہیں۔ بعض نے تو اس مسئلہ میں عجیب وغریب باتیں کی ہیں۔

ان کے رد وجواب میں مفتی تقی عثمانی دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

''بعض (حنفی مقلدین و دیوبندی) حضرات نے یہ جواب دیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسح رأس (سر کے مسح) کے بعد عمامہ (پگڑی) کو درست فرمایا ہوگا، جسے راوی نے مسح علی العمامۃ (پگڑی پر مسح) سمجھ لیا، لیکن یہ جواب کمزور ہے، کیوں کہ یہ ثقہ راویوں (صحابہ کرام) کے فہم پر بدگمانی کی حیثیت رکھتا ہے، بل کہ مسح علی العمامۃ کی روایات متعدد صحابہ کرام سے مروی ہیں اور ان تمام کے بارے میں یہ خیال ظن سوء ہے۔''

(درس ترمذی، جلد ا، ص 337)

❁ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا تَنْظُرُوا إِلٰى قَوْلِ أَهْلِ الرَّأْيِ فِي هٰذَا، فَإِنَّ الْإِشْعَارَ سُنَّةٌ، وَقَوْلُهُمْ بِدْعَةٌ .

''اس مسئلہ میں اہل رائے کی رائے نا قابل التفات ہے، کیونکہ اشعار کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اونٹ کی کوہان پر زخم کر کے خون مل دینا) سنت ہے اور اہل رائے کا قول بدعت ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الرقم: 906، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ علامہ محمد عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ (۱۳۵۳ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُ وَكِيعٍ هٰذَا وَقَوْلُهٗ: «لَا تَنْظُرُوا إِلٰى قَوْلِ أَهْلِ الرَّأْيِ» إِلخ كِلَاهُمَا لِلْإِنْكَارِ عَلَى الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ فِي قَوْلِهٖ: «الْإِشْعَارُ مُثْلَةٌ أَوْ مَكْرُوهٌ» فَأَنْكَرَ وَكِيعٌ بِهٰذَيْنِ الْقَوْلَيْنِ عَلَيْهِ وَعَلٰى أَصْحَابِهٖ إِنْكَارًا شَدِيدًا وَرَدَّ عَلَيْهِ رَدًّا بَلِيغًا وَظَهَرَ مِنْ هٰذَيْنِ الْقَوْلَيْنِ أَنَّ وَكِيعًا لَمْ يَكُنْ حَنَفِيًّا مُقَلِّدًا لِلْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ فَإِنَّهٗ لَوْ كَانَ حَنَفِيًّا لَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ هٰذَا الْإِنْكَارَ الْبَتَّةَ، فَبَطَلَ قَوْلُ صَاحِبِ الْعَرْفِ الشَّذِيِّ أَنَّ وَكِيعًا كَانَ حَنَفِيًّا.

''امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ کا اس قول میں اور اس قول: ''اہل رائے کے قول کی طرف التفات نہ کریں۔'' میں دراصل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر رد ہے، کیونکہ وہ اِشعار کو مثلہ یا مکروہ قرار دیتے ہیں۔ امام وکیع رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے ہم نواؤں کو بڑے کڑے ہاتھوں لیا ہے۔ ان دونوں اقوال سے صاف ظاہر ہے کہ امام وکیع رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد تھے نہ ہی حنفی المذہب تھے، کیونکہ اگر حنفی ہوتے، تو ان پر اس حد تک رد ہرگز نہ کرتے۔ لہٰذا صاحب عرف الشذی (علامہ انور شاہ کشمیری صاحب) کا امام وکیع رحمہ اللہ کو حنفی قرار دینا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باطل اور بے بنیاد ہے۔‘‘

(تُحفة الأحوذي : 556/3)

❁ نیز فرماتے ہیں:

قَوْلُ وَكِيعٍ هٰذَا مِنْ أَوَّلِهٖ إِلٰى آخِرِهٖ يُنَادِي بِأَعْلٰى نِدَاءٍ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مُقَلِّدًا لِأَبِي حَنِيفَةَ وَلَا لِغَيْرِهٖ بَلْ كَانَ مُتَّبِعًا لِلسُّنَّةِ مُنْكِرًا أَشَدَّ الْإِنْكَارِ عَلٰى مَنْ يُخَالِفُ السُّنَّةَ وَعَلٰى مَنْ يُذْكَرُ عِنْدَهٗ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَذْكُرُ هُوَ قَوْلَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مُخَالِفًا لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ : إِنَّ وَكِيعًا كَانَ يُفْتِي بِقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ فَلَيْسَ مُرَادُهٗ أَنَّهٗ كَانَ يُفْتِي بِقَوْلِهٖ فِي جَمِيعِ الْمَسَائِلِ بَلْ مُرَادُهٗ أَنَّهٗ كَانَ يُفْتِي بِقَوْلِهٖ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ إِفْتَاؤُهٗ فِي بَعْضِهَا تَقْلِيدًا لِأَبِي حَنِيفَةَ، بَلْ كَانَ اجْتِهَادًا مِنْهُ فَوَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَهٗ فَظُنَّ أَنَّهٗ كَانَ يُفْتِي بِقَوْلِهٖ وَالدَّلِيلُ عَلٰى هٰذَا كُلِّهٖ قَوْلُ وَكِيعٍ الْمَذْكُورُ .

’’امام وکیع رحمہ اللہ کا یہ قول اول تا آخر پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ آپ رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ یا کسی اور کے مقلد نہیں تھے، بلکہ متبع سنت تھے، سنت کے مخالف پر شدید رد کرتے تھے اور اس شخص کو بھی آڑے ہاتھوں لیتے تھے، جس کے پاس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کی جائے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کسی امتی کا قول پیش کرے۔ جنہوں نے یہ کہا ہے کہ امام وکیع رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے قول پر فتویٰ دیتے تھے، ان کی مراد یہ نہیں کہ آپ رحمہ اللہ سب مسائل میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے موافق فتوی دیتے تھے، بلکہ مطلب یہ تھا کہ بعض مسائل میں قول ابی حنیفہ کے موافق فتوی دیتے تھے۔ پھر ان بعض مسائل میں بھی فتوی ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید میں نہ تھا، بلکہ فتوی اپنے اجتہاد سے دیتے، لیکن اتفاق سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے موافق ہو جاتا تھا، لوگوں نے سمجھا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے پیش نظر فتوی دیتے ہیں۔ اس کی دلیل کے لیے امام وکیع رحمہ اللہ کا قول ہی کافی ہے۔''

(تُحفة الأحوذي: 20/1)

❁ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ سُفْيَانُ : إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لِيُحَلِّلَهَا، ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُمْسِكَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُمْسِكَهَا حَتّٰى يَتَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ .

''امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب آدمی نے کسی عورت سے حلالہ کے لیے نکاح کیا، پھر اسے اپنے پاس ٹھہرانا چاہے، تو اس کے لیے روا نہیں کہ وہ اسے ٹھہرالے، تا آنکہ اس سے نیا نکاح کر لے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الرقم: 1120، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ علامہ محمد عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ (۱۳۵۳ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُ الْإِمَامِ وَكِيعٍ هٰذَا يَدُلُّ دَلَالَةً ظَاهِرَةً عَلٰى أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ حَنَفِيًّا مُقَلِّدًا لِلْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ فَبَطَلَ قَوْلُ صَاحِبِ الْعَرْفِ الشَّذِيِّ : أَنَّ وَكِيعًا كَانَ حَنَفِيًّا مُقَلِّدًا لِأَبِي حَنِيفَةَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''امام وکیع رحمہ اللہ کا یہ قول واضح دلیل ہے کہ آپ رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد نہیں تھے۔ لہٰذا صاحب العرف الشذی (علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب) کا قول باطل ہوا کہ امام وکیع رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد تھے۔''

(تُحفة الأحوذي : 223/4)

اس کے برخلاف علمائے احناف کی تصریحات بھی ملاحظہ فرمائیں؛

❁ علمائے احناف کا فتویٰ ہے:

لَوْ تَزَوَّجَهَا عَلٰى أَنْ يُطَلِّقَ بَعْدَ شَهْرٍ فَإِنَّهُ جَائِزٌ، كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ .

''اگر کوئی اس نیت سے شادی کرے کہ ایک ماہ بعد طلاق دے دے گا، تو یہ جائز ہے، جیسا کہ ''البحر الرائق'' میں ہے۔''

(فتاویٰ عالمگیری:283/1)

❁ علامہ ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ (۸۶۱ھ) نے لکھا ہے:

أَمَّا لَوْ تَزَوَّجَ وَفِي نِيَّتِهِ أَنْ يُطَلِّقَهَا بَعْدَ مُدَّةٍ نَوَاهَا صَحَّ .

''شادی کی اور نیت میں تھا کہ ایک مدت کے بعد طلاق دے دے گا، تو ایسا کرنا صحیح ہے۔''

(فتح القدير : 249/3)

قارئین کرام! نکاح میں دوام کی نیت کرنا شرط ہے، وقتی نکاح کو کوئی بھی نام دے دیا جائے، وہ شرعاً متعہ ہے، جو قیامت تک حرام کر دیا گیا ہے، لہٰذا فقہ حنفی کی مذکورہ تصریحات کی رو سے حلالہ اور متعہ میں کوئی فرق نہیں، سوائے نام کے۔ صحیح احادیث میں حلالہ کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے اور جس کے لیے کیا جائے، دونوں پر لعنت کی گئی ہے۔

امام وکیع رحمہ اللہ سمیت سبھی ائمہ ومحدثین ایسی فقہ سے کوسوں دور تھے، جو لعنت والے کاموں کو سند جواز فراہم کرے۔

❁ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَإِنَّهُ يُعِيدُ .

''صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والا نماز دہرائے گا۔''

(سنن الترمذي، تحت الرقم :231، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَإِذَا أَبُو حَنِيفَةَ قَائِمٌ يُصَلِّي، وَابْنُ الْمُبَارَكِ إِلٰى جَنْبِهٖ يُصَلِّي، فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا رَكَعَ وَكُلَّمَا رَفَعَ، وَأَبُو حَنِيفَةَ لَا يَرْفَعُ، فَلَمَّا فَرَغُوا مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لِعَبْدِ اللّٰهِ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، رَأَيْتُكَ تُكْثِرُ رَفْعَ الْيَدَيْنِ، أَرَدْتَ أَنْ تَطِيرَ؟ قَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ : يَا أَبَا حَنِيفَةَ قَدْ رَأَيْتُكَ تَرْفَعُ يَدَيْكَ حِينَ افْتَتَحْتَ الصَّلَاةَ فَأَرَدْتَ أَنْ تَطِيرَ؟ فَسَكَتَ أَبُو حَنِيفَةَ، قَالَ وَكِيعٌ : فَمَا رَأَيْتُ جَوَابًا أَحْضَرَ مِنْ جَوَابِ عَبْدِ اللّٰهِ لِأَبِي حَنِيفَةَ .

''میں نے کوفہ کی مسجد میں نماز ادا کی۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نماز پڑھ رہے تھے اور امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ بھی ان کے پہلو میں نماز ادا کر رہے۔ امام عبداللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن مبارک رحمہ اللہ تو رکوع کرتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع الیدین کرتے تھے، جب کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نہیں کرتے تھے۔ نماز مکمل کرنے کے بعد ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے عرض کیا: ابوعبدالرحمٰن! آپ بڑا رفع الیدین کر رہے ہیں، کہیں اڑنے کا ارادہ تو نہیں؟ فرمایا: ابوحنیفہ! آپ نے بھی تو شروع نماز میں رفع الیدین کیا تھا، آپ بھی اڑنا چاہتے ہیں؟ یوں ابوحنیفہ رحمہ اللہ دم بخود ہو گئے۔ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے زیادہ حاضر جواب کوئی نہیں دیکھا۔''

(السُّنن الكبرىٰ للبَيْهقي : 2538، تاريخ بغداد للخطيب : 405/13، وسندهٗ صحيحٌ)

امام وکیع رحمہ اللہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو ان کی حاضر جوابی پر داد دیتے دکھائی دیتے ہیں، کیا اب بھی امام وکیع رحمہ اللہ کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مقلد کہا جائے گا؟

❀ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَتَزَوَّجُهَا بِدِرْهَم .

''ایک درہم حق مہر پر شادی ہو سکتی ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 16362، وسندهٗ صحيحٌ)

جبکہ فقہ حنفی میں ہے:

أَقَلُّ الْمَهْرِ عَشْرَةُ دَرَاهِمَ .

''مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔''

(الهِداية : 345/2)

❀ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجَدْنَا أَبَا حَنِيفَةَ خَالَفَ مِائَتَيْ حَدِيثٍ .

''ہم نے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو دوسو احادیث کی مخالفت کرتے پایا۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 407/13، وسندهٗ صحيحٌ)

مذکورہ اقوال سے طشت از بام ہے کہ امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ یا کسی کے مقلد نہیں تھے۔

وفات:

آپ رحمہ اللہ کی وفات سن ۱۹۷ھ کو سفر حج میں ''فید'' کے مقام پر ہوئی۔

اقوال زریں:

❁ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْلَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَذَهَبَ الْإِسْلَامُ .

''ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے، تو اسلام مٹ جاتا۔''

(فضائل الصّحابة لأحمد بن حنبل : 114، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ آپ رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے:

وَأَيُّ يَوْمٍ لَّنَا مِنَ الْمَوْتِ .

''موت کا کوئی پتہ نہیں۔''

(تاريخ ابن مَعين برواية الدُّوري : 2792)

❁ نیز فرماتے ہیں:

مَنْ لَمْ يُدْرِكِ التَّكْبِيرَةَ الْأُوْلٰى فَلَا تَرْجُوا خَيْرَهٗ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو تکبیرہ اولیٰ کو نہ پاتا ہو، اس سے خیر کی کوئی توقع نہیں۔''

(تاريخ ابن مَعين برواية الدّوري : 2146، شُعَب الإيمان للبَيْهقي : 2652)

❁ امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ وَكِيعًا وَرَأَى امْرَأَةً عِنْدَ عَطَّارٍ وَالْعَطَّارُ يُكَلِّمُهَا فَقَالَ لِإِنْسَانٍ : اذْهَبْ إِلٰى ذَاكَ الْعَطَّارِ فَفَرِّقْ بَيْنَهُمَا .

''میں نے امام وکیع رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ کی نظر ایک عورت پر پڑی، جو عطر فروش کے پاس کھڑی تھی اور اس سے محو گفتگو تھی، آپ رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے کہا کہ اس عطر فروش کے پاس جائیں اور دونوں کو جدا کر دیں۔''

(تاريخ ابن مَعين برواية الدُّوري : 2148)

❁ امام وکیع رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

يُكَفِّرُ الْجَهْمِيَّةَ .

''آپ رحمہ اللہ جہمیہ کی تکفیر کرتے تھے۔''

(الرَّدّ على الجَهْمِيَّة للدّارمي : 376، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن الجارود رحمہ اللہ

(۲۳۰۔۳۰۷ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابو محمد، عبداللہ بن علی بن جارود، نیشاپوری رحمہ اللہ۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ سن ۲۳۰ھ کے لگ بھگ نیشاپور میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ کرام:

آپ رحمہ اللہ کے مشائخ میں ابو سعید اشج، حسن بن محمد زعفرانی، علی بن خشرم، محمود بن آدم، اسحاق کوسج، زیاد بن ایوب، یعقوب دورقی، عبداللہ بن ہاشم طوسی، احمد بن ازہر، احمد بن یوسف، محمد بن ابو عبدالرحمٰن مقرئ، محمد بن یحییٰ ذہلی، عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، بحر بن نصر خولانی اور محمد بن عثمان بن کرامہ رحمہم اللہ وغیرہم شامل ہیں۔

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ سے کئی علما اور حفاظ نے کسب فیض کیا، جن میں ابو حامد بن شرقی، محمد بن نافع خزاعی مکی، دعلج بن احمد سجزی، ابو القاسم طبرانی، محمد بن جبریل عجفی اور یحییٰ بن منصور قاضی وغیرہم رحمہم اللہ اہم ترین ہیں۔

توثیق وتوصیف:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ مؤرخ عمر بن علی بن سمرہ جعدی رحمہ اللہ (۵۸۶ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ أَحَدَ شُيُوخِ مَكَّةَ وَسُكَّانِهَا، نُقِلَتْ عَنْهُ السُّنَّةُ إِلٰى آفَاقِ الْأَرْضِ غَرْبًا وَّشَرْقًا، وَهُوَ يَرْوِي عَنْ شُيُوخِ التِّرْمِذِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ وَمُسْلِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنَ الْحِجَازِيِّينَ وَالشَّامِيِّينَ وَالْبَصَرِيِّينَ وَالْكُوفِيِّينَ وَلَهُ كِتَابُ الْمُنْتَقٰى قَصَدْتُ ذِكْرَهُ لِرِوَايَةِ الْفَقِيهِ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْمُعَافَرِيِّ عَنْهُ تَصْنِيفَهُ هٰذَا .

''آپ رحمہ اللہ کا شمار مکہ اور اہل مکہ کے شیوخ الحدیث میں ہوتا ہے، آپ سے مشرق و مغرب کے کئی علاقوں کی طرف حدیث نقل کی گئی ہے، آپ رحمہ اللہ امام ترمذی، امام ابو داود اور امام مسلم رحمہم اللہ کے ان شیوخ سے روایت کرتے ہیں، جن کا تعلق حجاز، شام، بصرہ اور کوفہ سے ہے۔ آپ رحمہ اللہ کی ایک کتاب ''المنتقیٰ'' ہے، جسے میں نے ان فقیہ موسیٰ بن عمران معافری کی سند سے روایت کیا ہے، انہوں نے یہ کتاب امام ابن الجارود رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔''

(طَبَقات فقهاء اليمن، ص 73)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ مِنْ أَئِمَّةِ الْأَثَرِ ..... أَثْنٰى عَلَيْهِ الْحَاكِمُ وَالنَّاسُ .

''آپ رحمہ اللہ کا شمار ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔..... امام حاکم رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے آپ رحمہ اللہ کی تعریف کی ہے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 240/14)

❁ نیز فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَافِظُ الْإِمَامُ النَّاقِدُ ..... وَكَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمُتْقِنِيْنَ الْمُجَوِّدِيْنَ .

''آپ رحمہ اللہ حافظ، امام اور ناقد ہیں، نیز آپ رحمہ اللہ پختہ کار ماہر اہل علم میں سے ہیں۔''

(تذكرة الحُفّاظ : 12/3)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے امام صاحب کا تذکرہ اپنی کتاب ذِكْرُ مَنْ يُّعْتَمَدُ قَوْلُهٗ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ (ص ۲۰۴) میں کیا ہے۔

❁ حافظ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ الْحَافِظُ الْإِمَامُ الْمُسْنِدُ .

''آپ رحمہ اللہ حافظ، امام اور مسند ہیں۔''

(طَبَقات علماء الحديث : 468/2)

❁ نیز ''المنتقی'' کے بارے میں فرماتے ہیں:

هُوَ نَظِيفُ الْأَسَانِيدِ .

''اس کی سند عمدہ ہیں۔''

(طَبَقات علماء الحديث : 469/2)

تصانیف:

آپ رحمہ اللہ کی کئی عمدہ تصانیف ہیں؛

١۔ اَلْمُنْتَقٰى مِنَ السُّنَنِ الْمُسْنَدَةِ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَحْكَامِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٢۔ اَلضُّعَفَاءُ وَالْمَتْرُوكُونَ

٣۔ تَارِيخُ ابْنِ الْجَارُودِ

٤۔ اَلْكُنٰى

٥۔ اَلصَّحَابَةُ

٦۔ مَشِيخَةُ ابْنِ الْجَارُودِ

وفات حسرت آیات:

آپ رحمہ اللہ ۳۰۷ھ بہ مطابق ۹۲۰ء کو دار فانی سے کوچ کر گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام طلمنکی رحمہ اللہ

(۳۳۹۔۴۲۹ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابوعمر احمد بن محمد بن عبداللہ بن ابی عیسیٰ لُب بن یحییٰ معافری، اندلسی، طلمنکی رحمہ اللہ۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ سن ۳۳۹ھ کو طلمنکہ میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے بے شمار اساطین سے کسب فیض کیا، جن میں ابوعیسیٰ یحییٰ بن عبداللہ لیثی، ابوبکر زبیدی، ابوالحسن بن بشر انطاکی، ابوجعفر احمد بن عون اللہ، ابوعبداللہ بن مفرج، ابو محمد باجی، خلف بن محمد خولانی، ابوبکر احمد بن محمد مہندس مصری، محمد بن یحییٰ بن عمار دمیاطی، ابو الطیب بن غلبون، ابوالقاسم عبدالرحمٰن جوہری، ابوبکر محمد بن علی ادفوی، ابومحمد بن ابی زید الفقیہ، ابوجعفر احمد بن رحمون، یحییٰ بن حسین مطلبی، ابوالطاہر محمد بن محمد عجفی، ابوالعلاء بن ماہان اور کثیر اہل علم رحمہم اللہ۔

آپ رحمہ اللہ نے حصول علم کے لیے مشرق ومغرب، افریقہ، مصر اور حجاز وغیرہ کے سفر کیے۔

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ کے تلامذہ میں حافظ ابوعمر ابن عبدالبر، علامہ ابومحمد ابن حزم، ہشام بن احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقشی اور عبداللہ بن سہل مقری سمیت کئی علماء قابل ذکر ہیں۔

مدح وثناء:

آپ رحمہ اللہ سلفی العقیدہ ثقہ حجت اور زبردست امام ہیں۔آپ رحمہ اللہ کی مدح وستائش اور توثیق وتوصیف میں ہر دور کے اہل علم رطب اللسان ہیں، سبھی آپ رحمہ اللہ کی علمی منزلت اور خدمات جلیلہ کے معترف رہے ہیں۔

❁ حافظ ابوعمرو دانی رحمہ اللہ (۴۴۴ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ فَاضِلًا ضَابِطًا، شَدِيدًا فِي السُّنَّةِ .

''آپ رحمہ اللہ فاضل اور مضبوط حفظ کے مالک تھے، عقیدہ میں پختہ کار تھے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 568/17)

❁ علامہ ابوعمر ابن الحذاء رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ فَاضِلًا شَدِيدًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، سَيْفًا عَلٰى أَهْلِ الْبِدَعِ .

''آپ رحمہ اللہ صاحب فضیلت، کتاب اللہ میں پختہ کار اور اہل بدعت پر لٹکتی تلوار تھے۔''

(ترتيب المَدارك للقاضي عياض : 33/8)

❁ علامہ ابوعبداللہ ابن ابی نصر حمیدی رحمہ اللہ (۴۸۸ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ إِمَامًا فِي الْقِرَاآتِ مَذْكُورًا، وَثِقَةً فِي الرِّوَايَةِ مَشْهُورًا .

''آپ رحمہ اللہ قرآن کریم کی قراءات میں قابل ذکر امام اور روایت حدیث میں مشہور ثقہ تھے۔''

(جَذوة المُقتبس، ص 114)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّسَعَتْ رِوَايَتُهٗ، وَتَعَيَّنَ فِي عُلُومِ الشَّرِيعَةِ وَغَلَبَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَالْحَدِيثُ، أَلَّفَ تَوَالِيفَ نَافِعَةً كَثِيرَةً، كُبَّارًا، وَمُخْتَصِرَةً، احْتِسَابًا .

''آپ رحمہ اللہ کی روایات کا دائرہ وسیع ہے، آپ رحمہ اللہ علوم شرعیہ کے لیے لازم وملزوم ہو گئے، آپ رحمہ اللہ پر قرآن اور حدیث کا غلبہ تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے بہت سی مفید تالیفات کیں، جن میں بڑی، مختصر اور متوسط کتابیں شامل ہیں۔''

(ترتيب المَدارك : 33/8)

❁ حافظ ابن بشکوال رحمہ اللہ (۵۷۸ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ أَحَدُ الْأَئِمَّةِ فِي عِلْمِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ قَرَائَتِهٖ وَإِعْرَابِهٖ، وَأَحْكَامِهٖ، وَنَاسِخِهٖ، وَمَنْسُوخِهٖ، وَمَعَانِيهِ، وَجَمَعَ كُتُبًا حِسَانًا كَثِيرَةَ النَّفْعِ عَلٰى مَذَاهِبِ أَهْلِ السُّنَّةِ، ظَهَرَ فِيهَا عِلْمُهٗ، وَاسْتَبَانَ فِيهَا فَهْمُهٗ، وَكَانَتْ لَهٗ عِنَايَةٌ كَامِلَةٌ بِالْحَدِيثِ وَنَقْلِهٖ وَرِوَايَتِهٖ وَضَبْطِهٖ وَمَعْرِفَةٌ بِرِجَالِهٖ وَحَمَلَتِهٖ، حَافِظًا لِلسُّنَنِ، جَامِعًا لَهَا، إِلْمَامًا فِيهَا، عَارِفًا بِأُصُولِ الدِّيَانَاتِ، مَظْهَرًا لِلْكَرَامَاتِ، قَدِيمَ الطَّلَبِ لِلْعِلْمِ، مُقَدَّمًا فِي الْمَعْرِفَةِ وَالْفَهْمِ، عَلٰى هُدًى وَسُنَّةٍ وَاسْتِقَامَةٍ .

''آپ رحمہ اللہ کا شمار علوم قرآن کے ائمہ میں ہوتا ہے، آپ رحمہ اللہ قرآن کی قراءۃ، احکام، ناسخ ومنسوخ اور معانی کے عالم تھے، آپ رحمہ اللہ نے کئی عمدہ اور نہایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفید کتابیں تصنیف کیں، جو اہل سنت والجماعت کے منہج پر ہیں، ان کتابوں میں آپ رحمہ اللہ کا علم ظاہر ہوتا ہے اور آپ رحمہ اللہ کا فہم نظر آتا ہے، آپ رحمہ اللہ کو حدیث، روایت حدیث اور ضبط میں مکمل مہارت حاصل تھی، آپ رحمہ اللہ رجال اور راویان حدیث کی معرفت رکھتے تھے، آپ رحمہ اللہ احادیث کے حافظ اور جامع تھے اور ان میں گہرا فہم رکھتے تھے۔ اصول دین (اسلامی عقائد) کی معرفت رکھتے تھے، کرامات کا مظہر تھے، حصول علم کے خوگر، معرفت اور فہم میں مقدم تھے، آپ رحمہ اللہ ہدایت، عقیدہ اہل سنت اور راہِ راست پر تھے۔''

(الصِّلة، ص 49)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

الْإِمَامُ، الْمُقْرِئُ، الْمُحَقِّقُ، الْمُحَدِّثُ، الْحَافِظُ، الْأَثَرِيُّ ..... كَانَ مِنْ بُحُورِ الْعِلْمِ ..... أَدْخَلَ الْأَنْدَلُسَ عِلْمًا جَمًّا نَافِعًا، وَكَانَ عَجَبًا فِي حِفْظِ عُلُومِ الْقُرْآنِ قِرَاآتِهِ وَلُغَتِهِ وَإِعْرَابِهِ وَأَحْكَامِهِ وَمَنْسُوخِهِ وَمَعَانِيهِ، صَنَّفَ كُتُبًا كَثِيْرَةً فِي السُّنَّةِ يَلُوحُ فِيْهَا فَضْلُهُ وَحِفْظُهُ وَإِمَامَتُهُ وَاتِّبَاعُهُ لِلْأَثَرِ.

''آپ رحمہ اللہ امام، مقری، محقق، محدث، حافظ اور اثری (سلفی العقیدہ) تھے۔ .....آپ رحمہ اللہ علم کے سمندر تھے۔.....آپ رحمہ اللہ نے شہر اندلس میں نفع مند کثیر علم داخل کیا، آپ رحمہ اللہ قرآن کریم کی قراءات، لغت، اعراب، احکام، ناسخ ومنسوخ اور معانی جیسے علوم میں کمال حفظ کے مالک تھے، آپ نے عقیدہ میں کئی کتابیں تصنیف کیں، جن میں آپ رحمہ اللہ کا فاضل، حافظ، امام اور متبع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنت ہونا عیاں ہوتا ہے۔‘‘

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 17/566-567)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ أَئِمَّةِ وَقْتِهِ بِالْأَنْدَلُسِ .

’’آپ رحمہ اللہ اندلس میں اپنے وقت کے امام تھے۔‘‘

(الصّواعق المُرسلة : 4/1284)

عقیدہ:

امام طلمنکی رحمہ اللہ سلفی العقیدہ تھے، آپ رحمہ اللہ اہل سنت والجماعت کے مسلمہ عقائد پر قائم رہے، اسی کے داعی تھے، منکرین پر رد کرتے رہے، ہر دور میں اہل سنت اہل علم نے آپ رحمہ اللہ کے اقتباسات اور تصریحات نقل کی ہیں اور ان پر اعتماد کیا ہے، جو آپ رحمہ اللہ کے صحیح العقیدہ ہونے پر بین دلیل ہیں، ذیل میں آپ رحمہ اللہ کے بیان کردہ چند عقائد درج کیے جاتے ہیں، ملاحظہ ہو؛

اسماء وصفات:

❁ امام ابوعمر طلمنکی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ مِنْ غَيْرِ تَفْسِيرٍ وَلَا تَشْبِيهٍ، وَهُوَ السَّمِيعُ مِنَ السَّمْعِ وَالْبَصِيرُ مِنْ الْبَصَرِ، وَهُوَ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ، وَلَا يَعْرِفُ النَّاسُ مِنَ الصِّفَةِ بِلَا تَفْسِيرٍ كَيْفَ هُوَ، وَلٰكِنَّهُ كَمَا يَنْبَغِي لَهُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ اسی طرح ہے، جس طرح اس نے اپنی صفت بیان کی ہے، اس کی تفسیر (تاویل) اور تشبیہ بیان نہیں کی جائے گی، وہ صفت سمع کے ساتھ سمیع اور صفت بصر کے ساتھ بصیر ہے۔ وہ ایسے ہی ہے، جیسے اس نے اپنی صفت بیان کی ہے، کسی بھی صفت کی (کتاب وسنت کی بیان کردہ) تفسیر کے بغیر لوگ نہیں جان سکتے کہ اس کی کیفیت کیا ہے، ہر صفت ایسے ہی ہے، جیسے باری تعالیٰ کے شایان شان ہے۔''

(صِفات رب العالمين لابن المحب المقدسي :207/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

مِنْ تَمَامِ الْمَعْرِفَةِ بِأَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ الَّتِي يَسْتَحِقُّ بِهَا الدَّاعِي وَالْحَافِظُ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْرِفَةُ بِالْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَمَا تَتَضَمَّنُ مِنَ الْفَوَائِدِ وَتَدُلُّ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقَائِقِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا لِمَعَانِي الْأَسْمَاءِ وَلَا مُسْتَفِيدًا بِذِكْرِهَا مَا تَدُلُّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَعَانِي .

''فرمان نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کی معرفت، جس کا مستحق ایک دعا کرنے والا اور انہیں حفظ کرنے والا ہے، اس معرفت کی تکمیل یہ ہے کہ اسماء وصفات اور جن فوائد اور تقاضوں پر وہ مشتمل ہیں، ان کی معرفت حاصل کی جائے۔ جو انہیں نہیں جانتا، وہ اسمائے حسنیٰ کے معانی کا عالم نہیں اور نہ ان کا ذکر کرنے سے اسے وہ فوائد ومعانی حاصل ہونے والے ہیں، جن پر وہ اسمائے الٰہی دلالت کرتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(فتح الباري لابن حجَر :226/11)

اللہ عرش پر ہے:

❁ امام ابوعمر طلمنکی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ عَلٰى حَقِيقَتِهٖ، لَا عَلَى الْمَجَازِ.

''اہل سنت کا اجماع واتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ یہ استوا حقیقی ہے، نہ کہ مجازی۔''

(تلبيس الجَهمية لابن تيمية :186/1، اجتماع الجيوش لابن القيّم : 142/2)

❁ اپنی کتاب ''الوصول الی معرفۃ الاصول'' میں فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ عَلٰى أَنَّهٗ مَعْنٰى قَوْلِهٖ : ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ﴾(الحديد : ٤)، وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَّهٗ عِلْمُهٗ، وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَوْقَ السَّمَاوَاتِ بِالذَّاتِ مُسْتَوٍ عَلٰى عَرْشِهٖ كَيْفَ شَاءَ.

''اہل سنت کا اجماع ہے کہ فرمانِ الٰہی: ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ﴾ (الحديد : ٤) (تم جہاں بھی ہو، اللہ تمہارے ساتھ ہے) اور اس طرح کی دیگر آیات قرآنیہ سے مراد اللہ کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ آسمانوں کے اوپر عرش پر مستوی ہے، جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔''

(العلوّ للذّهبي، ص 178)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ اپنی کتاب اَلْوُصُولُ إِلٰى عِلْمِ الْأُصُولُ میں مزید فرماتے ہیں:

قَالَ أَهْلُ السُّنَّةِ فِي قَوْلِهٖ : ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ أَنَّ الْاسْتِوَاءَ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى عَرْشِهٖ عَلَى الْحَقِيقَةِ لَا عَلَى الْمَجَازِ فَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنَ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ لَا يَجُوزُ أَنْ يُّسَمَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ عَلَى الْحَقِيقَةِ وَيُسَمّٰى بِهَا الْمَخْلُوقُ، فَنَفَوْا عَنِ اللّٰهِ الْحَقَائِقَ مِنْ أَسْمَائِهٖ وَأَثْبَتُوهَا لِخَلْقِهٖ فَإِذَا سُئِلُوا مَا حَمَلَهُمْ عَلٰى هٰذَا الزَّيْغِ قَالُوا : الْإِجْتِمَاعُ فِي التَّسْمِيَةِ يُوجِبُ التَّشْبِيهَ، قُلْنَا : هٰذَا خُرُوجٌ عَنِ اللُّغَةِ الَّتِي خُوطِبْنَا بِهَا لِأَنَّ الْمَعْقُولَ فِي اللُّغَةِ أَنَّ الْاِشْتِبَاهَ فِي اللُّغَةِ لَا تَحْصُلُ بِالتَّسْمِيَةِ وَإِنَّمَا تَشْبِيهُ الْأَشْيَاءِ بِأَنْفُسِهَا أَوْ بِهَيْئَاتٍ فِيهَا كَالْبَيَاضِ بِالْبَيَاضِ وَالسَّوَادِ بِالسَّوَادِ وَالطَّوِيلِ بِالطَّوِيلِ وَالْقَصِيرِ بِالْقَصِيرِ وَلَوْ كَانَتِ الْأَسْمَاءُ تُوجِبُ اشْتِبَاهًا لَّاشْتَبَهَتِ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا لِشُمُولِ اسْمِ الشَّيْءِ لَهَا وَعُمُومِ تَسْمِيَةِ الْأَشْيَاءِ بِهٖ فَنَسْأَلُهُمْ أَتَقُولُونَ إِنَّ اللّٰهَ مَوْجُودٌ، فَإِنْ قَالُوا : نَعَمْ، قِيلَ لَهُمْ : يَلْزَمُكُمْ عَلٰى دَعْوَاكُمْ أَنْ يَّكُونَ مُشَبِّهًا لِّلْمَوْجُودِينَ، وَإِنْ قَالُوا : مَوْجُودٌ وَّلَا يُوجِبُ وُجُودُهُ الْاِشْتِبَاهَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمَوْجُودَاتِ، قُلْنَا : فَكَذٰلِكَ هُوَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَيٌّ عَالِمٌ قَادِرٌ مُرِيدٌ سَمِيعٌ بَصِيرٌ مُتَكَلِّمٌ يَعْنِي وَلَا يَلْزَمُ اشْتِبَاهُهُ بِمَنِ اتُّصِفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ .

''اہل سنت نے فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طٰہٰ: ۵) (رحمٰن عرش پر مستوی ہوا) کی تفسیر میں کہا ہے کہ اللہ کا عرش پر استوا حقیقی ہے، مجازی نہیں، جب کہ معتزلہ اور جہمیہ کا ایک گروہ کہتا ہے کہ مخلوق کے نام ہوتے ہوئے اللہ کے لیے ان اسما کا اطلاق جائز نہیں۔ انہوں نے ان اسما کی حقیقت کو اللہ سے نفی کر دیا اور مخلوق کے لیے ثابت کر دیا۔ جب ان لوگوں سے سوال کیا جاتا ہے کہ تمہیں اس گمراہی پر کس نے آمادہ کیا؟ تو کہتے ہیں کہ نام ایک ہونے سے تشبیہ لازم آتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ بات تو اس لغت کو ٹھکرانے کے مترادف ہے، جس میں ہمارے ساتھ کلام کیا گیا ہے۔ لغت میں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ناموں کے ساتھ مشابہت نہیں ہوتی، بلکہ چیزوں کی آپس میں تشبیہ خود ان چیزوں کی وجہ سے ہوتی ہے یا ان کی شکل وصورت کی وجہ سے ہوتی ہے، مثلاً سفیدی کی سفیدی کے ساتھ، سیاہی کی سیاہی کے ساتھ، لمبائی کی لمبائی کے ساتھ اور چھوٹی چیز کی چھوٹی چیز کے ساتھ تشبیہ ہوتی ہے۔ اگر ناموں کی وجہ سے چیزوں میں مشابہت ہونے لگے، تو پھر تمام چیزوں میں مشابہت پیدا ہو جائے، کیوں کہ سب کو 'چیز' کا نام دیا جاتا ہے اور عمومی طور پر سب اشیا کو اسی سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ہم ایسے لوگوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا تم وجود باری تعالیٰ کے اقراری ہو؟ اگر وہ ہاں میں جواب دیں تو ہم انہیں کہیں گے کہ تمہارے کہنے کے مطابق تو اللہ تعالیٰ کی سب موجودات سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشبیہ ہوگئی ہے۔ اگر وہ کہیں کہ اللہ موجود تو ہے، لیکن اس کے موجود ہونے سے دوسری موجودات سے تشبیہ لازم نہیں آتی تو ہم کہیں گے کہ اسی طرح اللہ حيّ، عالم، قادر، مرید، سمیع، بصیر، متکلم ہے، یعنی ان صفات کی وجہ سے ان صفات سے موصوف مخلوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مشابہت لازم نہیں آتی۔''

(العلوّ للذّهبي، ص 264)

❁ اسی کتاب میں مزید فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ، عَلٰى أَنَّ مَعْنٰى ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ﴾ وَنَحْوَ ذٰلِكَ مِنَ الْقُرْآنِ، أَنَّ ذٰلِكَ عِلْمُهٗ، وَأَنَّ اللّٰهَ فَوْقَ السَّمٰوَاتِ بِذَاتِهٖ، مُسْتَوِيًا عَلٰى عَرْشِهٖ كَيْفَ شَاءَ.

''اہل سنت والجماعت کے مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ﴾ اور اس طرح کی دوسری آیات قرآنی سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے، نیز اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے، جیسے اس کو لائق ہے۔''

(تلبيس الجَهْمِيّة لابن تيمية : 38/2، دَرء تعارُض العَقل والنّقل لابن تيمية : 251/6، اجتماع جُيوش الإسلامية لابن القيّم، ص 142، العلوّ للذّهبي، ص 264)

❁ معتزلہ کے اشکالات کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مَنْ سَأَلَ عَنْ قَوْلِهٖ : ﴿وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾ فَاعْلَمْ أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ عَلٰى مَعْنَى الْعِلْمِ بِهٖ وَالْقُدْرَةِ عَلَيْهِ وَالدَّلِيلُ مِنْ ذٰلِكَ صَدْرُ الْآيَةِ؛ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَلَقَدْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾ لِأَنَّ اللّٰهَ لَمَّا كَانَ عَالِمًا بِوَسْوَسَتِهِ؛ كَانَ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ وَحَبْلُ الْوَرِيدِ لَا يَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ النَّفْسُ، وَيَلْزَمُ الْمُلْحِدَ عَلَى اعْتِقَادِهِ أَنْ يَكُونَ مَعْبُودُهُ مُخَالِطًا لِدَمِ الْإِنْسَانِ وَلَحْمِهِ وَأَنْ لَّا يُجَرَّدَ الْإِنْسَانُ تَسْمِيَةَ الْمَخْلُوقِ حَتّٰى يَقُولَ : خَالِقٌ وَمَخْلُوقٌ، لِأَنَّ مَعْبُودَهُ بِزَعْمِهِ دَاخِلُ حَبْلِ الْوَرِيدِ مِنَ الْإِنْسَانِ وَخَارِجُهُ فَهُوَ عَلٰى قَوْلِهِ مُمْتَزِجٌ بِهِ غَيْرُ مُبَايِنٍ لَهُ، قَالَ : وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ عَلَى أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى عَرْشِهِ بَائِنٌ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِهِ وَتَعَالَى اللّٰهُ عَنْ قَوْلِ أَهْلِ الزَّيْغِ وَعَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا، قَالَ : وَكَذٰلِكَ الْجَوَابُ فِي قَوْلِهِ فِيمَنْ يَحْضُرُهُ الْمَوْتُ : ﴿وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُونَ﴾ أَيْ بِالْعِلْمِ بِهِ وَالْقُدْرَةِ عَلَيْهِ إِذْ لَا يَقْدِرُونَ لَهُ عَلٰى حِيلَةٍ وَلَا يَدْفَعُونَ عَنْهُ الْمَوْتَ .

”جو شخص فرمان باری تعالیٰ: ﴿نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾ ”ہم اس سے شہ رگ سے بھی قریب ہیں۔“ کے بارے میں سوال کرے، تو جان لیجئے کہ یہ سب علم اور قدرت کے معنی میں ہے، اس کی دلیل آیت کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی حصہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾ ''ہم انسان کے خالق ہیں اور اس کے دل میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو جانتے ہیں اور ہم اس سے شہ رگ سے بھی قریب ہیں۔'' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے وسوسوں کو جاننے والا ہے، وہ شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہے، اس کی شہ رگ اس کے دل کے وسوسوں کو نہیں جانتی۔ ملحد کے نظریے کے مطابق اس پر یہ ماننا لازم آتا ہے کہ انسان کا معبود اس کے خون اور گوشت کے ساتھ ملا ہوا ہے اور انسان کو صرف مخلوق نہیں کہہ سکتے، بلکہ اسے خالق اور مخلوق کہا جائے گا، کیونکہ ملحد کے گمان کے مطابق اس کا معبود انسان کی شہ رگ میں داخل بھی ہے اور خارج بھی۔ تو اس کے نظریہ کے مطابق اللہ تعالیٰ انسان کے ساتھ ملا ہوا ہے، اس سے جدا نہیں۔ جبکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر بلند ہے اور تمام مخلوقات سے جدا ہے اور اللہ تعالیٰ گمراہوں اور ظالموں کے قول سے بہت بہت بلند ہے۔ اس آیت میں بھی یہی جواب ہوگا، جو اللہ تعالیٰ نے قریب المرگ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُونَ﴾ ''(موت کے وقت) ہم تم سے بھی زیادہ انسان کے قریب ہوتے ہیں، مگر تم دیکھ نہیں سکتے۔'' اس سے مراد بھی علم اور قدرت ہے، کیونکہ لوگ قریب المرگ کے لیے کوئی حیلہ وسیلہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ اس سے موت کو دور کر سکتے ہیں۔''

(مَجموع الفتاویٰ لابن تیمیة: 5/501-502)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نزول باری تعالیٰ:

❁ امام ابوعمر طلمنکی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا، عَلٰى مَا أَتَتْ بِهِ الْآثَارُ، كَيْفَ شَاءَ، لَا يَحُدُّونَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے، جیسا کہ احادیث میں موجود ہے۔ یہ نزول اسی طرح ہے، جیسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، مسلمان اس بارے میں کسی (کیفیت کی) تعیین نہیں کرتے۔''

(مَجموع الفتاوىٰ لابن تيمية : 578/5)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا صَفًّا لِحِسَابِ الْأُمَمِ وَعَرْضِهَا كَمَا يَشَاءُ وَكَيْفَ يَشَاءُ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُمتوں کا حساب وکتاب لینے کے لیے آئے گا اور فرشتے بھی صف در صف آئیں گے۔ یہ آنا اور اس کی کیفیت ایسے ہے، جیسے اس کی مشیت ہے۔''

(مَجموع الفتاوىٰ لابن تيمية : 578/5)

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے:

❁ امام ابوعمر طلمنکی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَقَدْ كَفَرَ؛ لِأَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَعِلْمُهُ، لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ.

''جس نے قرآن کریم کو مخلوق کہا، وہ کافر ہو گیا، کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام اور ازلی وابدی علم ہے۔''

(صِفات رب العالمين لابن المحب المقدسي :207/1)

ایمان کیا ہے؟:

❁ امام ابوعمر طلمنکی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

إِجْمَاعُ أَهْلِ السُّنَّةِ عَلٰى أَنَّ الْإِيمَانَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَنِيَّةٌ وَإِصَابَةُ السُّنَّةِ.

''اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ ایمان قول، عمل، نیت (تصدیق) اور عقیدہ کے صحیح ہونے کا نام ہے۔''

(مَجموع الفتاوىٰ لابن تيمية : 332/7)

اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دیتا ہے اور گمراہ کرتا ہے:

❁ امام ابوعمر طلمنکی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

زَعَمَتِ الْمُعْتَزِلَةُ الْمُلْحِدَةُ أَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِلُّ أَحَدًا وَإِنَّ الْإِضْلَالَ مِنَ اللّٰهِ تَسْمِيَةٌ كَمَا يُقَالُ: أَكْفَرَ فُلَانٌ فُلَانًا، أَيْ سَمَّاهُ كَافِرًا، كَمَا يُقَالُ: أَفْجَرَهُ وَأَفْسَقَهُ، وَاللُّغَةُ لَا تُطْلِقُ ذٰلِكَ لَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَتَنَاوَلَ تَوْجِيهَ ذٰلِكَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ اللُّغَةِ مُطَابِقًا لَهُمْ عَلٰى مَذَاهِبِهِمْ، كَمِثْلِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ الْمَعْرُوفِ بِقُطْرُبٍ، وَأَبِي الْحَسَنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْعَدَةَ الْأَخْفَشِ وَمَنْ كَانَ مِثْلَهُمَا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَدْ تَكَلَّمُوا فِي آيِ الْأَقْدَارِ فِي الْقُرْآنِ بِأَهْوَائِهِمْ، وَلَقَدْ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ : قَالَ لَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ النَّحَّاسُ : قَالَ أَبُو حَاتِمٍ : وَسَمِعْتُ الْأَخْفَشَ يَذْكُرُ كَسْرَ ﴿إِنَّ﴾ يَحْتَجُّ بِهِ لِأَهْلِ الْقَدَرِ، لِأَنَّهُ كَانَ مِنْهُمْ، وَيَجْعَلُهُ عَلَى التَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ، أَيْ : ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ﴾(آل عمران : ۱۷۸)، قَالَ : وَرَأَيْتُ فِي مُصْحَفٍ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ قَدْ زَادُوا فِيهِ حَرْفًا فَصَارَ «إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا» فَنَظَرَ إِلَيْهِ يَعْقُوبُ الْقَارِئُ فَتَبَيَّنَ اللَّحْنُ فَحَكَّهُ .

''ملحد معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف جو گمراہ کرنے کی نسبت ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گمراہ نام رکھتا ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے : أَكْفَرَ فُلَانٌ فُلَانًا یعنی'' فلاں نے اس کا کافر نام رکھا۔'' اسی طرح کہا جاتا ہے: أَفْجَرَهُ وَأَفْسَقَهُ ''اس نے اسے فاجر اور فاسق کہا۔'' لغت عرب معتزلہ کی تائید نہیں کر سکتی، سوائے اس کے کہ یہ توجیہ کرنے والے اہل لغت بھی انہی کے عقیدہ پر ہوں، جیسے محمد بن مستنیر المعروف بہ قطرب، ابوالحسن سعید بن مسعدہ اخفش اور ان جیسے دیگر اہل لغت۔ ان لغویوں نے قرآن کریم کی تقدیر کے متعلق آیات میں اپنی خواہشات سے کلام کیا ہے۔ مجھے ابوبکر محمد بن علی بن احمد نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوجعفر احمد بن محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن اسماعیل نحاس نے بتایا، وہ کہتے ہیں کہ ابو حاتم نے کہا کہ میں نے اخفش سے سنا، وہ (سورت آل عمران، آیت نمبر ۱۷۸ میں أَنَّمَا کی جگہ) ﴿إِنَّ﴾ کسرہ ذکر کر رہا تھا اور قدریہ کے حق میں استدلال کر رہا تھا، کیونکہ وہ بھی قدریہ میں سے تھا اور اس آیت کو تقدیم و تاخیر پر محمول کر رہا تھا۔ یعنی اس آیت کو: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنْفُسِهِمْ﴾ (آل عمران: ۱۷۸) ''کافر لوگ ہرگز گمان مت کریں کہ ہم انہیں مہلت دے رہے رہیں اور وہ ان کے لیے بہتر ہے۔'' میں نے جامع مسجد کے ایک مصحف میں دیکھا کہ لوگوں نے اس میں ایک لفظ زائد کر دیا تھا اور آیت اس طرح ہو گئی: «إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا» یعقوب نامی ایک قاری نے دیکھا، غلطی واضح ہو گئی، تو اس نے اس لفظ کو کھرچ دیا۔''

(صفات رب العالمين لابن المحب المقدسي: 3/1329-1330)

❁ نیز فرماتے ہیں:

قَالَتِ الْقَدَرِيَّةُ الْمُتَفَرِّدَةُ بِالْقَدَرِ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَبْتَدِئُ بِالْإِضْلَالِ أَحَدًا، وَلٰكِنْ يُضِلُّ مُحَارِبًا، وَالَّذِي عَلَيْهِ أَهْلُ الْفِقْهِ، وَالْحَدِيثِ، وَأَسْلَافُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَضَلَّ مَنْ شَاءَ، وَهَدٰى مَنْ شَاءَ، فِي مَكْنُونِ عِلْمِهِ، وَقَدْ تَمَّ كِتَابُهُ بِغَيْرِ عَمَلٍ كَانَ مِنْهُمْ، وَفَعَلَ فِي ذٰلِكَ مَا شَاءَ، وَلَهُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ، وَلَمْ يَحْفَظْ عَنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أَنَّ الْإِضْلَالَ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ تَسْمِيَةٌ، كَمَا قَالَتِ الْمُلْحِدَةُ الْمُبَدِّلَةُ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ، غَيْرَ أَنَّ كَثِيرًا مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ قَدْ أَجَابَ أَنَّ اللّٰهَ هَدٰى مَنْ كَانَ فِي عِلْمِهٖ أَنَّهٗ يَتَقَبَّلُ الْهُدٰى وَيُطِيعُهٗ وَيَتَّبِعُ رُسُلَهٗ، وَأَضَلَّ مَنْ كَانَ فِي عِلْمِهٖ أَنَّهٗ لَا يَقْبَلُ الْهُدٰى وَلَا يُطِيعُ وَلَا يَتَّبِعُ رُسُلَهٗ ..... وَعَلَى الْقَوْلَيْنِ جَمِيعًا أَنَّ الْإِضْلَالَ وَالْهُدٰى مِنَ اللّٰهِ قَدْ تَقَدَّمَ فِي سَابِقِ عِلْمِهٖ، وَأَنَّ الْعِبَادَ غَيْرُ قَادِرِينَ عَلَى الْخُرُوجِ مِمَّا عَلِمَهٗ مِنْهُمْ، وَالْآثَارُ وَالْقُرْآنُ تَشْهَدُ لِأَقْوَالِ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَذَكَرْنَا فِي الْقُرْآنِ مِنْ ذٰلِكَ فِي ثَلَاثَةٍ وَّعِشْرِينَ مَوْضِعًا، أَوَّلُهَا فِي الْبَقَرَةِ: ﴿يُضِلُّ بِهٖ كَثِيرًا وَّيَهْدِي بِهٖ كَثِيرًا﴾ (البقرة: ٢٦) وَآخِرُهَا فِي سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ: ﴿كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَآءُ﴾ (المُدَّثر: ٣١)

''تقدیر میں شاذ رائے اختیار کرنے والے قدریہ کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ابتداءً گمراہ نہیں کرتا، البتہ اسے باہم مخالفت میں گمراہ کرتا ہے۔ جس عقیدے پر فقہا، محدثین، صحابہ وتابعین میں اسلاف اُمت ہیں، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے، اسے ہدایت دیتا ہے، یہ سب اس کے علم کے خزانے میں محفوظ ہے، لوگوں کے عمل کیے بغیر ہی اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا تمام ہو گیا، اس حوالہ سے وہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے، اس کے لیے حجت بالغہ ہے۔ اسلاف اُمت میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف جو گمراہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی نسبت ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گمراہ نام رکھتا ہے، جیسا کہ ملحدین کہتے ہیں، جو کلام کو اصل معنی سے پھیر دیتے ہیں، البتہ کئی اہل سنت علما نے یہ جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہدایت دیتا ہے، جو اس کے علم میں ہے کہ وہ ہدایت کو قبول کرے گا، اطاعت کرے گا اور اس کے رسولوں کا اتباع کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو گمراہ کرتا ہے، جو اس کے علم میں ہے کہ وہ ہدایت قبول نہیں کرے اور اس کے رسولوں کی اطاعت وفرمانبرداری نہیں کرے گا۔..... دونوں اقوال میں مراد یہی ہے کہ گمراہ کرنا اور ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ سب پہلے سے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، اللہ تعالیٰ کا بندوں کے بارے میں جو علم ہے، وہ اس سے خارج ہونے کی قدرت نہیں رکھتے۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ اہل سنت کے مذہب کی ہی تائید کرتے ہیں۔ ہم نے قرآن کریم سے تیئیس دلائل پیش کیے ہیں، پہلی آیت سورت بقرہ کی ہے: ﴿يُضِلُّ بِهٖ كَثِيرًا وَّيَهْدِي بِهٖ كَثِيرًا﴾ ''وہ اس (مثال) کے ساتھ بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے۔'' اور آخری آیت سورت مدثر کی ہے: ﴿كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَآءُ﴾ ''اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔''

(صِفات رب العالمين لابن المحب المقدسي : 1330/3)

عذاب قبر:

❁ امام ابو عمر طلمنکی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) عذاب قبر کی ایک حدیث کے متعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، مُتَّصِلٌ، أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِهٖ : «فَأَقْعَدَاهُ» وَقَوْلِهٖ : «وَيُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً» وَهٰذَا كُلُّهٗ يَدُلُّكَ عَلٰى أَنَّ الرُّوحَ يُعَادُ فِيهِ، لَا عَلٰى مَا قَالَ ابْنُ مَيْسَرَةَ الزَّائِغُ، الضَّالُّ الْمُضِلُّ .

''اس حدیث کی سند صحیح متصل ہے۔ کیا آپ فرمان نبوی: ''دونوں فرشتے اسے بٹھاتے ہیں۔'' اور فرمان نبوی: ''لوہے کے ہتھوڑے سے اسے مارا جائے گا، وہ چیخ مارے گا۔'' کی طرف غور نہیں کرتے۔ یہ سب الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ قبر میں روح لوٹائی جاتی ہے۔ اس کا وہ معنی نہیں جو ابن میسرہ (ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ فلاسفی اسماعیلی متوفی: ۳۱۹ھ) نے کہا ہے، جو منحرف، گمراہ اور گمراہ گر تھا۔''

(كتاب صِفات ربِّ العالمين لابن المُحِبّ المقدسي :349/1)

جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں:

❁ امام ابوعمر طلمنکی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ لَمْ يُخْلَقَا بَعْدُ فَقَدْ كَفَرَ، قَالَ اللّٰهُ : ﴿وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾(الأعراف : ١٩) فَمَنْ زَعَمَ هٰذِهِ الْجَنَّةَ لَيْسَتْ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي يَدْخُلُهَا الْمُؤْمِنُونَ فَقَدْ كَفَرَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جن نے یہ کہا کہ جنت اور جہنم ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوئیں، تو وہ کافر ہو گیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ ''اے آدم! آپ اور آپ کی بیوی جنت میں سکونت پذیر ہوں۔'' جس نے کہا کہ یہ وہ جنت نہیں، جس میں مؤمن داخل ہوں گے، تو وہ کافر ہو گیا۔''

(صِفات رب العالمين لابن المحب المقدسي :207/1)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مَخْلُوقَتَانِ بَعْدُ، وَعَلٰى أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَدَّهُمَا لِأَهْلِهِمَا، وَكَذٰلِكَ أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّهُمَا لَا تَبِيدَانِ وَلَا تَفْنِيَانِ، أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ الْجَنَّةَ الَّتِي كَانَ فِيهَا آدَمُ وَلَمَّا أُخْرِجَ عَنْهَا هِيَ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي يَدْخُلُهَا الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَمَنْ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ دَاخِلٌ فِي جُمْلَةِ الزَّائِغِينَ.

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں اور اس پر بھی اجماع ہے کہ جنت اور جہنم کا جو اہل ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔ اس پر بھی اجماع ہے کہ جنت اور جہنم ہمیشہ سے ہمیشہ باقی رہیں گی، انہیں فنا نہیں۔ اس پر بھی اجماع ہے کہ جس جنت میں سیدنا آدم علیہ السلام ٹھہرے اور جس سے نکالے گئے، یہ وہی جنت خلد ہے، جس میں روز قیامت مؤمن داخل ہوں گے۔ جو اس کے برعکس عقیدہ رکھے، وہ گمراہوں میں سے ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(صِفات رب العالمين لابن المحب المقدسي :248/1)

گمراہوں کے بارے میں:

❁ امام ابوعمر طلمنکی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

أَهْلُ الْأَهْوَاءِ كُلُّهُمْ يَرَوْنَ الْخُرُوجَ، وَيَسْتَحِلُّونَ السَّيْفَ، وَالْمُعْتَزِلَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ يُكَفِّرُونَ الْمُسْلِمِينَ بِالذُّنُوبِ وَيَقُولُونَ : بِأَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ مُخَلَّدُونَ فِي النَّارِ مَعَ الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ، مَعَ مَا يَضْمُونَ إِلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْقَوْلِ بِخَلْقِ الْقُرْآنِ، وَخَلْقِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ، وَتَفْسِيقِ الصَّحَابَةِ الْأَزْكِيَاءِ، وَالتَّكْذِيبِ بِالْقَدَرِ، إِلٰى سَائِرِ مَا يَعْتَقِدُونَهٗ وَيَدِينُونَ بِهٖ مِنْ خِلَافِ جَمَاهِيرِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، وَمَنْ كَانَ هٰكَذَا، فَحَقِيقٌ بِأَنْ يُصْرَفَ فِي قَبْرِهٖ عَنِ الْقِبْلَةِ لِتَضْلِيلِهٖ أَهْلَ الْقِبْلَةِ وَخِلَافِهِمْ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ.

''تمام اہل بدعت (حاکم وقت پر) خروج کرنا اور تلوار سے قتال کرنا جائز سمجھتے ہیں، معتزلہ اور قدریہ مسلمانوں کی کبیرہ گناہوں کی وجہ سے تکفیر کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ (گناہ گار) اہل توحید بھی کفار، مشرکین اور منافقین کے ساتھ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے یہ بھی عقائد ہیں کہ قرآن کریم اور اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات مخلوق ہیں، وہ پاک باز صحابہ کو فاسق قرار دیتے ہیں، تقدیر کو جھٹلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ان کے دیگر عقائد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ونظریات ہیں، جو جمہور صحابہ اور تابعین کے خلاف ہیں، جس شخص کے ایسے عقائد ہوں، وہ مستحق ہے کہ اسے قبر میں قبلہ سے پھیر دیا جائے، کیونکہ وہ اہل قبلہ کو گمراہ کہتا تھا اور کتاب وسنت اور اجماع اُمت کی مخالفت کرتا تھا۔''

(صِفات رب العالمين لابن المحب المقدسي : 1363/3)

تصانیف:

آپ رحمہ اللہ کی کئی مشہور اور مفید تصانیف ہیں، جو ذیل میں درج ہیں۔

١۔ اَلدَّلِيلُ إِلٰى مَعْرِفَةِ الْجَلِيلِ .

٢۔ تَفْسِيرُ الْقُرْآنِ

٣۔ اَلْوُصُولُ إِلٰى مَعْرِفَةِ الْأُصُولِ فِي مَسَائِلِ الْعُقُولِ فِي السُّنَّةِ

٤۔ اَلْبَيَانُ فِي إِعْرَابِ الْقُرْآنِ

٥۔ فَضَائِلُ مَالِكٍ

٦۔ رِجَالُ الْمُوَطَّأِ

٧۔ شَرْحُ مُسْنَدِ الْمُوَطَّأِ

٨۔ اَلرَّوْضَةُ [فِي الْقِرَاءَاتِ]

٩۔ كِتَابُ الرِّسَالَةِ الْمُخْتَصِرَةِ فِي مَذَاهِبِ أَهْلِ السُّنَّةِ

وفات:

امام طلمنکی رحمہ اللہ سن ۴۲۹ھ میں فوت ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام طبری رحمہ اللہ

(۲۲۴۔۳۱۰ھ)

نام ونسبت اور کنیت:

ابوجعفر، محمد بن جریر بن یزید بن کثیر، طبری۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ کی ولادت سن ۲۲۴ھ کو طبرستان میں ہوئی۔

اساتذہ:

امام طبری رحمہ اللہ نے حصولِ علم کے لیے بہت سارے علاقوں کا سفر کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے محمد بن عبدالملک بن ابوشوارب، اسماعیل بن موسیٰ سُدّی، اسحاق بن ابواسرائیل، احمد بن منیع، ابوکریب محمد بن علا، ہناد بن السری، ابوہمام سکونی، محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی، محمد بن بشار بندار، محمد بن مثنیٰ، حسن بن عرفہ، مہنا بن یحییٰ، علی بن سہل رملی، بشر بن معاذ عقدی، عمرو بن علی فلاس، زبیر بن بکار اور احمد بن سریج رازی رحمہم اللہ وغیرہم سے علم حاصل کیا۔

تلامذہ:

امام طبرانی، احمد بن کامل القاضی، ابوبکر شافعی، امام ابواحمد بن عدی رحمہم اللہ سمیت کئی اہل علم نے آپ سے اکتسابِ علم کیا۔

تعریف وتوثیق:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ رحمہ اللہ جلیل القدر، رفیع الشان، سنی امام، حافظ، ثقہ اور متقن ہیں۔ دنیا آپ کو امام المفسرین کے معزز لقب سے یاد کرتی ہے۔ آپ محدث، فقیہ، مفسر، مؤرخ، لغوی اور مجتہد مطلق کی بلند شان رکھتے ہیں۔ آپ صاحب تصانیف ہیں اور آپ کا شمار کبار ائمہ اسلام میں ہوتا ہے۔ تفسیر قرآن کریم میں آپ کا منفرد مقام ہے۔

کئی اہل علم نے آپ رحمہ اللہ کی تعریف وتوثیق کی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

❁ حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

اِسْتَوْطَنَ الطَّبْرِيُّ بَغْدَادَ، وَأَقَامَ بِهَا إِلٰى حِيْنَ وَفَاتِهٖ، وَكَانَ أَحَدُ أَئِمَّةِ الْعُلَمَاءِ يُحْكَمُ بِقَوْلِهٖ، وَيُرْجَعُ إِلٰى رَأْيِهٖ لِمَعْرِفَتِهٖ وَفَضْلِهٖ، وَكَانَ قَدْ جَمَعَ مِنَ الْعُلُوْمِ مَا لَمْ يُشَارِكْهُ فِيْهِ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ عَصْرِهٖ، وَكَانَ حَافِظًا لِّكِتَابِ اللّٰهِ، عَارِفًا بِالْقَرَاءَ اتِ، بَصِيْرًا بِالْمَعَانِي، فَقِيْهًا فِي أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، عَالِمًا بِالسُّنَنِ وَطُرِقِهَا صَحِيْحِهَا وَسَقِيْمِهَا وَنَاسِخِهَا وَمَنْسُوْخِهَا، عَارِفًا بِأَقْوَالِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِّنَ الْخَالِفِيْنَ فِي الْأَحْكَامِ، وَمَسَائِلِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، عَارِفاً بِأَيَّامِ النَّاسِ وَأَخْبَارِهِمْ، وَلَهُ الْكِتَابُ الْمَشْهُوْرُ فِي تَارِيْخِ الْأُمَمِ وَالْمُلُوْكِ، وَكِتَابٌ فِي التَّفْسِيْرِ لَمْ يُصَنِّفْ أَحَدٌ مِّثْلَهٗ، وَكِتَابٌ سَمَّاهُ «تَهْذِيْبَ الْآثَارِ» لَمْ أَرَ سِوَاهُ فِي مَعْنَاهُ، إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يُتِمَّهٗ، وَلَهٗ فِي أُصُوْلِ الْفِقْهِ وَفُرُوْعِهٖ كُتُبٌ كَثِيْرَةٌ، وَاخْتِيَارٌ مِّنْ أَقَاوِيْلِ الْفُقَهَاءِ، وَتَفَرَّدَ بِمَسَائِلَ حُفِظَتْ عَنْهُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''امام طبری رحمہ اللہ نے بغداد میں سکونت اختیار کی، پھر وفات تک وہیں قیام پذیر رہے۔ آپ رحمہ اللہ ان ائمہ علما میں سے تھے، جن کی رائے کے مطابق فیصلہ دیا جاتا ہے اور لوگ معرفتِ علمی کی بنا پر ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ بیک وقت کئی علوم کے حامل تھے، جس میں آپ کا کوئی ہم عصر اور شریک وسہیم نہیں تھا۔ آپ کتاب اللہ کے حافظ، قراءات کے عالم، قرآن کے معانی پر بصیرت رکھنے والے، احکام القرآن میں فقیہ، حدیث کے صحیح وضعیف اور ناسخ ومنسوخ ہونے کے عالم، احکام اور حلال وحرام کے مسائل میں صحابہ کرام، تابعین عظام اور ان کے بعد والوں کے اقوال کی معرفت رکھنے والے اور تاریخ دان ہیں۔ آپ کی امم وملوک کی تاریخ پر مشہور کتاب ہے اور تفسیر قرآن پر ان کی کتاب جیسی کتاب کسی نے نہیں لکھی۔ آپ کی ایک اور کتاب کا نام تہذیب الآثار ہے، اس مضمون کی کوئی کتاب نہیں دیکھی گئی، لیکن آپ اسے مکمل نہیں کر پائے۔ آپ کی فقہ کے اصول وفروعات پر بے شمار کتابیں ہیں۔ آپ نے (اسلاف) فقہا کے اقوال کو اختیار کیا، نیز بہت سے منفرد مسائل بھی آپ سے محفوظ کیے گئے ہیں۔''

(تاريخ بغداد : 163/2)

❁ امام حسین بن علی بن محمد تمیمی، ابن منینہ رحمہ اللہ (۳۷۵ھ) فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَا سَأَلَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ لِي : كَتَبْتَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَرِيْرٍ الطَّبْرِيِّ ؟ قُلْتُ : لَا، قَالَ : لِمَ ؟ قُلْتُ : لِأَنَّهُ كَانَ لَا يَظْهَرُ، وَكَانَتِ الْحَنَابِلَةُ تَمْنَعُ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَيْهِ، فَقَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِئْسَ مَا فَعَلْتَ، لَيْتَكَ لَمْ تَكْتُبْ عَنْ كُلِّ مَنْ كَتَبْتَ عَنْهُمْ وَسَمِعْتَ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ .

''امام محمد بن اسحاق رحمہ اللہ نے مجھ سے سب سے پہلا سوال یہ کیا: کیا آپ نے امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ سے کچھ لکھا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: کیوں؟ میں نے کہا: کیونکہ وہ باہر نہیں نکلتے تھے اور حنابلہ ان کے پاس جانے سے روکتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا: آپ نے بہت برا کیا، کاش! جن سے آپ نے لکھا ہے، ان میں سے کسی سے نہ لکھتے اور صرف امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ سے سماعت کا شرف حاصل کر لیتے۔''

(تاريخ ابن عساكر : 195/52، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ایک روایت میں امام حسین بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمَّا رَجَعْتُ مِنْ بَغْدَادَ إِلٰى نِيْسَابُوْرَ؛ سَأَلَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ابْنِ خُزَيْمَةَ، فَقَالَ لِي : مِمَّنْ سَمِعْتَ بِبَغْدَادَ ؟ فَذَكَرْتُ لَهٗ جَمَاعَةً مِّمَّنْ سَمِعْتُ مِنْهُمْ، فَقَالَ : هَلْ سَمِعْتَ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَرِيْرٍ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ لَهٗ : لَا، إِنَّهٗ بِبَغْدَادَ لَا يُدْخَلُ عَلَيْهِ لِأَجْلِ الْحَنَابِلَةِ، وَكَانَتْ تَمْنَعُ مِنْهُ، فَقَال : لَوْ سَمِعْتَ مِنْهُ لَكَانَ خَيْرًا لَّكَ مِنْ جَمِيْعِ مَنْ سَمِعْتَ مِنْهُ سِوَاهُ .

''جب میں بغداد سے نیسا پور واپس آیا، تو امام محمد بن اسحاق خزیمہ رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: آپ نے بغداد میں کس کس سے سنا ہے؟ میں نے ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت کا تذکرہ کیا، جن سے میں نے سنا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا آپ نے امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ سے کچھ سنا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، کیونکہ بغداد میں حنابلہ کی وجہ سے ان کے پاس کوئی نہیں جا سکتا، وہ ان کے پاس جانے سے روکتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اگر آپ امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ سے سماعت کا شرف حاصل کر لیتے، تو ان سب کے مقابلہ میں آپ کے لیے بہتر ہوتا، جن سے آپ نے سنا ہے۔''

(تاریخ بغداد للخطیب : 164/2، تاریخ ابن عَساکر : 195/52، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ محمد بن علی، ابن الامام رحمہ اللہ (۳۵۷ھ) نے آپ رحمہ اللہ کو ''فقیہ'' کہا ہے۔

(تاریخ ابن عَساکر : 200/52، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ قاضی ابوالعباس ابن سریج بغدادی رحمہ اللہ (۳۰۶ھ) فرماتے ہیں:

أَبُوْ جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ الطَّبْرِيُّ، فَقِيْهُ الْعِلْمِ .

''ابوجعفر محمد بن جریر طبری، شرعی علوم میں فقیہ تھے۔''

(تاریخ ابن عساکر : 202/52، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ امام ابوسعید بن یونس رحمہ اللہ (۳۴۷ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ فَقِيْهًا، قَدِمَ إِلٰى مِصْرَ قَدِيْمًا سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَتَيْنِ، وَكَتَبَ بِهَا، وَرَجَعَ إِلٰى بَغْدَادَ، وَصَنَّفَ تَصَانِيْفَ حَسَنَةً، تَدُلُّ عَلٰى سِعَةِ عِلْمِهٖ .

''آپ رحمہ اللہ فقیہ تھے، شروع میں 263ھ کو مصر تشریف لائے، وہاں کتابیں لکھیں، پھر بغداد چلے آئے۔ آپ رحمہ اللہ نے بہت اچھی کتب لکھیں، جو آپ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسعت علمی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔‘‘

(تاریخ ابن یونس : 2/195-196، تاریخ ابن عساکر : 2/191)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ كَثِيْرٍ الطَّبَرِيُّ الْإِمَامُ، الْعَلَمُ، الْمُجْتَهِدُ، عَالِمُ الْعَصْرِ، أَبُو جَعْفَرٍ الطَّبَرِيُّ، صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْبَدِيْعَةِ، مِنْ أَهْلِ آمُلَ طَبَرِسْتَانَ، مَوْلِدُهُ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَمِائَتَيْنِ، وَطَلَبَ الْعِلْمَ بَعْدَ الْأَرْبَعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ، وَأَكْثَرَ التَّرْحَالَ، وَلَقِيَ نُبَلَاءَ الرِّجَالِ، وَكَانَ مِنْ أَفْرَادِ الدَّهْرِ عِلْمًا، وَذَكَاءً، وَكَثْرَةَ تَصَانِيْفَ، قَلَّ أَنْ تَرَى الْعُيُوْنُ مِثْلَهُ .

’’امام محمد بن جریر بن یزید بن کثیر طبری، امام، علامہ، مجتہد، عالم دوراں، ابو جعفر طبری رحمہ اللہ۔ آپ شاہکار کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کا تعلق طبرستان کے مشہور شہر ’’آمل‘‘ سے تھا۔ آپ 224ھ کو پیدا ہوئے اور 240ھ کے بعد تحصیل علم کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ نے طویل سفر کیے اور بڑے بڑے یکتائے زمانہ علما سے ملاقاتیں کیں۔ آپ رحمہ اللہ خود بھی علم و ذہانت میں نابغۂ روزگار اور مصنف کتب کثیرہ تھے۔ ان جیسی ہستیاں کم ہی دیکھنے کو ملتی ہیں۔‘‘

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : 14/267)

❁ نیز فرماتے ہیں:

كَانَ ثِقَةً، صَادِقًا، حَافِظًا، رَأْسًا فِي التَّفْسِيْرِ، إِمَامًا فِي الْفِقْهِ وَالْإِجْمَاعِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْاِخْتِلَافِ، عَلَّامَةٌ فِي التَّارِيْخ وَأَيَّامِ النَّاسِ، عَارِفاً بِالْقِرَاءَ اتِ وَبِاللُّغَةِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ .

''آپ رحمہ اللہ ثقہ، صادق، حافظ، علم تفسیر کے سرخیل، فقہ، اجماع اور اختلافی مسائل میں امام، تاریخ میں علامہ، سیرت نگار، قراءت اور لغت وغیرہ پر علمی دسترس رکھنے والے تھے۔''

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : 270/14)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ فِي الْفِقْهِ، وَالتَّفْسِيْرِ، وَالْحَدِيْثِ، وَالتَّارِيْخِ، وَاللُّغَةِ، وَالنَّحْوِ، وَالْقُرْآنِ .

''آپ رحمہ اللہ فقہ، تفسیر، حدیث، تاریخ، لغت، نحو اور قرآنی علوم میں امام ہیں۔''

(اجتماع الجُيوش الإسلامية : 94/2)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ الْإِمَامُ الْبَارِعُ فِي أَنْوَاعِ الْعُلُوْمِ .

''آپ رحمہ اللہ علوم کی بہت سی انواع میں ماہر امام تھے۔''

(تهذيب الأسماء واللُّغات : 78/1)

کیا امام طبری رحمہ اللہ شیعہ تھے؟

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ باتفاق علمائے اسلام سنی مفسر اور امام ہیں۔ آپ کی تفسیر اہل اسلام میں اس قدر مقبول ہے کہ ہر دور کے مسلمان قرآن فہمی کے لیے اس پر اعتماد کرتے رہے ہیں، بعد میں آنے والے مفسرین اپنی اپنی تفاسیر میں اسے بنیادی اور اساسی مصدر اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ کے طور پر استعمال کرتے آئے ہیں۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''تفسیر القرآن العظیم'' میں اس کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ تفسیر ابن کثیر، ابن جریر طبری رحمہ اللہ کے ذکرِ خیر سے لبریز ہے۔

❁ حافظ ابن بالویہ، محمد بن احمد، جلاب رحمہ اللہ (۳۴۰ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ لِيْ أَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، يَعْنِيْ ابْنَ خُزَيْمَةَ، بَلَغَنِيْ أَنَّكَ كَتَبْتَ التَّفْسِيْرَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَرِيْرٍ، قُلْتُ : بَلٰى، كَتَبْتُ التَّفْسِيْرَ عَنْهُ إِمْلَاءً، قَالَ : كُلَّهُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : فِي أَيِّ سَنَةٍ؟ قُلْتُ : مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَّثَمَانِيْنَ إِلٰى سَنَةِ تِسْعِيْنَ، قَالَ :فَاسْتَعَارَهُ مِنِّي أَبُوْ بَكْرٍ فَرَدَّهُ بَعْدَ سِنِيْنَ، ثُمَّ قَالَ : قَدْ نَظَرْتُ فِيْهِ مِنْ أَوَّلِهٖ إِلٰى آخِرِهٖ، وَمَا أَعْلَمُ عَلٰى أَدِيْمِ الْأَرْضِ أَعْلَمَ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَرِيْرٍ، وَلَقَدْ ظَلَمَتْهُ الْحَنَابِلَةُ .

''مجھ سے امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے محمد بن جریر رحمہ اللہ سے کچھ تفسیر لکھی ہے؟ میں نے کہا: جی بالکل! میں نے ان سے تفسیر لکھی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: مکمل؟ میں نے کہا: جی ہاں! پوچھا: کس سن میں؟ میں نے کہا: 283ھ سے لے کر 290ھ تک۔ انہوں نے مجھ سے وہ نسخہ ادھار لیا اور کئی سال بعد واپس کیا۔ پھر انہوں نے کہا: میں نے شروع سے آخر تک پوری کتاب پڑھی ہے اور میرے علم کے مطابق روئے زمین پر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ سے بڑا کوئی عالم نہیں۔ یقیناً حنابلہ نے ان پر ظلم ڈھایا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تاریخ بغداد للخطیب : 163/2، وسندہٗ صحیحٌ)

تفسیر طبری کو منکرین حدیث اور ملحدین و زنادقہ اپنے گلے کا کانٹا سمجھتے ہیں۔ اہل باطل قرآن کریم کی من پسند تفسیر کرنا چاہتے ہیں اور قرآنِ مجید کو اپنی خواہشات کی بھینٹ چڑھانا چاہتے ہیں، لیکن تفسیر طبری کے ہوتے ہوئے وہ اپنے ناکام اور مذموم مشن میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ان کا بُنا ہوا جال تار تار ہو جاتا ہے اور ان کی بنائی ہوئی خستہ عمارت دھڑام سے منہدم ہو جاتی ہے۔ تب منکرین حدیث اوچھے ہتھکنڈوں پر اُتر آتے ہیں اور بلا دلیل وثبوت اعتراضات شروع کر دیتے ہیں۔

مشہور منکرِ حدیث تمنا عمادی نے ایک مضمون لکھا، جس میں یہ باور کرانے کی ناکام کوشش کی ہے کہ امام ابن جریر رحمہ اللہ شیعہ تھے، تاکہ اہل اسلام کے دلوں میں امام ابن جریر رحمہ اللہ کی تفسیر بے نظیر کی حیثیت محو ہو جائے۔ غلام احمد پرویز کو یہ بات اچھی لگی، تو اس پر یوں تبصرہ کر ڈالا:

> ''علامہ تمنا نے اپنے اس مضمون میں یہ ثابت کیا ہے کہ امام ابن جریر طبری در حقیقت شیعہ تھے۔ اگر یہ شیعہ تھے، تو آپ خود سمجھ لیجیے کہ اہل سنت والجماعت جس تفسیر اور جس تاریخ کو اتنا معتبر سمجھتے ہیں، اس کی حقیقت کیا رہ جاتی ہے اور اس بنیاد پر اٹھی ہوئی عمارتیں کس درجہ قابل اعتماد ہو سکتی ہیں۔''

(طلوعِ اسلام، ص 7، 11 مئی 1955ء)

منکرین حدیث کی انتہائی کوشش ہے کہ اہل اسلام کا اس تفسیر سے اعتماد اٹھ جائے۔ یاد رہے یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا، ان شاء اللہ!

جب بھی قرآن مجید کی تفسیر کی بات آتی ہے، تو مسلمانوں کی پہلی نظر تفسیر ابن جریر پر جا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑتی ہے۔ یہ اہل اسلام اور اہل سنت والجماعت کے پاس معتبر، مسند ومستند، بنیادی اور اساسی تفسیری اثاثہ ہے، جسے اہل اسلام نے ہمیشہ اپنے ماتھے کا جھومر بنایا ہے۔ اہل سنت والجماعت ہر دور میں اس پر نازاں رہے ہیں۔ یہ عظیم القدر اور رفیع الشان تفسیر، اہل زیغ کے ردّ میں سیف مسلول ہے۔

ایک مغالطہ اور اس کی حقیقت:

دراصل سنی امام محمد بن جریر بن یزید طبری رحمہ اللہ کے دور میں ان کا ایک ہم نام شخص تھا، جس کا نام بھی محمد بن جریر تھا، البتہ اس کے دادا کا نام رستم تھا۔ وہ بھی بغداد میں رہتا تھا۔ اتفاق سے اس کا سن وفات بھی وہی ہے، جو سنی امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کا ہے۔ دونوں کی کنیت بھی ایک ہے، جس کی بنیاد پر ظالموں نے اشتباہ واقع کر دیا۔ محمد بن جریر بن رستم طبری نامی شخص کی صفات سنی امام محمد بن جریر بن یزید طبری رحمہ اللہ پر تھوپ دیں اور اس بنا پر واویلا شروع کر دیا کہ ابن جریر طبری ابوجعفر رحمہ اللہ شیعہ ہیں، حالانکہ محمد بن جریر بن رستم طبری ابوجعفر نامی شخص خبیث رافضی ہے۔ شیعہ کی معتبر کتابوں میں اس کا ذکر موجود ہے۔ روافض بھی یہ فرق کرتے ہیں کہ محمد بن جریر بن یزید طبری سنی امام اور محمد بن جریر بن رستم طبری دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ امام محمد بن جریر بن یزید طبری رحمہ اللہ کو کسی نے شیعہ نہیں کہا۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَرَجَّمَهُ أَئِمَّةُ النَّقْلِ فِي عَصْرِهِ وَبَعْدِهِ، فَلَمْ يَصِفُوْهُ بِذٰلِكَ، وَإِنَّمَا ضَرَّهُ الْاِشْتِرَاكُ فِي اِسْمِهِ وَاِسْمُ أَبِيْهِ وَنَسَبِهِ وَكُنْيَتِهِ وَمُعَاصِرَتِهِ وَكَثْرَةِ تَصَانِيْفِهِ.

''امام طبری رحمہ اللہ کے ہم عصر اور ان کے بعد والے علما نے ان کے حالات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی قلم بند کیے ہیں، مگر کسی نے آپ رحمہ اللہ کو شیعہ قرار نہیں دیا۔ یہ اشتباہ ان (محمد بن جریر بن یزید طبری سنی اور محمد بن جریر بن رستم طبری رافضی) کے نام، باپ کے نام، نسبت، کنیت، ایک زمانے اور کثرتِ تصانیف مشترک ہونے سے واقع ہوا۔''

(لِسان المیزان : 5/100-101)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ يَّزْعُمُ أَنَّ ابْنَ جَرِيرٍ اثْنَانِ؛ أَحَدُهُمَا شِيْعِيٌّ، وَإِلَيْهِ يُنْسَبُ ذٰلِكَ، وَيُنَزِّهُونَ أَبَا جَعْفَرٍ مِّنْ هٰذِهِ الصِّفَاتِ، وَالَّذِي عُوِّلَ عَلَيْهِ كَلَامُهُ فِي التَّفْسِيرِ أَنَّهُ يُوجِبُ غَسْلَ الْقَدَمَيْنِ، وَيُوجِبُ مَعَ الْغَسْلِ دَلْكَهُمَا، وَلٰكِنَّهُ عَبَّرَ عَنِ الدَّلْكِ بِالْمَسْحِ، فَلَمْ يَفْهَمْ كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ مُرَادَهُ جَيِّدًا، فَنَقَلُوا عَنْهُ أَنَّهُ يُوجِبُ الْجَمْعَ بَيْنَ الْغَسْلِ وَالْمَسْحِ .

''بعض علمائے کرام کا کہنا ہے کہ ابن جریر نام کے دو شخص ہیں؛ ان میں ایک شیعہ ہے، جس کی طرف یہ (وضو میں پاؤں پر مسح کرنا) منسوب ہے۔ اہل علم امام ابوجعفر طبری رحمہ اللہ کو ان صفات سے پاک قرار دیتے ہیں۔ (شیعہ قرار دینے والوں کی طرف سے) امام صاحب کے جس کلام کو دلیل بنایا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی تفسیر میں پاؤں دھونے کو واجب قرار دیا ہے، لیکن ساتھ میں وہ پاؤں کے ملنے کو بھی واجب قرار دیتے ہیں۔ البتہ ملنے کو انہوں نے ''مسح'' کے لفظ سے بیان کیا ہے اور اکثر لوگ ان کی مراد کو اچھی طرح سمجھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں سکے۔انہوں نے یہ نقل کر دیا کہ امام صاحب دھونے کے ساتھ پاؤں کا مسح کرنا بھی واجب سمجھتے ہیں (حالانکہ 'مسح' کا لفظ رگڑنے اور ملنے کے معنی میں بھی آتا ہے اور امام صاحب کی یہی مراد تھی)۔''

(البداية والنّهاية : 849/14)

معلوم ہوا کہ امام طبری رحمہ اللہ کو شیعہ قرار دینا واضح خطا یا غلط بیانی ہے۔امام ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر طبری رحمہ اللہ کو اہل علم جانتے ہیں۔آپ کی تفسیر ہر دور میں متداول رہی ہے۔ہر زمانے کے علما اس سے استفادہ کرتے رہے ہیں،لیکن کسی نے آپ کو شیعہ نہیں کہا۔معلوم نہیں کہ منکرین حدیث آپ رحمہ اللہ کو کس بنیاد پر شیعہ قرار دیتے ہیں؟

❁ محمد بن علی،ابن الامام رحمہ اللہ (۳۵۷ھ) فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ جَرِيْرٍ الطَّبْرِيَّ الْفَقِيْهَ، وَهُوَ يُكَلِّمُ الْمَعْرُوْفَ بِابْنِ صَالِحٍ الْأَعْلَمِ، وَجَرٰى ذِكْرُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَجَرٰى خِطَابٌ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ : مَنْ قَالَ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَيْسَا بِإِمَامَيْ هُدًى، أَيْشٍ هُوَ ؟ قَالَ : مُبْتَدِعٌ، فَقَالَ لَهُ الطَّبْرِيُّ إِنْكَارًا عَلَيْهِ : مُبْتَدِعٌ، مُبْتَدِعٌ، هٰذَا يُقْتَلُ، مَنْ قَالَ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ لَيْسَا إِمَامَيْ هُدًى يُقْتَلُ، يُقْتَلُ .

''میں نے امام ابوجعفر،محمد بن جریر،طبری،فقیہ رحمہ اللہ کو امام ابن صالح اعلم سے سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سنا۔بات جاری رہی،امام محمد بن جریر رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا:جو شخص کہے کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ائمہ ہدیٰ نہیں ہیں،تو اس کا کیا حکم ہے؟انہوں نے جواب دیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ بدعتی ہے۔اس پر امام طبری رحمہ اللہ نے ان کی بات کا انکار کرتے ہوئے فرمایا: وہ بدعتی تو ہے ہی، واجب القتل بھی ہے۔پھر فرمایا: جو کہے کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ائمہ ہدیٰ نہیں، اسے قتل کر دیا جائے، اسے قتل کر دیا جائے۔''

(تاريخ ابن عساكر : 52/200-201، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

أَفْضَلُ أَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّدِّيقُ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ الْفَارُوقُ بَعْدَهٗ عُمَرُ، ثُمَّ ذُو النُّورَيْنِ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ، ثُمَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔پھر سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور پھر امیر المومنین اور امام المتقین سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔''

(صَريح السُّنة، ص 23)

محمد بن جریر بن رستم طبری آملی امام طبری کا معاصر ایک رافضی مصنف ہے، اس کا تذکرہ اہل سنت اور شیعہ ہر دو مذہب کے علما نے کیا ہے۔شیعہ مذہب پر اس کی کتابیں موجود ہیں، مثلاً «اَلرُّوَاةُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ» اور «اَلْمُسْتَرْشِدُ فِي الْإِمَامَةِ» وغیرہما۔

❁ علامہ عبدالعزیز کتانی رحمہ اللہ (۴۶۶ھ) نے اس کے بارے میں لکھا ہے:

هُوَ مِنَ الرَّوَافِضِ، صَنَّفَ كُتُبًا كَثِيْرَةً فِي ضَلَالَتِهِمْ .

''یہ رافضی تھا، اس نے روافض کے گمراہ کن عقائد ونظریات پر کئی کتابیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصنیف کی ہیں۔‘‘

(سِيَرُ أعلام النُّبلاء للذّهبي : 282/14)

❁ شیعہ مصنف نجاشی (۴۵۰ھ) ’’الفہرست فی الرجال:۲/۲۸۹‘‘ اور شیعہ مصنف ابوجعفر طوسی (۴۶۰ھ) ’’الفہرست،ص۱۷۸‘‘ نے اس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے:

’’یہ صاحب تاریخ ابن جریر طبری نہیں۔‘‘

شیعہ کتب میں اس کا ذکر اور اس کی روایات بہت زیادہ ہیں، اہل سنت علما میں سے علامہ عبد العزیز کتانی رحمہ اللہ (۴۶۲ھ) کے بعد حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ)، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) اور علامہ قاسم بن قطلو بغا حنفی رحمہ اللہ (۸۷۹ھ) وغیرہم نے اسے رافضی قرار دیا ہے۔

❁ مشہور شیعہ عالم، محمد باقر مجلسی (۱۱۱۱ھ) نے محمد بن جریر بن رستم طبری کے بارے میں لکھا ہے:

لَيْسَ هُوَ ابْنُ جَرِيرٍ التَّارِيخِيُّ الْمُخَالِفُ .

’’یہ ابن جریر وہ نہیں، جو مؤرّخ اور شیعہ کے مخالف ہیں۔‘‘

(بَحار الأنوار :40/1)

تنبیہات جلیلہ:

تنبیہ نمبر ①:

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ الطَّبْرِيُّ، الْإِمَامُ الْجَلِيْلُ، الْمُفَسِّرُ، أَبُوْ جَعْفَرٍ، صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْبَاهِرَةِ، مَاتَ سَنَةَ عَشَرَ وَثَلَاثِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِائَةٍ، ثِقَةٌ صَادِقٌ، فِيْهِ تَشَيُّعٌ يَسِيْرٌ، وَمَوَالَاةٌ لَّا تَضُرُّ.

''محمد بن جریر بن یزید طبری، امام جلیل القدر، مفسر، ابوجعفر، شاندار کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۳۱۰ھ میں فوت ہوئے۔ آپ ثقہ اور صادق تھے، البتہ آپ میں تھوڑا سا غیر مضر تشیع پایا جاتا تھا۔''

(میزان الاعتدال: 3/498-499)

❁ اس کے جواب میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّمَا نُبِزَ بِالتَّشَيُّعِ، لِأَنَّهُ صَحَّحَ حَدِيْثَ غَدِيْرِ خُمٍّ.

''آپ رحمہ اللہ پر تشیع کا الزام صرف اس بنا پر ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے غدیر خم والی حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے۔''

(لِسان المیزان: 5/100)

دوسری بات یہ ہے کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''سیر اعلام النبلاء'' میں یہ الفاظ نہیں دہرائے، جو کہ آپ کی آخری تصانیف میں سے ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس بات سے رجوع کر لیا تھا۔ علاوہ ازیں حافظ ذہبی رحمہ اللہ کے ان الفاظ کو کسی اہل علم نے صحیح یا درست بھی نہیں قرار دیا، کیونکہ اس کی کوئی بنیاد نہیں۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ «فِيْهِ تَشَيُّعٌ يَسِيْرٌ» اور متاخر اصطلاحِ شیعہ کے درمیان بہت فرق ہے۔ اس سے مراد رافضی اور ہمارے دور کے شیعہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس ''تشیع'' کو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے غیر مضر قرار دیا اور اسی لیے حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے امام ابوجعفر ابن جریر طبری کو ثقہ، صادق، امام جلیل کہا ہے۔

تنبیہ نمبر ②:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درحقیقت جب حافظ احمد بن علی سلیمانی رحمہ اللہ نے محمد بن جریر بن رستم ابوجعفر طبری رافضی پر جرح کی، تو حافظ ذہبی رحمہ اللہ سمجھ بیٹھے کہ شاید یہ جرح انہوں نے سنی امام محمد بن جریر بن یزید ابوجعفر طبری رحمہ اللہ پر کی ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے یہ لکھا:

أَقْذَعَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ السُّلَيْمَانِيِّ الْحَافِظُ، فَقَالَ : كَانَ يَضَعُ لِلرَّوَافِضِ، كَذٰا قَالَ السُّلَيْمَانِيُّ، وَهٰذَا رَجْمٌ بِالظَّنِّ الْكَاذِبِ، بَلِ ابْنُ جَرِيْرٍ مِنْ كِبَارِ أَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ الْمُعْتَمِدِيْنِ، وَمَا نَدَّعِي عِصْمَتَهٗ مِنَ الْخَطَإِ، وَلَا يَحِلُّ لَنَا أَنْ نُّؤْذِيَهٗ بِالْبَاطِلِ وَالْهَوٰى، فَإِنَّ كَلَامَ الْعُلَمَاءِ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ يَّنْبَغِي أَنْ يُّتَأَنّٰى فِيهِ، وَلَا سِيَمَا فِي مِثْلِ إِمَامٍ كَبِيْرٍ .

''حافظ احمد بن علی سلیمانی رحمہ اللہ نے بے جا سختی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابن جریر روافض کے لیے احادیث گھڑتے تھے۔ یہ ان کا جھوٹا گمان ہے، بلکہ ابن جریر تو قابل اعتماد کبار ائمہ اسلام میں سے ہیں۔ ہم ان کے معصوم ہونے کے دعوے دار تو نہیں ہیں، لیکن ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم بے بنیاد باتوں اور ذاتی خواہشات کی بنا پر انہیں اذیت دیں۔ علمائے کرام کی ایک دوسرے کے متعلق جروح میں غور وفکر سے کام لینا ضروری ہے، خصوصاً جب ان جیسے بڑے امام کے متعلق بات ہو۔''

(میزان الاعتدال : 499/3)

دراصل حافظ سلیمانی کی یہ جرح ابن جریر بن رستم رافضی کے بارے میں تھی، حافظ ذہبی رحمہ اللہ کو بھی اس سلسلہ میں کچھ شبہ ہو گیا تھا۔ اسی تذبذب کا اظہار کرتے ہوئے انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے لکھا ہے:

لَعَلَّ السُّلَيْمَانِيَّ أَرَادَ الْآتِيَ .

''شاید سلیمانی رحمہ اللہ کی مراد وہ (ابن جریر رافضی) تھا، جس کا ذکر ابھی آ رہا ہے۔''

(میزان الاعتدال : 499/3)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ حَلَفْتُ أَنَّ السُّلَيْمَانِيَّ مَا أَرَادَ إِلَّا الْآتِيَ؛ لَبَرِرْتُ، وَالسُّلَيْمَانِيُّ حَافِظٌ مُّتْقِنٌ، كَانَ يَدْرِي مَا يَخْرُجُ مِنْ رَّأْسِهٖ، فَلَا أَعْتَقِدُ أَنَّهٗ يَطْعَنُ فِي مِثْلِ هٰذَا الْإِمَامِ بِهٰذَا الْبَاطِلِ .

''اگر میں قسم بھی اُٹھا لوں کہ حافظ سلیمانی رحمہ اللہ نے بعد میں مذکور (ابن جریر بن رستم طبری رافضی) ہی کو مراد لیا تھا، تو میری قسم پوری ہوگی۔ سلیمانی پختہ حافظ ہیں۔ وہ اپنے منہ سے نکلنے والی بات کو جانتے تھے۔ میں یہ خیال نہیں کر سکتا کہ وہ ابن جریر جیسے امام کے بارے میں جھوٹی تنقید کریں۔''

(لِسان المیزان : 100/5)

تنبیہ نمبر ③:

❁ حافظ ابوالفضل عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶ھ) فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ رُسْتُمَ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّبَرِيُّ،رَافِضِيٌّ خَبِيْثٌ، ذَكَرَهُ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْكَتَانِيُّ، وَقَالَ : إِنَّهٗ رَافِضِيٌّ، وَلَهٗ مُؤَلَّفَاتٌ مِّنْهَا كِتَابُ الرُّوَاةِ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، وَلَعَلَّ السُّلَيْمَانِيَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا أَرَادَ بِالتَّضْعِيْفِ هٰذَا، فَإِنَّهٗ قَالَ فِيْهِ : إِنَّهٗ كَانَ يَضَعُ لِلرَّوَافِضِ، فَذَكَرَ الذَّهَبِيُّ فِي الْمِيزَانِ مُحَمَّدَ بْنَ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيَّ الْإِمَامَ الْمَشْهُورَ، وَذَكَرَ قَوْلَ السُّلَيْمَانِيِّ وَرَدَّهٗ، وَكَأَنَّهٗ لَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ فِي الرَّافِضَةِ مَنْ شَارَكَهٗ فِي الْاِسْمِ وَاسْمِ الْأَبِ وَالْكُنْيَةِ وَالنِّسْبَةِ، وَإِنَّمَا يَفْتَرِقَانِ فِي اسْمِ الْجَدِّ فَقَطْ، فَالرَّافِضِيُّ اسْمُ جَدِّهٖ رُسْتُمُ، وَالْإِمَامُ الْمَشْهُورُ اسْمُ جَدِّهٖ يَزِيْدُ، وَلَعَلَّ مَا حُكِيَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنَ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيِّ مِنَ الاِكْتِفَاءِ فِي الْوُضُوءِ بِمَسْحِ الرِّجْلَيْنِ؛ إِنَّمَا هُوَ عَنْ هٰذَا الرَّافِضِيِّ، فَإِنَّهٗ مَذْهَبُ الشِّيْعَةِ .

''محمد بن جریر بن رستم، ابوجعفر طبری خبیث رافضی ہے۔ حافظ عبدالعزیز کتانی نے اس کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ رافضی ہے اور اس کی کچھ کتابیں بھی ہیں، جن میں ایک کتاب اہل بیت کے راویوں سے متعلق ہے۔ شاید حافظ سلیمانی رحمہ اللہ نے اس کی تضعیف کا ارادہ کیا تھا اور اسی کے بارے میں کہا تھا کہ یہ روافض کے لیے احادیث گھڑتا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے میزان الاعتدال میں محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا جو کہ مشہور امام ہیں اور حافظ سلیمانی رحمہ اللہ کا قول ذکر کر کے اس کا رد کر دیا۔ گویا انہیں علم نہیں تھا کہ ایک رافضی بھی امام ابوجعفر طبری رحمہ اللہ کا ہم نام ہے اور اس کے باپ کے نام، کنیت اور نسب میں بھی اشتراک ہے۔ ان دونوں کا فرق صرف دادا کے نام پر جا کر ہوتا ہے۔ رافضی کے دادا کا نام رستم اور مشہور امام کے دادا کا نام یزید ہے۔ یوں لگتا ہے کہ محمد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جریر طبری کے بارے میں جو حکایت نقل کی جاتی ہے کہ وہ وضو میں پاؤں کے مسح کو کافی سمجھتے تھے، وہ بھی دراصل اسی رافضی سے منقول ہے، کیونکہ یہ شیعہ ہی کا مذہب ہے۔'' (ذَیل میزان الاعتدال، ص 178-179)

حافظ عراقی کو یہ بات لکھنے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ شاید ان کے پاس جو میزان الاعتدال کا نسخہ تھا، اس میں حافظ ذہبی کی عبارت لَعَلَّ السُّلَيْمَانِيَّ أَرَادَ الْآتِيَ گر گئی ہو، ورنہ حافظ ذہبی نے تو امام ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید طبری سنی اور ابوجعفر محمد بن جریر بن رستم طبری رافضی میں خوب فرق کیا ہے۔ نیز دونوں کو الگ الگ ذکر کر کے سنی امام طبری کو امام جلیل اور ثقہ صادق کہا ہے، جبکہ محمد بن جریر بن رستم کو رافضی لکھا ہے۔

تنبیہ نمبر ④:

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اغْتَرَّ شَيْخُ شُيُوْخِنَا أَبُوْ حَيَّانَ بِكَلَامِ السُّلَيْمَانِيِّ، فَقَالَ فِي الْكَلَامِ عَلَى الصِّرَاطِ فِي أَوَائِلِ تَفْسِيْرِهِ: وَقَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّبْرِيُّ، وَهُوَ إِمَامٌ مِّنْ أَئِمَّةِ الْإِمَامِيَّةِ: الصِّرِاطُ بِالصَّادِ لُغَةُ قُرَيْشٍ ..... وَنَبَّهْتُ عَلَيْهِ لِئَلَّا يُغْتَرَّ بِهِ.

''ہمارے اساتذہ کے استاذ ابوحیان کو حافظ سلیمانی رحمہ اللہ کی بات سے مغالطہ ہو گیا اور انہوں نے اپنی تفسیر کے شروع میں لفظ صراط کی تفسیر میں کہہ دیا ہے: ابوجعفر طبری، جو کہ امامی شیعہ کے ایک امام ہیں، کا کہنا ہے کہ لفظ 'صراط' صاد کے ساتھ لغتِ قریش ہے۔۔۔ میں نے بطور تنبیہ یہ بات کر دی ہے تاکہ کسی کو اس سے مغالطہ نہ ہو جائے۔'' (لسان المیزان: 100/5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم کہتے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ تفسیر ابوحیان میں ابوجعفر طوسی کے بارے میں یہ لکھا ہے اور یہی درست ہے۔ ہوسکتا ہے کہ تفسیر ابی حیان کا جو نسخہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے پاس تھا، اس میں یہ غلطی ہو، یا خود حافظ رحمہ اللہ سے صرفِ نظر ہو گیا ہو، واللہ اعلم، کیونکہ تفسیر ابن جریر طبری میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

تنبیہ نمبر ⑤:

شاعر ابوبکر محمد بن عباس خوارزمی، جسے امام طبری رحمہ اللہ کا بھانجا خیال کیا گیا ہے، اس کی توثیق ثابت نہیں، اس کی طرف منسوب دیوان میں اشعار کے حوالہ سے علامہ حموی (۶۲۶ھ) لکھتے ہیں:

كَذَبَ، لَمْ يَكُنْ أَبُو جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَافِضِيًّا .

''اس نے جھوٹ بولا، ابوجعفر رحمہ اللہ رافضی نہیں تھے۔''

(مُعجم البلدان: 57/1)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں معتبر اور ثقہ لوگوں کی باتوں کا مکلّف ٹھہرایا ہے، جس کے اپنے دین کا کوئی پتہ نہ ہو، اس کی طرف منسوب باتوں کا بھلا کیوں کر اعتبار ہوسکتا ہے؟

تنبیہ نمبر ⑥:

یہاں ایک بات خصوصیت سے ذکر کرنا ضروری ہے، وہ یہ کہ تاریخ طبری تو امام طبری رحمہ اللہ کی کتاب ہے، لیکن اس کا ضمیمہ «صِلَةُ تَارِيخِ الطَّبَرِيِّ» کے نام سے عریب بن سعد قرطبی (۳۶۹ھ) نے لکھا ہے، اس کی توثیق ثابت نہیں۔ لگتا ہے کہ یہ رافضی تھا، جس نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی توہین کی ہے۔ بعض احباب تاریخ طبری اور ضمیمہ میں فرق نہیں کر سکے، ایک غیر معتبر آدمی کی عبارات کو امام طبری رحمہ اللہ کی عبارات سمجھ بیٹھے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ رحمہ اللہ پر توہین صحابہ کا الزام رکھ دیا، جبکہ آپ رحمہ اللہ اس الزام سے بری ہیں۔

امام طبری رحمہ اللہ کی طرف منسوب کتاب «ذَيْلُ الْمُذَيَّلِ» کا اختصار «اَلْمُنْتَخَبُ مِنْ ذَيْلِ الْمُذَيَّلِ» کے نام سے اسی عریب بن سعد قرطبی نے کیا ہے، لہٰذا اس کتاب میں مذکور باتوں کا کوئی اعتبار نہیں، امام طبری رحمہ اللہ اس سے بری ہیں۔

تاریخ طبری ہر دور میں متداول رہی ہے، ائمہ اہل سنت ہر دور میں موجود رہے ہیں، اگر امام طبری رحمہ اللہ کی تاریخ میں کوئی ایسا ویسا مواد ہوتا، جس سے ثابت ہو کہ امام طبری رافضی ہیں، تو ائمہ اہل سنت ضرور اس بات سے آگاہ کرتے، انہوں نے اگر ایسا نہیں کیا، تو معلوم ہوتا ہے کہ کچھ تھا ہی نہیں، خوامخواہ بعض نے افسانہ بنا دیا ہے۔

دوسرے یہ کہ ہمیں پہلوں کے علم وتقویٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے، وہ لوگ جنہوں نے ہم تک مسلک اہل سنت پہنچایا ہے، وہ بہتر جانتے ہیں کہ ان کے دور میں کون اہل سنت کے عقائد پر تھا اور کون اہل سنت سے ہٹا ہوا، وہ اگر کسی کو اہل سنت میں شمار کرتے ہیں، تو خوب چھان پھٹک کے بعد کرتے ہیں، سو ہمیں یہ حق نہیں کہ بلا دلیل پہلوں سے اختلاف کرنے بیٹھ جائیں، ہمیں صرف یہ چاہیے کہ ان سے علم لیں اور آگے پھیلاتے رہیں۔

رہی بات تاریخ طبری وغیرہ میں ضعیف ومن گھڑت روایات کی، تو یاد رہے کہ محدثین روایات کی سندیں ذکر کر کے بری الذمہ ہو گئے ہیں، اب بعد والوں کو چاہیے کہ خود ہی سندوں کی پرکھ اصول محدثین پر کریں، نہ کہ سندیں بیان کرنے والوں کو کوستے رہ جائیں، محدثین کا اپنی کتابوں میں سندیں ذکر کرنا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے، ہمیں اپنے محسنین کی کوششوں کو قدر کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔ اگر وہ سندیں ذکر نہ کرتے، تو صحیح وسقیم کی تمیز ممکن نہ تھی۔ محدثین نے اپنی کتابوں میں باسند روایتیں ذکر کر کے ہمیں باخبر کر دیا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کی روایات کس قماش کے لوگوں کی بیان کردہ ہیں، لہٰذا ان سے محتاط رہیں۔

تصانیف:

امام طبری رحمہ اللہ کی مشہور تصانیف میں سے «جَامِعُ الْبَيَانِ عَنْ تَأْوِيلِ آيِ الْقُرْآنِ» ہے، جو تفسیر طبری کے نام سے معروف ہے۔ اس کے علاوہ تَارِيخُ الْأُمَمِ وَالْمُلُوكِ، تَهْذِيبُ الْآثَارِ، التَّبْصِيرُ فِي مَعَالِمِ الدِّينِ اور صَرِيحُ السُّنَّةِ سمیت کئی مایہ ناز تصانیف ہیں۔

وفات حسرت آیات:

آپ رحمہ اللہ کی وفات سن ۳۱۰ھ میں ہوئی۔

❁ امام رحمہ اللہ کے شاگرد احمد بن کامل قاضی رحمہ اللہ (۳۵۰ھ) آپ رحمہ اللہ کے جنازہ کے احوال بیان کرتے ہیں:

اِجْتَمَعَ عَلَيْهِ مَنْ لَا يُحْصِيهِمْ عَدَدًا إِلَّا اللّٰهُ.

''آپ رحمہ اللہ کے جنازہ میں شریک افراد کو اللہ کے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا۔''

علامہ یاقوت حموی رحمہ اللہ نے بعض نامعلوم لوگوں سے ذکر کیا ہے کہ امام رحمہ اللہ کا جنازہ رات کو اٹھایا گیا۔ یہ بے سند بات ہے۔

تفسیر طبری:

امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) کی تفسیر کا نام «جَامِعُ الْبَيَانِ عَنْ تَأْوِيلِ آيِ الْقُرْآنِ» ہے، جو ''تفسیر طبری'' کے نام سے معروف ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر کے حوالہ سے یہ عظیم سرمایہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

اَلتَّفْسِيرُ، لَمْ يُصَنِّفْ أَحَدٌ مِّثْلَهُ .

''اس جیسی تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔''

(تاريخ بغداد : 163/2)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

تَفْسِيرُ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرٍ الطَّبَرِيِّ، وَهُوَ مِنْ أَجَلِّ التَّفَاسِيرِ وَأَعْظَمِهَا قَدْرًا .

''تفسیر طبری ایک جلیل قدر اور عظیم المرتبت تفسیر ہے۔''

(مَجموع الفتاوىٰ : 361/13)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَمَّا التَّفَاسِيرُ الَّتِي فِي أَيْدِي النَّاسِ فَأَصَحُّهَا : تَفْسِيرُ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرٍ الطَّبَرِيِّ فَإِنَّهُ يَذْكُرُ مَقَالَاتِ السَّلَفِ بِالْأَسَانِيدِ الثَّابِتَةِ وَلَيْسَ فِيهِ بِدْعَةٌ .

''تمام تفاسیر میں سے صحیح ترین تفسیر، محمد بن جریر طبری کی تفسیر ہے۔ آپ متقدمین مفسرین کے تفسیری اقوال صحیح سندوں سے ذکر کرتے ہیں۔ یہ تفسیر بدعی نظریات سے پاک ہے۔''

(الفتاوىٰ الكبرىٰ : 84/5، مَجموع الفتاوىٰ : 385/13)

❁ مزید فرماتے ہیں:

التَّفَاسِيرُ الْمَأْثُورَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، مِثْلُ تَفْسِيرِ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرٍ الطَّبَرِيِّ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور تابعین عظام سے منقول و ماثور تفاسیر جیسے محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ کی تفسیر۔''

(دَرء تعارض العَقل والنّقل : 21/2)

❁ مفسر ابن عطیہ رحمہ اللہ (۵۴۱ھ) فرماتے ہیں:

ثُمَّ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَرِيرٍ الطَّبَرِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، جَمَعَ عَلَى النَّاسِ أَشْتَاتَ التَّفْسِيرِ، وَقَرَّبَ الْبَعِيدَ وَشَفٰى فِي الْإِسْنَادِ.

''امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ نے لوگوں کے لیے تفسیری موتی چنے، دور پڑے علمی خزینے کو قریب کر دیا اور سند کا اہتمام کیا۔''

(تفسير ابن عطيّة : 31/1)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

رَوَى الْكَثِيرَ عَنِ الْجَمِّ الْغَفِيرِ، وَرَحَلَ إِلَى الْآفَاقِ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ، وَصَنَّفَ التَّارِيخَ الْحَافِلَ، وَلَهُ التَّفْسِيرُ الْكَامِلُ الَّذِي لَا يُوجَدُ لَهُ نَظِيرٌ، وَغَيْرُهُمَا مِنَ الْمُصَنَّفَاتِ النَّافِعَةِ فِي الْأُصُولِ وَالْفُرُوعِ.

''امام طبری رحمہ اللہ نے شیوخ و اساتذہ کے ایک جم غفیر سے کسبِ فیض کیا، طلبِ حدیث میں کئی اسفار کیے، ضخیم تاریخی کتاب تصنیف کی، نیز آپ رحمہ اللہ نے ایک بے مثال تفسیر بھی لکھی۔ اس کے علاوہ بھی آپ کی اصول و فروع میں بہت سی مفید تصانیف ہیں۔''

(البداية والنّهاية : 165/11)

❁ امام طبری رحمہ اللہ کے شاگرد عبد اللہ بن احمد بن جعفر ابو محمد فرغانی رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳۶۲ھ) فرماتے ہیں:

تَمَّ مِنْ كُتُبِ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ جَرِيرٍ كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَجَوَّدَهُ، وَبَيَّنَ فِيهِ أَحْكَامَهُ، وَنَاسِخَهُ وَمَنْسُوخَهُ، وَمُشْكِلَهُ وَغَرِيبَهُ، وَمَعَانِيهِ، وَاخْتِلَافَ أَهْلِ التَّأْوِيلِ وَالْعُلَمَاءِ فِي أَحْكَامِهِ وَتَأْوِيلِهِ، وَالصَّحِيحَ لَدَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ، وَإِعْرَابَ حُرُوفِهِ، وَالْكَلَامَ عَلَى الْمُلْحِدِينَ فِيهِ، وَالْقِصَصَ وَأَخْبَارَ الْأُمَّةِ، وَالْقِيَامَةَ، وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا حَوَاهُ مِنَ الْحِكَمِ وَالْعَجَائِبِ، كَلِمَةً كَلِمَةً، وَآيَةً آيَةً، مِنَ الِاسْتِعَاذَةِ إِلٰى أَبِي جَادَ، فَلَوِ ادَّعٰى عَالِمٌ أَنْ يُصَنِّفَ مِنْهُ عَشْرَةَ كُتُبٍ، كُلُّ كِتَابٍ مِّنْهَا يَحْتَوِي عَلٰى عِلْمٍ مُّفْرَدٍ عَجِيبٍ مُسْتَقْصًى لَّفَعَلَ.

''امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ کی کتب میں سے ایک تفسیر القرآن مکمل ہے، آپ رحمہ اللہ نے اس میں عمدگی کا مظاہرہ کیا، احکامات، ناسخ ومنسوخ، مشکل وغریب، معانی ومفاہیم، علماء ومفسرین کے احکام اور تفسیری اختلافات، راجح اقوال، اعراب پر بحث، ملحدین پر ردود، سابقہ امتوں کے قصص، امت محمدیہ کے احوال، قیامت کے مناظر اور دیگر حکمتیں اور لطائف پر لفظ لفظ اور آیت آیت کر کے شروع سے آخر تک سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ اگر کوئی عالم اس سے دس ایسی کتابیں تصنیف کرنا چاہے کہ جس میں سے ہر کتاب ایک علیحدہ، انوکھے اور تحقیقی فن کو محیط ہو، تو ایسا بعید نہیں۔''

(تاريخ ابن عساكر: 196/52، طَبَقات المُفسرين للدّاوودي: 114/2، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ علامہ ابوالحسن علی بن یوسف قفطی رحمہ اللہ (۶۴۶ھ) فرماتے ہیں:

اَلْعَالِمُ الْكَامِلُ الْفَقِيهُ الْمُقْرِئُ النَّحْوِيُّ اللُّغَوِيُّ الْحَافِظُ الْأَخْبَارِيُّ جَامِعُ الْعُلُومِ، لَمْ يُرَ فِي فُنُونِهِ مِثْلُهُ، سَمِعَ بِبَلَدِهِ وَبِلَادِ الْأَعَاجِمِ وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَمِصْرَ وَالْحِجَازِ الْجَمَّ الْغَفِيرَ، وَاسْتَوْطَنَ بَغْدَادَ، وَصَنَّفَ التَّصَانِيفَ الْكِبَارَ؛ مِنْهَا تَفْسِيرُ الْقُرْآنِ الَّذِي لَمْ يُرَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَلَا أَكْثَرُ فَوَائِدَ، وَكِتَابُ التَّارِيخِ، وَهُوَ أَجَلُّ كِتَابٍ فِي بَابِهِ.

''امام طبری رحمہ اللہ عالم کامل، فقیہ، مقری، نحوی، لغوی، حافظ حدیث، مؤرخ اور ہر فن مولا تھے۔ آپ کی شان کو کوئی نہیں پہنچ سکا، اپنے علاقے کے علاوہ عجم کے علاقے، عراق، شام، مصر اور حجاز وغیرہ میں ایک جم غفیر سے استفادہ کیا۔ بغداد میں مستقل رہائش اختیار کی، کئی بڑی تصانیف لکھیں، جن میں تفسیر القرآن، جس سے بڑی اور مفید کتاب چشم فلک نے نہیں دیکھی اور تاریخ کے موضوع پر کتاب، جو اپنے میدان میں شہکار کی حیثیت رکھتی ہے، شامل ہیں۔''

(إنباه الرُّواة على أنباه النّحاة: 89/3)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلَّذِينَ اعْتَنُوا بِجَمْعِ التَّفْسِيرِ مِنْ طَبَقَةِ الْأَئِمَّةِ السِّتَّةِ أَبُو جَعْفَرِ ابْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ وَيَلِيهِ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ النِّيسَابُورِيُّ وَأَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حَاتِمِ بْنِ إِدْرِيسَ الرَّازِيُّ وَمِنْ طَبَقَةِ شُيُوخِهِمْ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ نَصْرٍ الْكَشِيِّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَهٰذِهِ التَّفَاسِيرُ الْأَرْبَعَةُ قُلَّ أَنْ يَّشُذَّ عَنْهَا شَيْءٌ مِنَ التَّفْسِيرِ الْمَرْفُوعِ وَالْمَوْقُوفِ عَلَى الصَّحَابَةِ وَالْمَقْطُوعِ عَنِ التَّابِعِينَ، وَقَدْ أَضَافَ الطَّبَرِيُّ إِلَى النَّقْلِ الْمَسْتَوْعَبِ أَشْيَاءَ لَّمْ يُشَارِكُوهُ فِيهَا كَاسْتِيعَابِ الْقِرَاءَاتِ وَالْإِعْرَابِ وَالْكَلَامِ فِي أَكْثَرِ الْآيَاتِ عَلَى الْمَعَانِي وَالتَّصَدِّي لِتَرْجِيحِ بَعْضِ الْأَقْوَالِ عَلٰى بَعْضٍ، وَكُلُّ مَنْ صَنَّفَ بَعْدَهٗ لَمْ يَجْتَمِعْ لَهٗ مَا اجْتَمَعَ فِيهِ؛ لِأَنَّهٗ فِي هٰذِهِ الْأُمُورِ فِي مَرْتَبَةٍ مُّتَقَارِبَةٍ وَغَيْرُهٗ يَغْلِبُ عَلَيْهِ فَنٌّ مِّنَ الْفُنُونِ فَيَمْتَازُ فِيهِ وَيَقْصُرُ فِي غَيْرِهٖ.

''چھٹے طبقے کے ائمہ میں سے جنہوں نے تفسیر قرآن کا بیڑا اٹھایا ہے، ان میں امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ ان کے بعد امام ابوبکر محمد بن ابراہیم بن منذر نیشاپوری، ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم بن ادریس رازی رحمہ اللہ اور ان کے شیوخ کے طبقہ میں عبد بن حمید بن نصر کشی رحمہ اللہ سرفہرست ہیں۔ ان چاروں تفاسیر سے شاید ہی کسی آیت کی مرفوع، موقوف یا مقطوع تفسیر چوک گئی ہو۔ روایات نقل کرنے میں امام طبری رحمہ اللہ نے دوسروں کی بہ نسبت کچھ اضافہ کیا ہے۔ قرأتوں، اعراب، آیات کے معانی میں بحث اور اقوال میں راجح ومرجوح کا فرق کرنے کا اہتمام بھی کیا ہے۔ بعد والوں میں کوئی بھی وہ کچھ جمع نہ کر سکا، جو آپ رحمہ اللہ نے جمع کر دیا ہے، کیوں کہ آپ رحمہ اللہ ان فنون میں ایک عالی المرتبت تھے، بعد والوں پر دوسرے فنون غالب آ گئے، لہٰذا آپ اس فن میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ممتاز رہے اور دوسرے فنون میں قاصر رہ گئے۔''

(العُجاب في بَيان الأسباب :203/1)

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

لَهُ التَّصَانِيفُ الْعَظِيمَةُ مِنْهَا تَفْسِيرُ الْقُرْآنِ وَهُوَ أَجَلُّ التَّفَاسِيرِ لَمْ يُؤَلَّفْ مِثْلُهُ كَمَا ذَكَرَهُ الْعُلَمَاءُ قَاطِبَةً، مِنْهُمُ النَّوَوِيُّ فِي تَهْذِيبِهِ وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ جَمَعَ فِيهِ بَيْنَ الرِّوَايَةِ وَالدِّرَايَةِ وَلَمْ يُشَارِكْهُ فِي ذٰلِكَ أَحَدٌ لَّا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ.

''امام طبری رحمہ اللہ کی بہت ہی عظیم الشان تصانیف ہیں، جن میں تفسیر القرآن بھی شامل ہے۔ یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے، جیسا کہ تمام علمائے کرام نے کہا ہے، جن میں حافظ نووی رحمہ اللہ بھی ہیں، آپ نے یہ بات اپنی کتاب 'تہذیب الاسماء و اللغات' میں ذکر کی ہے، کیونکہ امام طبری رحمہ اللہ نے اس تفسیر میں روایت و درایت کو جمع کر دیا ہے، ایسا کام آپ سے پہلے کوئی کر سکا، نہ آپ کے بعد ہی کوئی کر سکا۔''

(طَبَقات المُفسرين، ص 96)

❁ مزید فرماتے ہیں:

..... بَعْدَهُمِ ابْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ وَكِتَابُهُ أَجَلُّ التَّفَاسِيرِ وَأَعْظَمُهَا، ثُمَّ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ مَاجَهْ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَأَبُو الشَّيْخِ بْنُ حَيَّانَ وَابْنُ الْمُنْذِرِ فِي آخَرِينَ وَكُلُّهَا مُسْنَدَةٌ إِلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَأَتْبَاعِهِمْ وَلَيْسَ فِيهَا غَيْرَ ذَالِكَ إِلَّا ابْنُ جَرِيرٍ فَإِنَّهُ يَتَعَرَّضُ لِتَوْجِيهِ الْأَقْوَالِ وَتَرْجِيحِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّالْإِعْرَابِ وَالِاسْتِنْبَاطِ فَهُوَ يَفُوقُهَا بِذَالِكَ .

''ان کے بعد محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ آئے، آپ کی کتاب سب سے بہترین اور عظیم المرتبت تفسیر ہے۔ پھر امام ابن ابی حاتم، ابن ماجہ، حاکم، ابن مردویہ، ابو الشیخ ابن حیان اور ابن منذر رحمہم اللہ آئے۔ ان سب مفسرین نے اپنی تفاسیر میں موقوفات، مقطوعات اور تبع تابعین کے اقوال کا اہتمام کیا ہے، لیکن امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں ان اقوال کی توجیہ و ترجیح، اعراب پر گفتگو اور فقہی استنباط کا اہتمام بھی کیا ہے۔ یوں ان کی تفسیر دوسروں سے زیادہ مفید ہے۔''

(الإتقان في علوم القرآن : 242/4)

❁ مزید فرماتے ہیں:

إِنْ قُلْتَ : فَأَيُّ التَّفَاسِيرِ تُرْشِدُ إِلَيْهِ وَتَأْمُرُ النَّاظِرَ أَنْ يُّعَوِّلَ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ : تَفْسِيرُ الْإِمَامِ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ جَرِيرٍ الطَّبَرِيِّ الَّذِي أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ الْمُعْتَبَرُونَ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يُؤَلَّفْ فِي التَّفْسِيرِ مِثْلُهُ .

''اگر آپ پوچھیں کہ کون سی تفسیر سب سے زیادہ راہنما اور قابل اعتماد ہے؟ میرا جواب ہوگا کہ امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ کی تفسیر، کہ جس کے بے مثال و بے نظیر ہونے پر معتمد علمائے کرام کا اجماع ہے۔''

(الإتقان في علوم القرآن : 244/4)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام فلاس رحمہ اللہ

(۱۶۰۔۲۴۹ھ)

نام، نسب اور کنیت:

ابوحفص، عمرو بن علی بن بحر، فلاس، صیرفی، باہلی۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ کی ولادت سن ۱۶۰ھ کے بعد ہوئی۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے کئی ثقہ ائمہ ومحدثین سے کسب فیض کیا؛ جن میں سفیان بن عیینہ، بشر بن مفضل، عبدالوہاب ثقفی، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، معتمر بن سلیمان، یحییٰ بن سعید قطان، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاذ بن معاذ، وکیع بن جراح، ابوداود طیالسی، یزید بن زریع اور محمد بن فضیل رحمہم اللہ کئی اساطین حدیث شامل ہیں۔

تلامذہ:

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوزرعہ، امام ابوحاتم، امام ابوداود سجستانی، امام ابوعیسیٰ ترمذی، امام ابوعبدالرحمٰن نسائی، عفان بن مسلم، ابوبکر بن ابی الدنیا، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن یحییٰ بن مندہ، جعفر فریابی اور محمد بن جریر رحمہم اللہ آپ کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں۔

توصیف وتوثیق:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام عمرو بن علی فلاس رحمہ اللہ ثقہ، امام، حجت اور امام الجرح والتعدیل تھے، راویوں کی توثیق وتضعیف میں آپ رحمہ اللہ کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ ہر دور کے اہل علم نے آپ رحمہ اللہ کی مدح وستائش فرمائی ہے۔

❁ امام عباس بن عبدالعظیم عنبری رحمہ اللہ (۲۴۶ھ) فرماتے ہیں:

مَا تَعَلَّمْتُ الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ .

''میں نے حدیث صرف امام عمرو بن علی فلاس رحمہ اللہ سے ہی سیکھی۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 249/6، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ (۲۶۴ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ نَرَ بِالْبَصْرَةِ أَحْفَظَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ؛ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ، وَابْنِ الشَّاذَكُونِيِّ، وَعَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ .

''ہم نے بصرہ میں ان تین ائمہ سے بڑے حفاظ حدیث نہیں دیکھے؛ امام علی بن مدینی، امام سلیمان بن داود بن بشر شاذکونی منقری اور امام عمرو بن علی فلاس رحمہم اللہ۔''

(سنن التّرمذي، تحت الرقم : 409)

❁ نیز فرماتے ہیں:

ذَاكَ مِنْ فُرْسَانِ الْحَدِيثِ .

''امام فلاس رحمہ اللہ حدیث کے شہسوار تھے۔''

(طَبَقات المُحدِّثين بأصبهان لأبي الشّيخ : 192/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (۲۷۷ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَرْشَقَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَهُوَ بَصَرِيٌّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَدُوقٌ .

''امام عمرو بن علی فلاس رحمہ اللہ ، امام علی بن مدینی رحمہ اللہ سے بھی زیادہ سج دھج والے تھے، آپ رحمہ اللہ بصری صدوق ہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 249/6، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام نسائی رحمہ اللہ (۳۰۳ھ) فرماتے ہیں:

ثِقَةٌ صَاحِبُ حَدِيثٍ حَافِظٌ .

''آپ رحمہ اللہ ثقہ، محدث اور حافظ ہیں۔''

(مَشيخة النّسائي : 85)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ (۳۸۵ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ مِنَ الْحُفَّاظِ الثِّقَاتِ .

''آپ رحمہ اللہ حافظ حدیث اور ثقہ ہیں۔''

(المؤتلف والمُختلف : 1859/4، 1954)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ کو ''الثقات: ۸/ ۴۸۷'' میں ذکر کیا ہے۔

❁ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ (۴۳۰ھ) نے ''ثبت'' قرار دیا ہے۔

(معرفة الصّحابة : 92/1)

❁ حافظ سمعانی رحمہ اللہ (۵۶۲ھ) فرماتے ہیں:

صَنَّفَ التَّصَانِيفَ مِثْلُ التَّفْسِيرِ وَالتَّارِيخِ ..... وَكَانَ مِنْ أَئِمَّةِ أَهْلِ النَّقْلِ ..... وَكَانَ مِنَ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِينَ .

''آپ رحمہ اللہ نے کئی تصانیف کیں، جن میں تفسیر اور تاریخ شامل ہیں۔.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کا شمار ائمہ محدثین میں ہوتا ہے۔.....آپ رحمہ اللہ ثقہ حفاظ میں سے تھے۔''

(الأنساب : 271/10)

❁ علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ الْفَلَّاسُ إِمَامًا حَافِظًا صَدُوقًا ثِقَةً .

''امام فلاس رحمہ اللہ امام، حافظ، صدوق اور ثقہ تھے۔''

(المُنتظَم : 31/12)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَافِظُ الْإِمَامُ الثَّبْتُ ..... أَحَدُ الْأَعْلَامِ .

''آپ رحمہ اللہ حافظ حدیث، ثقہ امام اور چوٹی کے محدثین میں سے تھے۔''

(تذكرة الحفّاظ : 56/2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

كَانَ يُنْظَرُ بِابْنِ الْمَدِينِيِّ .

''آپ رحمہ اللہ کو امام علی بن مدینی رحمہ اللہ کا ہم مثل قرار دیا جاتا تھا۔''

(ذكر من يُعتمد قوله في الجرح والتّعديل : 184)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ أَئِمَّةِ أَهْلِ الْحَدِيثِ .

''آپ رحمہ اللہ کا شمار ائمہ محدثین میں ہوتا ہے۔''

(طَبَقات الشّافعيين، ص 149)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُ الْأَعْلَامِ الْحُفَّاظِ .

''آپ رحمہ اللہ کبار حفاظ حدیث میں سے ہیں۔''

(هدى السّاري، ص 431)

❁ نیز ''ثقہ، حافظ'' بھی کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب: 5081)

❁ علامہ ابن غزی رحمہ اللہ (۱۱۶۷ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ الْحَافِظُ الْعَلَمُ الشَّيْخُ ..... صَاحِبُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ .

''آپ رحمہ اللہ امام، حافظ، نمایاں شخصیت کے حامل، شیخ اور جرح وتعدیل کے امام تھے۔''

(ديوان الإسلام: 425/3)

تصانیف:

آپ رحمہ اللہ کی چند مشہور تصانیف یہ ہیں:

① المسند

② التاريخ

③ العلل

④ الضعفاء

وفات:

آپ رحمہ اللہ ''عسکر'' میں ماہِ ذوالحجہ، سن ۲۴۹ھ میں فوت ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ساجی رحمہ اللہ

(۲۲۰۔۳۰۷ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابو یحییٰ، زکریا بن یحییٰ بن عبدالرحمٰن، ساجی۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ کی ولادت سن ۲۲۰ھ میں ہوئی۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے اپنے عہد کے اساطین حدیث سے کسب فیض کیا، جن میں عبیداللہ بن معاذ عنبری، احمد بن سنان واسطی، ابراہیم بن سعد جوہری، احمد بن عبدہ ضبی، احمد بن عبد الجبار عطاردی، بشر بن ہلال، عباس عنبری، عیسیٰ بن شاذان، عمرو بن علی، محمد بن بشار، محمد بن مثنیٰ، ابوالربیع زہرانی اور ابوکامل جحدری رحمہم اللہ وغیرہم شامل ہیں۔

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ کے تلامذہ میں ابن عدی، ابوحاتم رازی، طبرانی، ابوبکر اسماعیلی، ابوالحسن اشعری، ابوعمرو بن مطر اور علی بن لؤلؤ وراق وغیرہم رحمہم اللہ اہم ہیں۔

تعریف وتوثیق:

آپ رحمہ اللہ بالاتفاق ثقہ ثبت ہیں، آپ رحمہ اللہ کا شمار چوٹی کے علمائے حدیث اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمائے رجال میں ہوتا ہے، رواۃ حدیث پر مشتمل تقریباً تمام مشہور کتابوں میں آپ رحمہ اللہ کے اقوال نقل ہوئے ہیں، آپ رحمہ اللہ ناقد حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر فقیہ بھی ہیں۔ کئی اہل علم نے آپ رحمہ اللہ کی توثیق و مدح کی ہے، ملاحظہ ہو؛

- امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (۲۷۷ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ ثِقَةً يَعْرِفُ الْحَدِيثَ وَالْفِقْهَ وَلَهُ مُؤَلَّفَاتٌ حِسَانٌ فِي الرِّجَالِ وَاخْتِلَافِ الْعُلَمَاءِ وَأَحْكَامِ الْقُرْآنِ.

''آپ رحمہ اللہ ثقہ تھے، حدیث اور فقہ میں مہارت رکھتے تھے، آپ رحمہ اللہ کی رجال، اہل علم کے (فقہی) اختلاف اور قرآنی احکام کے بارے میں عمدہ کتابیں ہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 601/3، وسندهٗ صحيحٌ)

- ابوعمرو بن مطر رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ کو ''فقیہ بصرہ'' قرار دیا ہے۔

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي: 81/5)

- امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ''الکامل'' میں آپ رحمہ اللہ کے راویوں کے بارے میں تقریباً پونے دوسو اقوال نقل کیے ہیں۔

- امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں حافظ ساجی رحمہ اللہ سے (۱۸) احادیث ذکر کی ہیں۔

- امام حاکم رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ کی حدیث کو ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

(المُستدرك على الصّحيحين، تحت الرقم: 7194)

- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''ثقہ فقیہ'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تقريب التّهذيب : 2028)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ الْحَافِظُ مُحَدِّثُ الْبَصْرَةِ ..... جَمَعَ وَصَنَّفَ .

''آپ رحمہ اللہ امام، حافظ حدیث اور بصرہ کے محدث تھے۔.....آپ رحمہ اللہ نے احادیث جمع کیں اور کتابیں لکھیں۔''

(تذكرة الحُفّاظ : 200/2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

لِلسَّاجِيِّ كِتَابٌ جَلِيلٌ فِي عِلَلِ الْحَدِيثِ يَدُلُّ عَلٰى تَبَحُّرِهٖ فِي هٰذَا الْفَنِّ .

''حافظ ساجی رحمہ اللہ کی علل حدیث میں ایک بہترین کتاب ہے، جو اس فن میں آپ رحمہ اللہ کی مہارت اور وسعت پر دلالت کرتی ہے۔''

(تذكرة الحُفّاظ : 201/2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

الْإِمَامُ، الثَّبْتُ، الْحَافِظُ، مُحَدِّثُ الْبَصْرَةِ وَشَيْخُهَا وَمُفْتِيهَا ..... وَكَانَ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ .

''آپ رحمہ اللہ امام، ثبت، حافظ، بصرہ کے محدث، شیخ اور مفتی تھے۔.....آپ کا شمار ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔''

(سِيَرُ أعلام النُّبلاء : 14/197-198)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْفَقِيهُ الْمُحَدِّثُ شَيْخُ أَبِي الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيِّ فِي السُّنَّةِ وَالْحَدِيثِ .

''آپ رحمہ اللہ فقیہ، محدث تھے۔ عقیدہ اور حدیث میں امام ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ کے شیخ تھے۔''

(البداية والنّهاية : 813/14)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ کو اپنی کتاب ذِكْرُ مَنْ يُّعْتَمَدُ قَوْلُهُ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ (ان لوگوں کا بیان کہ جرح وتعدیل میں جن کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے) میں ذکر کیا ہے۔

تنبیہ:

❁ حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ (۶۲۸ھ) فرماتے ہیں:

مُخْتَلَفٌ فِيهِ فِي الْحَدِيثِ، وَثَّقَهُ قَوْمٌ وَضَعَّفَهُ آخَرُونَ .

''حافظ ساجی رحمہ اللہ حدیث میں مختلف فیہ ہیں، بعض نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے اور دیگر نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(بَيان الوَهم والإيهام : 640/5)

حافظ ابن قطان رحمہ اللہ کی یہ بات مرجوح ہے، حافظ ساجی رحمہ اللہ بالاتفاق ثقہ ہیں، کسی نے آپ رحمہ اللہ کی تضعیف نہیں کی۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ الْأَثْبَاتِ مَا عَلِمْتُ فِيهِ جَرْحًا أَصْلًا .

''آپ رحمہ اللہ ثقات میں سے ہیں، آپ رحمہ اللہ کے بارے میں میں سرے سے کوئی جرح نہیں جانتا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ميزان الاعتدال: 79/2)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَغْتَرَّ أَحَدٌ بِقَوْلِ الْقَطَّانِ قَدْ جَازَفَ بِهٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَمَا ضَعَّفَ زَكَرِيَّا السَّاجِيَّ هٰذَا أَحَدٌ قَطُّ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ الْمُؤَلِّفُ وَقَدْ كَانَ مَعَ مَعْرِفَتِهٖ بِالْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ وَتَصْنِيفِهٖ فِي الْاِخْتِلَافِ كِتَابَهُ الْمَشْهُورِ فِي الْعِلَلِ كِتَابَهُ الْآخَرَ عَالِي الْإِسْنَادِ.

''کوئی شخص حافظ قطان رحمہ اللہ کے قول سے دھوکہ مت کھائے، کیونکہ انہوں نے یہ بات بغیر دلیل کہی ہے، حافظ زکریا ساجی رحمہ اللہ کو کبھی کسی نے ضعیف قرار دیا نہیں، جیسا کہ مؤلف (حافظ ذہبی رحمہ اللہ) نے اشارہ کیا ہے۔ حافظ ساجی رحمہ اللہ فقہ وحدیث میں معرفت رکھنے اور اختلاف مذاہب اور علل حدیث میں کتب تصنیف کرنے کے ساتھ ساتھ عالی الاسناد بھی تھے۔''

(لِسان الميزان: 488/2)

تصانیف:

آپ رحمہ اللہ کی مشہور تصانیف یہ ہیں؛

① علل الحدیث

② کتاب الضعفاء

③ احکام القرآن

④ اختلاف العلماء

⑤ مناقب الشافعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات:

آپ رحمہ اللہ کی وفات سن ۳۰۷ھ میں ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام دُحَیم رحمہ اللہ

(۱۷۰۔۲۵۴ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابوسعید عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی ابن الیتیم الملقب بہ ''دُحَیم''۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ کی ولادت باسعادت ۱۷۰ھ میں ہوئی۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے امام سفیان بن عیینہ، ابومسعر، ولید بن مسلم، عمر بن عبدالواحد، شعیب بن اسحاق، مروان بن معاویہ اور محمد بن شعیب بن شابور جیسے محدثین سے علم حاصل کیا۔

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ کے شاگردوں کی ایک بڑی جماعت ہے۔ان میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابوزرعہ رازی، امام ابوزرعہ دمشقی، امام ابوحاتم رازی، امام محمد بن یحییٰ ذہلی اور امام فریابی وغیرہم رحمہم اللہ شامل ہیں۔

توثیق وتوصیف:

کئی ائمہ محدثین نے آپ رحمہ اللہ کی توثیق وتوصیف کی ہے:

امام عجلی (تاریخ الثقات: ۲۸۷)، امام ابوحاتم (الجرح والتعدیل: ۲۱۲/۵)، امام نسائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مشیخۃ النسائی:۱۶۱)، امام ابن حبان (الثقات:۸/۳۸۱) امام دارقطنی (سوالات الحاکم، ص ۲۳۸)، حافظ ابن یونس رحمہ اللہ (تاریخ بغداد للخطیب:۱۰/۲۶۵)، امام حاکم رحمہ اللہ (المدخل الی الصحیح، ص ۲۱۵) اور خطیب بغدادی (تاریخ بغداد:۱۰/۲۶۵) وغیرہم رحمہم اللہ نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ عَاقِلٌ، رَكِينٌ .

''آپ رحمہ اللہ عقل مند اور سنجیدہ و باوقار شخصیت کے مالک تھے۔''

(العِلَل وَمَعرِفَة الرِّجال:246)

❁ امام ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ دُحَيْمٌ يُمَيِّزُ وَيَضْبِطُ حَدِيثَ نَفْسِهِ .

''امام دُحیم رحمہ اللہ اپنی حدیث کی تمییز اور ضبط میں مہارت رکھتے تھے۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم:5/211)

❁ حافظ حسن بن علی بن بحر قطان رحمہ اللہ (۲۸۰ھ) بیان کرتے ہیں:

قَدِمَ دُحَيْمٌ بَغْدَادَ سَنَةَ اثْنَيْ عَشْرَةَ فَرَأَيْتُ أَبِي وَيَحْيٰى بْنَ مَعِينٍ وَأَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَخَلَفَ بْنَ سَالِمٍ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالصِّبْيَانِ .

''امام دحیم رحمہ اللہ سن ۲۱۲ھ میں بغداد تشریف لائے، تو میں نے اپنے والد گرامی (علی بن بحر بن بری قطان رحمہ اللہ)، امام یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل اور امام خلف بن سالم رحمہم اللہ کو دیکھا، وہ امام دحیم رحمہ اللہ کے سامنے بچوں کی طرح بیٹھ کر لکھ رہے تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الكامل لابن عدي :219/1، تاريخ بغداد للخطيب :549/11، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ عبداللہ بن محمد بن سیار فرہیانی رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) سے پوچھا گیا کہ شام کے جن اہل علم سے آپ کی ملاقات ہے، ان میں سے سب سے قابل اعتماد کون ہیں، فرمایا:

أَعْلَاهُمْ دُحَيْمٌ .

''ان میں سے سب سے بلند پایہ عالم امام دُحَیم رحمہ اللہ تھے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 256/10، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ عَلٰى قَضَائِهَا مِنَ الْمُتْقِنِينَ الَّذِينَ يَحْفَظُونَ عُلَمَاءَ أَهْلِ بَلَدِهٖ بِشُيُوخِهِمْ وَأَنْسَابِهِمْ .

''آپ رحمہ اللہ طبریہ کے قاضی تھے، آپ رحمہ اللہ کا شمار ان پختہ حافظے والے لوگوں میں ہوتا ہے، جو اپنے علاقہ کے اہل علم، ان کے شیوخ اور انساب کے حافظ تھے۔''

(الثّقات : 381/8)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ (۳۶۵ھ) نے آپ رحمہ اللہ کو نقاد ائمہ میں شمار کیا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرجال :134/1)

اور آپ رحمہ اللہ سے تیرہ کے قریب اقوال جرح وتعدیل ذکر کیے ہیں۔

❁ حافظ خلیلی رحمہ اللہ (۴۴۶ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ أَحَدَ حُفَّاظِ الْأَئِمَّةِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَيُعْتَمَدُ عَلَيْهِ فِي تَعْدِيلِ شُيُوخِ الشَّامِ وَجَرْحِهِمْ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آپ رحمہ اللہ حفاظ ائمہ میں سے تھے۔آپ رحمہ اللہ کی جلالتِ علمی پر اہل علم کا اتفاق ہے،شام کے شیوخ کی جرح وتعدیل میں آپ پر اعتماد کیا جاتا ہے۔''

(الإرشاد: 450/1)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْقَاضِي، الْإِمَامُ، الْفَقِيْهُ، الْحَافِظُ، مُحَدِّثُ الشَّامِ ..... وَعُنِيَ بِهٰذَا الشَّأْنِ، وَفَاقَ الْأَقْرَانَ، وَجَمَعَ، وَصَنَّفَ، وَجَرَّحَ وَعَدَّلَ، وَصَحَّحَ وَعَلَّلَ.

''آپ رحمہ اللہ قاضی، امام، فقیہ، حافظ اور شام کے محدث تھے۔.....آپ رحمہ اللہ نے علم حدیث میں دلچسپی لی اور ہم عصروں پر فوقیت لے گئے۔آپ رحمہ اللہ نے حدیث کو جمع کیا اور کتب تصنیف کیں، راویوں کی جرح وتعدیل کی اور احادیث کی صحت وضعف پر کام کیا۔''

(سِيَر أعلام النُّبَلاء: 515/11)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ کو اپنی کتاب «ذِكْرُ مَنْ يُعْتَمَدُ قَوْلُهُ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ» ''ان اہل علم کا تذکرہ، جن کے اقوال جرح وتعدیل میں معتبر مانے جاتے ہیں۔'' (ص ۱۷۳) میں ذکر کیا ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

ثِقَةٌ حَافِظٌ مُتْقِنٌ.

''آپ رحمہ اللہ ثقہ، حافظ اور متقن ہیں۔''

(تقريب التّهذيب: 3793)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات:

آپ رحمہ اللہ نے ۲۵۴ھ میں وفات پائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن صاعد رحمہ اللہ

(۲۲۸۔۳۱۸ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابو محمد، یحییٰ بن محمد بن صاعد بن کاتب، ہاشمی، بغدادی۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ کی ولادت باسعادت ۲۲۸ھ کو ہوئی۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے حصولِ علم کے لیے بصرہ، کوفہ، شام اور مصر کا سفر کیا اور وہاں کے محدثین کرام سے اکتسابِ علم کیا۔

آپ رحمہ اللہ کے مشائخ میں محمد بن سلیمان بن لُوَیْنا، احمد بن منیع بغوی، ابراہیم بن سعید جوہری، محمد بن مثنیٰ، ابو ہشام رفاعی، محمد بن اسماعیل بخاری، یعقوب دورقی، قاسم بن محمد مروزی، عمر بن شبہ، ربیع بن سلیمان مرادی، ابو مسلم حرانی، عبداللہ بن شبیب ربعی، ابوسعید اشج، زبیر بن بکار، محمد بن عبداللہ مخرمی، سلمہ بن شبیب اور محمد بن عبداللہ مخرمی وغیرہم رحمہم اللہ شامل ہیں۔

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ کے تلامذہ میں محدثین کرام کی ایک بڑی جماعت شامل ہے۔ ان میں درج ذیل نام بہت اہم ہیں؛

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بغوی، دارقطنی، ابن شاہین، طبرانی، ابن عدی، ابوعمر ابن حیویہ، ابوطاہر مخلص اور ابومسلم کاتب وغیرہم رحمہم اللہ۔

توثیق وتوصیف:

کئی اہل علم نے آپ رحمہ اللہ کی توثیق فرمائی ہے۔

امام ابراہیم حربی (تاریخ اسماء الثقات، ص ۲۳۹)، امام دارقطنی (السنن: ۱/ ۳۱۹) اور حافظ خلیلی رحمہ اللہ (الارشاد: ۲/ ۶۱۱)، نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

❁ محدث ابوعلی نیشاپوری رحمہ اللہ (۳۴۹ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ فِي أَقْرَانِ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ فِي فَهْمِهِ .

''امام ابومحمد ابن صاعد رحمہ اللہ کے ہم عصروں میں کوئی بھی آپ جیسا فہم نہیں رکھتا تھا۔''

(تاریخ ابن عساکر : 361/64، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ امام حاکم رحمہ اللہ (۴۰۵ھ) بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا عَلِيٍ الْحَافِظَ يُقَدِّمُ أَبَا مُحَمَّدِ بْنَ صَاعِدٍ عَلٰى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ دَاوٗدَ فِي الْفَهْمِ وَالْحِفْظِ .

''میں نے حافظ ابوعلی نیشاپوری رحمہ اللہ کو سنا، آپ رحمہ اللہ ابومحمد بن صاعد رحمہ اللہ کو فہم اور حفظ میں ابوالقاسم بن منیع اور ابوبکر بن داؤد رحمہما اللہ دونوں پر مقدم کرتے تھے۔''

(تاریخ بغداد للخطیب : 231/14، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ امام بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ حُفَّاظِ أَهْلِ الْعِرَاقِ .

''امام ابن صاعد رحمہ اللہ کا شمار اہل عراق کے چوٹی کے حفاظ حدیث میں ہوتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(القراءة خلف الإمام، تحت الرقم: 361)

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ أَحَدَ حُفَّاظِ الْحَدِيثِ، وَمِمَّنْ عُنِيَ بِهِ، وَرَحَلَ فِي طَلَبِهِ.

''آپ رحمہ اللہ حفاظِ حدیث میں سے تھے، نیز آپ رحمہ اللہ نے علم حدیث میں دلچسپی لی اور اس کے لیے سفر بھی کیے۔''

(تاريخ بغداد: 231/14)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ، الْحَافِظُ، الْمُجَوِّدُ، مُحَدِّثُ الْعِرَاقِ، أَبُو مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ، الْبَغْدَادِيُّ، مَوْلَى الْخَلِيْفَةِ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُوْرِ، رَحَّالٌ، جَوَّالٌ، عَالِمٌ بِالعِلَلِ وَالرِّجَالِ ..... وَجَمَعَ وَصَنَّفَ وَأَمْلٰى.

''ابو محمد ہاشمی بغدادی مولیٰ خلیفہ ابی جعفر منصور رحمہ اللہ امام، حافظ، مجود، محدث عراق، طلب حدیث میں چہار سو سفر کرنے والے اور علل حدیث اور جرح وتعدیل کے عالم تھے۔.....آپ رحمہ اللہ نے احادیث جمع کیں، تصانیف لکھیں اور احادیث املا کرائیں۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء: 501/14)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اَلْحَافِظُ، اَلْإِمَامُ، الثِّقَةُ.

''آپ رحمہ اللہ حافظ، امام اور ثقہ تھے۔''

(تذكرة الحُفّاظ: 776/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ نیز فرماتے ہیں:

لَهٗ كَلَامٌ مَتِينٌ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ وَالْعِلَلِ، يَدُلُّ عَلٰى تَبَحُّرِهٖ وَسِعَةِ عِلْمِهٖ .

''آپ رحمہ اللہ نے جرح وتعدیل اور علل کے بارے میں بڑا عمدہ وٹھوس کلام کیا ہے، جو آپ کے تبحر علمی اور وسعت علمی پر دلیل ہے۔''

(تاريخ الإسلام : 576/13)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ کو اپنی کتاب «ذِكْرُ مَنْ يُعْتَمَدُ قَوْلُهٗ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ» ''ان اہل علم کا تذکرہ، جن کے اقوال جرح وتعدیل میں معتبر مانے جاتے ہیں۔'' میں ذکر کیا ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے بھی آپ رحمہ اللہ سے جرح وتعدیل کے اقوال نقل کیے ہیں۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

رَحَلَ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ، وَكَتَبَ وَسَمِعَ وَحَفِظَ، وَكَانَ مِنْ كِبَارِ الْحُفَّاظِ وَشُيُوخِ الرِّوَايَةِ، وَكَتَبَ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْأَكَابِرِ، وَلَهٗ تَصَانِيفُ تَدُلُّ عَلٰى حِفْظِهٖ وَفِقْهِهٖ وَفَهْمِهٖ .

''آپ رحمہ اللہ نے طلب حدیث کے لیے سفر کیے، لکھا، سنا اور حفظ کیا، آپ رحمہ اللہ کا شمار کبار حفاظ اور محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ سے اکابر اہل علم کی ایک جماعت نے لکھا۔ آپ رحمہ اللہ کی تصانیف بھی ہیں، جو آپ کے حفظ، فقہ اور فہم پر دلالت کناں ہیں۔''

(البداية والنّهاية : 51/15)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

مِنْ كِبَارِ الْحُفَّاظِ .

''آپ رحمہ اللہ کا شمار کبار حفاظ حدیث میں ہوتا ہے۔''

(نتائج الأفكار :423/1)

فائدہ:

❁ فقیہ ابوبکر ابہری مالکی رحمہ اللہ (۳۷۵ھ) کا بیان ہے:

كُنْتُ عِنْدَ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، فَجَاءَ تْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ لَهُ : أَيُّهَا الشَّيْخُ مَا تَقُولُ فِي بِئْرٍ سَقَطَتْ فِيهَا دَجَاجَةٌ فَمَاتَتْ، هَلِ الْمَاءُ طَاهِرٌ أَمْ نَجِسٌ؟ فَقَالَ يَحْيٰى : وَيْحَكِ كَيْفَ سَقَطَتِ الدَّجَاجَةُ فِي الْبِئْرِ؟ قَالَتْ : لَمْ تَكُنِ الْبِئْرُ مُغَطَّاةً، فَقَالَ يَحْيَى : أَلَا غَطَّيْتِهَا حَتّٰى لَا يَقَعَ فِيهَا شَيْءٌ؟ قَالَ الْأَبْهَرِيُّ : فَقُلْتُ لَهَا : يَا هٰذِهِ إِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَاءُ تَغَيَّرَ فَهُوَ طَاهِرٌ، وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ يَحْيٰى مِنَ الْفِقْهِ مَا يُجِيبُ الْمَرْأَةَ .

''میں امام یحییٰ بن محمد بن صاعد رحمہ اللہ کے ہاں موجود تھا۔ آپ کے پاس ایک عورت آئی، کہنے لگی: شیخ! آپ اس کنویں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، جس میں مرغی گر کر مر جائے، کیا پانی پاک رہے گا یا ناپاک ہو جائے گا؟ امام ابن صاعد رحمہ اللہ نے فرمایا: تیری بربادی ہو! مرغی کنویں میں کیسے گر گئی؟ عورت کہنے لگی: کنواں ڈھانپا ہوا نہیں تھا۔ امام یحییٰ (ابن صاعد) رحمہ اللہ نے فرمایا: تُو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اسے ڈھانپ کر کیوں نہ رکھا، تاکہ اس میں کوئی چیز نہ گر پاتی؟ ابہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے اس عورت سے کہا: خاتون! اگر پانی (کا رنگ، بُو یا ذائقہ) نہیں بدلا، تو وہ پاک ہے۔ امام ابن صاعد رحمہ اللہ کے پاس عورت کو جواب دینے کے لیے فقہ نہ تھی۔''

(تاريخ بغداد للخطيب: 231/14، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ اس واقعہ کو نقل کر کے فرماتے ہیں:

قُلْتُ: هٰذَا الْقَوْلُ تَظَنُّنٌ مِنَ الْأَبْهَرِيِّ، وَقَدْ كَانَ يَحْيٰى ذَا مَحَلٍّ مِنَ الْعِلْمِ عَظِيمٌ، وَلَهٗ تَصَانِيفُ فِي السُّنَنِ، وَتَرْتِيبُهَا عَلَى الْأَحْكَامِ يَدُلُّ مَنْ وَقَفَ عَلَيْهَا وَتَأَمَّلَهَا عَلٰى فِقْهِهٖ، وَلَعَلَّ يَحْيٰى لَمْ يُجِبِ الْمَرْأَةَ؛ لِأَنَّ الْمَسْأَلَةَ فِيهَا خِلَافٌ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَتَوَرَّعَ أَنْ يَتَقَلَّدَ قَوْلَ بَعْضِهِمْ، أَوْ كَرِهَ أَنْ يَنْصِبَ نَفْسَهٗ لِلْفُتْيَا، وَلَيْسَ هُوَ مِنَ الْمُرْتَسِمِينَ بِهَا، وَأَحَبَّ أَنْ يَكِلَ ذٰلِكَ إِلَى الْفُقَهَاءِ الْمُشْتَهِرِينَ بِالْفَتَاوٰى وَالنَّظَرِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''یہ ابہری رحمہ اللہ کا محض گمان تھا، ورنہ امام یحییٰ (ابن صاعد) رحمہ اللہ کا علمی مقام بہت بڑا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے حدیث اور ان کی فقہی ترتیب پر بہت سے کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جو شخص ان کتابوں سے واقفیت حاصل کر لے اور بغور مطالعہ کر لے، تو وہ جان جائے گا کہ ابن صاعد رحمہ اللہ فقیہ تھے۔ ممکن ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے اس عورت کو جواب اس لیے نہ دیا کہ اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف تھا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ رحمہ اللہ نے اس بارے میں کسی ایک کی رائے کی تقلید کرنا پسند نہ کیا ہو یا اس وجہ سے اپنے آپ کو فتویٰ دینے سے روکا ہو کہ آپ اس سلسلے میں بڑے بڑے معروف لوگوں میں سے نہ تھے، آپ رحمہ اللہ نے یہ پسند فرمایا کہ اس مسئلہ کو معروف اہل فتویٰ اور فقہاء کے سپرد کیا جائے۔''

(تاریخ بغداد : 231/14)

تصانیف:

آپ رحمہ اللہ کی درج تصانیف ہیں؛

① مجلسان من امالی ابن صاعد

② مسند ابن ابی اَوفی

③ مسند ابی بکر الصدیق

④ مسند عبداللہ بن مسعود

⑤ کتاب السنن فی الفقہ

⑥ کتاب القراءات

⑦ الزوائد علی الزہد لابن المبارک

⑧ کتاب الشہادات

⑨ المسند فی الحدیث

⑩ جزء من حدیث ابن صاعد

وفات:

آپ رحمہ اللہ کی وفات ۳۱۸ھ میں ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابوالشیخ ابن حیان رحمہ اللہ

(۲۷۴۔۳۶۹ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابومحمد، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان، ابوالشیخ، اصبہانی۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ ۲۷۴ھ میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ:

محمود بن فرج زاہد، ابراہیم بن سعدان، محمد بن عبداللہ بن حسن بن حفص، محمد بن اسد مدینی، احمد بن محمد بن علی خزاعی، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابراہیم بن رُستہ، ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بزار، اسحاق بن اسماعیل رَملی، جعفر فریابی، محمد بن یحییٰ مروزی، ابوخلیفہ جمحی، قاسم مطرز، مفضل بن محمد جندی، ابوعروبہ حرانی، علی بن سعید رازی، ابراہیم بن علی عمری، ابوالقاسم بغوی، احمد بن جعفر جمال، احمد بن یحییٰ بن زہیر اور ابویحییٰ موصلی وغیرہم رحمہم اللہ۔

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ سے ابن مندہ، ابن مردویہ، ابوسعد مالینی، ابوسعید نقاش، سفیان بن حسنکویہ، ابونعیم اصبہانی، محمد بن عبدالرزاق بن ابی الشیخ، فضل بن احمد قصار اور ابوطاہر محمد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد بن عبدالرحیم کاتب رحمہ اللہ سمیت کئی علما نے کسب فیض کیا۔

تعریف توثیق:

❁ محدث ابن مردویہ رحمہ اللہ (۴۱۰ھ) فرماتے ہیں:

ثِقَةٌ مَأْمُوْنٌ، صَنَّفَ التَّفْسِيْرَ وَالْكُتُبَ الْكَثِيرَةَ فِي الْأَحْكَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ.

''آپ رحمہ اللہ ثقہ مامون ہیں، آپ رحمہ اللہ نے تفسیر اور احکام وغیرہ میں بہت ساری کتابیں تصنیف کیں۔''

(سِير أعلام النُّبلاء للذّهبي : 278/16)

❁ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ (۴۳۰ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ الثِّقَاتِ وَالْأَعْلَامِ صَنَّفَ الْأَحْكَامَ وَالتَّفْسِيرَ وَالشُّيُوخَ .

''آپ رحمہ اللہ ثقہ اور چوٹی کے محدثین میں سے ہیں، آپ رحمہ اللہ نے احکام، تفسیر اور شیوخ کے بارے میں تصانیف کی ہیں۔''

(تاريخ أصبهان : 51/2)

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ ابْنُ حَيَّانَ حَافِظًا ثَبْتًا ضَابِطًا مُتْقِنًا .

''امام ابن حیان رحمہ اللہ حافظ، ثبت، ضابط اور متقن تھے۔''

(تاريخ بغداد : 136/14)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

الْإِمَامُ، الْحَافِظُ، الصَّادِقُ، مُحَدِّثُ أَصْبَهَانَ ..... صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آپ رحمہ اللہ امام، حافظ حدیث، صادق، محدث اصبہان اور صاحب تصانیف ہیں۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 276/16)

❁ نیز فرماتے ہیں:

كَانَ حَافِظًا، عَارِفًا بِالرِّجَالِ وَالْأَبْوَابِ، كَثِيرَ الْحَدِيثِ إِلَى الْغَايَةِ، صَالِحًا، عَابِدًا، قَانِتًا لِلّٰهِ .

''آپ رحمہ اللہ حافظ حدیث، رجال اور فقہی مسائل پر دسترس رکھنے والے اور کثیر الحدیث تھے، متقی و پرہیز گار، عابد اور اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرمانبردار تھے۔''

(تاريخ الإسلام : 305/8)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَافِظُ الْكَبِيرُ ثِقَةٌ .

''آپ رحمہ اللہ حافظ کبیر اور ثقہ ہیں۔''

(لِسان الميزان : 690/7)

تصانیف:

آپ رحمہ اللہ کی بہت سی تصانیف ہیں، جن میں بعض مطبوع، بعض مخطوط اور بعض مفقود ہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اکثر تصانیف کا ذکر کیا ہے۔

① اخلاق النبی وآدابہ

② ثواب الاعمال

③ کتاب السنۃ الواضحۃ

④ کتاب العظمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ کتاب السنن

⑥ کتاب الاذان

⑦ کتاب الفرائض والوصایا

⑧ کتاب المواقیت

⑨ کتاب النکاح

⑩ کتاب الضحایا والعقیقۃ

⑪ کتاب السَبق والرمي

⑫ کتاب التفسیر

⑬ کتاب النوادر والنتف

⑭ کتاب الاقران

⑮ کتاب التاریخ

⑯ فوائد الاصبھانیین

⑰ حدیث ابی الزبیر عن غیر جابر

⑱ اَمثال الحدیث

⑲ التوبیخ والتنبیہ

⑳ العوالی

㉑ طبقات المحدثین باصبہان والواردین علیہا

㉒ حکایات عن ابی الشیخ

عقیدہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ رحمہ اللہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ ومنہج پر تھے، اسی کے داعی اور مبلغ تھے۔ آپ رحمہ اللہ کی کتب اس پر بین دلیل ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے کتاب العظمہ اور کتاب السنہ میں اہل سنت کا عقیدہ درج کیا ہے اور اسے کتاب وسنت سے مزین کیا ہے۔

❀ آپ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب العظمۃ (۲/۵۴۳) میں باب قائم کیا ہے:

ذِكْرُ عَرْشِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكُرْسِيِّهٖ وَعِظَمِ خَلْقِهِمَا، وَعُلُوِّ الرَّبِّ فَوْقَ عَرْشِهٖ.

''اللہ کے عرش، اس کی کرسی اور ان دونوں کے بڑے حجم والا ہونے کا بیان، نیز یہ بیان کہ اللہ عرش پر بلند ہے۔''

تنبیہ:

علامہ محمد زاہد کوثری جرکسی (۱۳۷۱ھ) نے آپ رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا ہے:

ضَعَّفَهٗ بَلَدِيُّهُ الْحَافِظُ أَبُو أَحْمَدَ الْعَسَّالُ، وَلَهٗ مَيْلٌ إِلَى التَّجْسِيمِ.

''آپ رحمہ اللہ کو آپ کے ہم وطن حافظ ابواحمد عسال رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے، ابوالشیخ رحمہ اللہ عقیدہ تجسیم کی طرف مائل تھے۔'' (التأنیب، ص 69)

علامہ کوثری نے دو باتیں کی ہیں۔

① امام ابوالشیخ مجسمہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

② آپ کو حافظ ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم عسال رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔

دونوں باتوں میں کوئی سچائی نہیں۔ امام ابوالشیخ رحمہ اللہ کو کسی نے فرقہ مجسمہ میں شمار نہیں کیا۔ بلکہ آپ رحمہ اللہ اہل سنت کے بڑے امام ہیں۔ آپ کی کتب اس پر شاہد ہیں، خصوصاً آپ رحمہ اللہ کی تصنیف لطیف ''العظمۃ'' جو اہل سنت کے عقائد پر مبنی کتاب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہا حافظ ابواحمد عسال رحمہ اللہ کا ضعیف کہنا، تو یہ دنیا کی بے حقیقت بات ہے۔

① حافظ ابواحمد عسال رحمہ اللہ (۳۴۹ھ) امام ابوالشیخ رحمہ اللہ کے استاذ ہیں، استاذ اپنے ثقہ شاگرد پر جرح کیسے کرسکتا ہے؟

② امام ابوالشیخ رحمہ اللہ اپنی کتاب طبقات المحدثین باصبہان والواردین علیہا میں اپنے استاذ ابواحمد عسال کی توصیف وتوثیق کرتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ شاگرد تو استاذ کی توثیق کرے اور استاذ شاگرد کی تضعیف کرے؟

③ جرح وتعدیل کی کتابوں میں حافظ ابواحمد عسال رحمہ اللہ کا قول نہیں ملتا۔

④ کسی بھی ثقہ عالم نے اس جرح کو اپنی کتاب میں ذکر نہیں کیا۔

تنبیہ:

ابواحمد عسال رحمہ اللہ کا یہ قول کتاب الرد علی ابی بکر الخطیب میں موجود ہے۔

① یہ کتاب بے سند ہے۔

② حافظ ابن نجار رحمہ اللہ (۶۴۳ھ) کی طرف منسوب ہے۔ یہ آپ رحمہ اللہ کی تالیف نہیں، کسی جھوٹے نے حافظ خطیب کے رد میں کتاب لکھی ہے، جو حافظ ابن نجار رحمہ اللہ کے نام لگادی گئی۔

③ آج تک کسی نے اسے ابن نجار رحمہ اللہ کی تصنیف میں شمار نہیں کیا۔

④ دراصل یہ کتاب ابوالفتح عیسیٰ بن ابی بکر بن ایوب حنفی (۶۲۴ھ) کی طرف منسوب ہے۔

⑤ ابوالفتح حنفی اور امام ابواحمد عسال رحمہ اللہ کے مابین دوسو پچھتر (۲۷۵) سال کا فاصلہ ہے، امام ابواحمد عسال رحمہ اللہ تک سند موجود نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحاصل:

امام ابوالشیخ ابن حیان رحمہ اللہ پر امام ابواحمد عسال رحمہ اللہ کی جرح قطعاً ثابت نہیں۔

وفات:

آپ رحمہ اللہ سن ۳۶۹ھ کو فوت ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ موسیٰ بن ہارون حمال رحمہ اللہ

(۲۱۴۔۲۹۴ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابوعمران، موسیٰ بن ہارون بن عبداللہ، حمال، بزاز، بغدادی۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ سن ۲۱۴ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے اپنے عہد کے اساطین حدیث سے کسب فیض کیا، جن میں آپ رحمہ اللہ کے والد گرامی ہارون بن عبداللہ، علی بن الجعد، احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، یحییٰ بن معین، ہارون بن معروف اور محمد بن جعفر ورکانی وغیرہم رحمہم اللہ شامل ہیں۔

تلامذہ:

ابوبکر شافعی، ابوالقاسم طبرانی، ابوطاہر ذہلی، ابوبکر ضبعی، ابوسہل ابن زیاد قطان، جعفر خلدی، دعلج بن احمد، ابن منذر اور علی بن ہارون سمار رحمہم اللہ سمیت کئی حفاظ آپ رحمہ اللہ کے تلامذہ ہیں۔

تعریف وتوثیق:

امام موسیٰ بن ہارون حمال بالاتفاق ثقہ ہیں، آپ رحمہ اللہ عظیم محدث، ناقد حدیث،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام کبیر، حجت اور حافظ ہیں۔ آپ رحمہ اللہ جرح وتعدیل کے زبردست امام ہیں۔
کئی اہل علم نے آپ رحمہ اللہ کی مدح وستائش فرمائی ہے۔

❁ امام ابوالحسن احمد بن جعفر ابن المنادی رحمہ اللہ (۳۳۶ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ أَحَدَ الْمَشْهُورِينَ بِالْحِفْظِ وَالثِّقَةِ وَمَعْرِفَةِ الرِّجَالِ .

''آپ رحمہ اللہ کا شمار ان اہل علم میں ہوتا ہے، جو حفظ، ثقاہت اور رجال حدیث کی معرفت میں مشہور ہیں۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 48/15، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی رحمہ اللہ (۳۴۲ھ) بیان کرتے ہیں:

مَا رَأَيْنَا فِي حُفَّاظِ الْحَدِيثِ أَهْيَبَ وَلَا أَوْرَعَ مِنْ مُوسَى بْنِ هَارُونَ، كَانَ إِذَا قَعَدَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي فِي مَجْلِسِهِ لَا يُحَدِّثُ حَتّٰى يَحْضُرَ مُوسَى بْنُ هَارُونَ .

''ہم نے حفاظ حدیث میں موسیٰ بن ہارون رحمہ اللہ سے بڑھ کر ہیبت اور تقویٰ وورع والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام اسماعیل بن اسحاق قاضی رحمہ اللہ جب اپنی مجلس (تحدیث) میں بیٹھتے، تو تب تک حدیث بیان کرنا شروع نہ کرتے، جب تک موسیٰ بن ہارون حمال رحمہ اللہ تشریف نہ لے آتے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 48/15، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ (۳۶۵ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ عَالِمًا بِعِلَلِ الْحَدِيثِ مُتَوَقِّيًا وَلَمْ يُحَدِّثْ إِلَّا عَنْ ثِقَةٍ .

''آپ رحمہ اللہ علل حدیث کے ماہر عالم تھے، نہایت محتاط تھے اور صرف ثقہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت لیتے تھے۔‘‘

(الكامل في ضُعفاء الرجال :235/1)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ’’ثقہ مامون‘‘ کہا ہے۔

(سؤالات الحاكم للدّارقطني :231)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَوْثَقُ وَأَثْبَتُ وَلَا يُدَلِّسُ وَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ شَيْءٌ .

’’آپ رحمہ اللہ بڑے درجہ کے ثقہ وثبت تھے، آپ رحمہ اللہ تدلیس نہیں کرتے تھے، آپ کی کسی حدیث پر انکار نہیں کیا گیا۔‘‘

(سؤالات السّهمي :251، 388)

❁ حافظ ابومحمد عبدالغنی بن سعید ازدی رحمہ اللہ (۴۰۹ھ) فرماتے ہیں:

أَحْسَنُ النَّاسِ كَلَامًا عَلٰى حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ؛ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِينِيِّ فِي وَقْتِهٖ، وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ فِي وَقْتِهٖ، وَعَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي وَقْتِهٖ .

’’تین شخصیات ایسی ہیں، جن کا اپنے اپنے زمانہ میں حدیث پر کلام نہایت عمدہ ہے؛ علی ابن المدینی، موسیٰ بن ہارون حمال، علی بن عمر دارقطنی رحمہم اللہ۔‘‘

(تاريخ بغداد للخطيب : 48/15، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ خلیلی رحمہ اللہ (۴۴۶ھ) فرماتے ہیں:

حَافِظٌ، بَارِعٌ، ثِقَةٌ .

’’آپ رحمہ اللہ حافظ حدیث، پرہیزگار اور ثقہ تھے۔‘‘

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الإرشاد : 600/2)

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ ثِقَةً عَالِمًا حَافِظًا .

''آپ رحمہ اللہ ثقہ، عالم اور حافظ ہیں۔''

(تاريخ بغداد : 48/15)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ إِمَامَ أَهْلِ عَصْرِهِ وَعَلَّامَةَ وَقْتِهِ فِي الْحِفْظِ وَالْمَعْرِفَةِ بِالرِّجَالِ وَالْإِتْقَانِ، وَكَانَ ثِقَةً صَدُوقًا شَدِيدَ الْوَرْعِ، عَظِيمَ الْهَيْبَةِ .

''آپ رحمہ اللہ اپنے زمانے کے امام تھے، حفظ، رجال حدیث کی معرفت اور اتقان میں اپنے عہد کے علامہ تھے۔ آپ رحمہ اللہ ثقہ، صدوق تھے، متقی و پرہیز گار اور بڑی ہیبت والے تھے۔''

(المُنتظم : 58/13)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَافِظُ الْإِمَامُ الْحُجَّةُ ..... مُحَدِّثُ الْعِرَاقِ ..... صَنَّفَ وَجَمَعَ .

''آپ رحمہ اللہ حافظ، امام، حجت تھے۔..... محدث عراق تھے۔..... آپ رحمہ اللہ نے تصانیف لکھیں اور احادیث جمع کیں۔''

(تذكرة الحُفّاظ : 176/2)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ کو اپنی کتاب «ذِكْرُ مَنْ يُعْتَمَدُ قَوْلُهُ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ» ''ان اہل علم کا تذکرہ، جن کے اقوال جرح وتعدیل میں معتبر مانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں۔'' میں ذکر کیا ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''ثقہ، حافظ، کبیر'' کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 7022، تعجيل المَنفعة : 292/2)

تصانیف:

آپ رحمہ اللہ کی تصانیف میں مندرج ذیل کا ذکر ملتا ہے؛

① فوائد ابی عمران موسیٰ بن ہارون البزّاز (مطبوع)

② احادیث ابی عمران موسیٰ بن ہارون البزاز (حدیث ابی عمران)

③ تاریخ وفیات شیوخہ

وفات:

❁ محدث احمد بن عیسیٰ بن ہیثم تمار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

مَاتَ مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبَزَّازُ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِاثْنَتَي عَشَرَةَ بَقِيَتْ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَّتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ الْفِرْيَابِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ أُخْتِهِ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ، وَدُفِنَ بِبَابِ حَرْبٍ.

''امام موسیٰ بن ہارون بزاز رحمہ اللہ بروز جمعرات ۱۸ شعبان سن ۲۹۴ھ کو فوت ہوئے، آپ رحمہ اللہ کی نماز جنازہ تین مختلف مقامات پر امام فریابی، امام ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ اور آپ رحمہ اللہ کے بھانجے نے پڑھائی، آپ رحمہ اللہ کو ''باب حرب'' کے پاس دفن کیا گیا۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 48/15، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن اسحاق سراج رحمہ اللہ

(۲۱۸ھ۔۳۱۳ھ)

نام ونسبت اور کنیت:

ابوالعباس، محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن مہران، سراج، ثقفی، نیشاپوری۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ کی ولادت سن ۲۱۸ھ کو نیشاپور میں ہوئی۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے حصول علم حدیث کے لیے طویل اسفار کیے، جن میں خراسان، بغداد، بصرہ، کوفہ، رَے اور حجاز شامل ہیں، آپ رحمہ اللہ نے وہاں اپنے عہد کے کبار ائمہ ومحدثین سے کسب فیض کیا، جن میں مشہور نام یہ ہیں؛

قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، حسن بن عیسیٰ ماسرجسی، محمد بن ابان بلخی، محمد بن بکار بن ریان، محمد بن حمید رازی، ہناد بن السری اور محمد بن ابی عمر عدنی اہم ترین ہیں۔

تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ کے تلامذہ میں کبار اہل علم کا شمار ہوتا ہے، جن میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابوحاتم رازی، امام ابوعیسیٰ ترمذی، ابوبکر بن ابی الدنیا، ابوالعباس ابن عقدہ، ابن حبان، حافظ ابوعلی نیشاپوری، ابن عدی، ابواحمد حاکم، حسینک، ابواسحاق مزکی اور ابوالحسین خفاف وغیرہم رحمہم اللہ شامل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توصیف وتوثیق:

❁ امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رحمہ اللہ (۳۲۷ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ صَدُوقٌ ثِقَةٌ .

''آپ رحمہ اللہ صدوق ثقہ تھے۔''

(الجرح والتّعديل : 196/7)

❁ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ (۴۰۵ھ) فرماتے ہیں:

مُحَدِّثُ عَصْرِهٖ .

''آپ رحمہ اللہ اپنے عہد کے محدث تھے۔''

(تاريخ نيسابور : 974)

❁ حافظ خلیلی رحمہ اللہ (۴۴۶ھ) فرماتے ہیں:

ثِقَةٌ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، مِنْ شَرْطِ الصَّحِيحِ .

''آپ رحمہ اللہ بالاتفاق ثقہ ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر پورے اُترتے تھے۔''

(الإرشاد : 828/3)

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ مِنَ الْمُكْثِرِينَ الثِّقَاتِ الصَّادِقِينَ الْأَثْبَاتِ، عُنِيَ بِالْحَدِيثِ، وَصَنَّفَ كُتُبًا كَثِيرَةً وَهِيَ مَعْرُوفَةٌ مَشْهُورَةٌ .

''آپ رحمہ اللہ کا شمار کثیر الحدیث ثقہ، سچے اور ثبت راویوں میں ہوتا ہے، آپ رحمہ اللہ نے حصول حدیث کا اہتمام کیا، آپ رحمہ اللہ نے کئی مشہور ومعروف کتابیں تصنیف کیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تاریخ بغداد :248/1)

❁ حافظ سمعانی رحمہ اللہ (۵۶۲ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ مُحَدِّثَ عَصْرِهٖ بِخُرَاسَانَ، رَأَى يَحْيَى بْنَ يَحْيٰى، وَهُوَ إِمَامُ الْحَدِيثِ بَعْدَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ.

''آپ رحمہ اللہ اپنے زمانہ کے خراسان کے امام تھے، آپ رحمہ اللہ نے امام یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری رحمہ اللہ کو دیکھا، جو کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کے بعد حدیث کے امام تھے۔''

(الأنساب : 113/7)

❁ حافظ ابن نقطہ رحمہ اللہ (۶۲۹ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ إِمَامُ الْحَدِيثِ بِبُخَارٰى بَعْدَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ..... .

''آپ رحمہ اللہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کے بعد بخاریٰ میں حدیث کے امام تھے۔''

(التّقييد، ص 39)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ الْحَافِظُ الثِّقَةُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ، مُحَدِّثُ خُرَاسَانَ ..... صَاحِبُ الْمُسْنَدِ الْكَبِيرِ عَلَى الْأَبْوَابِ وَالتَّأْرِيخِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ.

''آپ رحمہ اللہ حافظ، امام، ثقہ، شیخ الاسلام اور محدث خراسان ہیں۔ ..... آپ رحمہ اللہ ''مسند کبیر'' جو ابواب پر مشتمل ہے اور ''التاریخ'' کے مصنف ہیں۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 388/14-389، تذكرة الحُفّاظ : 213/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ کو اپنی کتاب ذِكْرُ مَنْ يُّعْتَمَدُ قَوْلُهُ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ (ان لوگوں کا بیان کہ جرح وتعدیل میں جن کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے) میں ذکر کیا ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَحَدُ الْأَئِمَّةِ الثِّقَاتِ الْحُفَّاظِ ..... وَلَهُ مُصَنَّفَاتٌ كَثِيرَةٌ نَافِعَةٌ جِدًّا، وَكَانَ يُعَدُّ مِنْ مُجَابِي الدَّعْوَةِ.

''آپ رحمہ اللہ ثقہ ائمہ اور حفاظ حدیث میں سے تھے۔..... آپ رحمہ اللہ کی کئی ایک مفید تصانیف ہیں، آپ رحمہ اللہ کا شمار مستجاب الدعوات لوگوں میں ہوتا ہے۔''

(البداية والنّهاية : 20/15)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اَلْحَافِظُ مُحَدِّثُ خُرَاسَانَ وَسَيِّدُهَا.

''آپ رحمہ اللہ حافظ حدیث اور خراسان کے محدث اور سرخیل تھے۔''

(طَبَقات الشّافعيين، ص 218)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ مِنَ الْحُفَّاظِ.

''آپ رحمہ اللہ حفاظ حدیث میں سے تھے۔''

(جزء في طُرُق حديث : لا تَسُبُّوا أصحابي، ص 42)

❁ امام ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزکی رحمہ اللہ (۳۶۲ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّرَّاجُ مُجَابَ الدَّعْوَةِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''امام ابوالعباس محمد بن اسحاق سراج مستجاب الدعوات تھے۔''

(تاریخ بغداد :249/1، وسندہٗ صحیحٌ)

تصانیف:

آپ رحمہ اللہ کی کئی مفید تصانیف ہیں۔

① المسند الکبیر (مسند السراج) (مطبوع)

② التاریخ

③ احادیث ابی العباس السراج (مطبوع)

④ جزء البیوتہ

وفات:

❁ امام محمد بن اسحاق سراج رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَرْقٰى فِي سُلَّمٍ طَوِيلٍ، فَصَعِدْتُّ تِسْعًا وَّتِسْعِينَ مِرْقَاةً، وَكُلُّ مَنْ قَصَصْتُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْمَنَامَ يَقُولُ لِي : تَعِيشُ تِسْعًا وَّتِسْعِينَ سَنَةً .

''میں نے خواب دیکھا کہ لمبی سیڑھی پر چڑھ رہا ہوں، میں ننانوے سیڑھیوں پر چڑھ گیا۔ یہ خواب میں نے جس سے بھی بیان کیا، اس نے یہی تعبیر پیش کی کہ آپ زندگی کی ننانوے بہاریں دیکھیں گے۔''

(تاریخ بغداد للخطیب :249/1، وسندہٗ صحیحٌ)

محدث محمد بن احمد بن حمدان رحمہ اللہ (۳۵۶ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ كَذٰلِكَ عَمَرَ السَّرَّاجُ تِسْعًا وَّتِسْعِينَ سَنَةً ثُمَّ مَاتَ .

''بالکل اس (خواب کے) مطابق امام سراج رحمہ اللہ نے ننانوے سال عمر پائی، اس کے بعد فوت ہو گئے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب :249/1، وسندهٗ صحيحٌ)

آپ رحمہ اللہ کی وفات سن ۳۱۳ھ کو نیشاپور میں ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن جوصا رحمہ اللہ

(۲۳۰۔۳۲۰ھ)

نام ونسب اور کنیت:

ابوالحسن، احمد بن عمیر بن یوسف بن موسیٰ بن جوصا، کلابی، دمشقی۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ سن ۲۳۰ھ کے بعد پیدا ہوئے۔

اساتذہ:

آپ رحمہ اللہ نے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی، امام نسائی، ابو یعقوب اسحاق بن عباد بغدادی، ربیع بن سلیمان، زبیر بن بکار، زکریا بن یحییٰ خیاط السنۃ، عباس بن ولید بن مزید بیروتی، عبداللہ بن زید بہرانی اور عثمان بن خراد رحمہم اللہ جیسے اہل علم کے جم غفیر سے اکتساب فیض کیا۔

تلامذہ:

ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق سنی، ابوعلی حسین بن علی نیشاپوری، ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی، ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی (اجازۃ)، محمد بن جعفر غندر، ابواحمد محمد بن محمد حاکم نیشاپوری، ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی، ابوبکر بن مقری رحمہم اللہ اور خلق کثیر نے آپ رحمہ اللہ سے حدیث روایت کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعریف وتوثیق:

آپ رحمہ اللہ شیخ المحدثین اور ثقہ مامون امام ہیں، علل حدیث اور رجال سند پر آپ کا کلام قابل اعتماد ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

حَافِظُ الشَّامِ ..... وَصَنَّفَ وَتَكَلَّمَ عَلَى الْعِلَلِ وَالرِّجَالِ .

''آپ شام کے حافظ حدیث تھے۔ ..... آپ رحمہ اللہ نے تصنیف کی، علل حدیث اور رواۃ سند پر کلام کیا۔''

(تاريخ الإسلام : 363/7)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ الْحَافِظُ النَّبِيلُ مُحَدِّثُ الشَّامِ .

''آپ امام، حافظ حدیث، فہیم اور شام کے محدث تھے۔''

(تَذكرة الحُفّاظ : 797/3)

❁ مزید فرماتے ہیں:

الْإِمَامُ، الْحَافِظُ الْأَوْحَدُ، مُحَدِّثُ الشَّامِ ..... كَانَ مِنْ أَكَابِرِ الدِّمَشْقِيِّينَ .

''آپ رحمہ اللہ امام اور یکتائے زمانہ حافظ حدیث تھے، شام کے محدث تھے۔ .....آپ رحمہ اللہ دمشق کے اکابرین میں سے تھے۔''

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : 15/15-16)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُ الْمُحَدِّثِينَ الْحُفَّاظِ، وَالرُّوَاةِ الْأَيْقَاظِ ..... وَكَانَ ثِقَةً فَاضِلًا .

''آپ رحمہ اللہ حفاظ محدثین اور بیدار مغز رواۃ میں سے ہیں۔.....آپ ''ثقہ فاضل'' ہیں۔''

(البِداية والنِّهاية : 171/11)

❁ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (۵۷۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَافِظُ ..... شَيْخُ الشَّامِ فِي وَقْتِهِ رَحَلَ وَصَنَّفَ وَذَاكَرَ .

''آپ رحمہ اللہ حافظ حدیث تھے۔.....دیارِ شام میں اپنے عہد کے امام تھے، آپ رحمہ اللہ نے طلب حدیث میں سفر کیے، تصانیف کیں اور احادیث کا مذاکرہ کیا۔''

(تاريخ دِمَشق : 109/5)

❁ امام طبرانی رحمہ اللہ (۳۶۰ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ مِنْ ثِقَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَجُلَّتِهِمْ .

''آپ رحمہ اللہ ثقہ اور جلیل القدر مسلمانوں میں سے ہیں۔''

(المُعجم الصّغير : 35/1)

❁ حافظ ابوعلی نیشاپوری رحمہ اللہ (۳۴۹ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ مِنْ أَرْكَانِ الْحَدِيثِ ..... هٰذَا إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَقَدْ جَازَ الْقَنْطَرَةَ .

''آپ رحمہ اللہ حدیث کے مضبوط ستون تھے۔.....آپ رحمہ اللہ کا شمار ائمہ مسلمین میں ہوتا ہے، میزانِ جرح وتعدیل میں پاس ہیں۔''

(تاريخ ابن عساكر : 113/5، 115، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ آپ رحمہ اللہ کے شاگرد ابو مسلم عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بغدادی رحمہ اللہ (۳۷۵ھ) کے بارے میں ہے:

يُحْسِنُ الثَّنَاءَ عَلَى ابْنِ جَوْصَا .

''آپ رحمہ اللہ (اپنے استاذ) ابن جوصا رحمہ اللہ کی تعریف وستائش کیا کرتے تھے۔''

(تاريخ ابن عساكر : 113/5، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابواحمد حاکم نیشاپوری رحمہ اللہ (۳۷۸ھ) کے بارے میں ہے:

كَانَ حَسَنَ الرَّأْيِ فِيهِ .

''آپ رحمہ اللہ (اپنے شیخ ابن جوصا) کے متعلق اچھی رائے رکھتے تھے۔''

(تاريخ ابن عساكر : 113/5، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ نیز فرماتے ہیں:

كَانَ عَالِمًا بِحَدِيثِ الشَّامِ .

''آپ رحمہ اللہ اہل شام کی احادیث کے عالم تھے۔''

(الأسامي والكُنٰى :338/1)

❁ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ (۴۰۵ھ) فرماتے ہیں:

إِمَامُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَرَئِيسُ الشَّامِ .

''آپ رحمہ اللہ محدثین کے امام اور شام کے رئیس تھے۔''

(تاريخ ابن عساكر : 114/5، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ خلیلی رحمہ اللہ (۴۴۶ھ) نے ''حافظ مشہور'' کہا ہے۔

(الإرشاد : 464/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ:

❀ امام دارقطنی رحمہ اللہ سے مروی ہے:

لَمْ يَكُنْ بِالْقَوِيِّ .

''ابن جوصا رحمہ اللہ قوی نہیں تھے۔''

(سؤالات السُّلمي : 35)

راویٔ کتاب ابوعبدالرحمٰن سلمی ''ضعیف'' ہے، لہٰذا یہ قول ثابت نہیں!

تصانیف:

آپ کی تصانیف میں ''جزء ابن جوصا'' کا ذکر ملتا ہے، جس پر علماء کی مسموعات ہیں۔

وفات:

آپ رحمہ اللہ سن ۳۲۰ھ کو دنیائے فانی سے کوچ فرما گئے۔ یوں حدیث کا یہ چمکتا دمکتا ستارہ ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "